

رہنمائے دل

از قلم ام امامہ  
مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق مصنفین کے نام  
محفوظ ہے خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ناول  
بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمارے والیس  
اپ یا ای میل پر سینڈ کر دیں۔

E-mail : [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com)

WhatsApp : [92 306 1756508](https://wa.me/923061756508)

ناول بینک انتظامیہ

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

سر پر ہوڈی پہن کر اسے کھڑکی کے زریعے دبے پاؤں گھر میں قدم رکھا اور آہستہ  
آہستہ قدم اٹھاتی اپنی منزل کی جانب جانے لگی

وہ قدم بھی اتنی آہستہ رکھ رہی تھی کہ اسے خود بھی ٹھیک سے اپنے قدموں کی  
آواز نہیں آ رہی تھی

کمرے کے دروازے کے قریب پہنچتے ہی اس سے پہلے وہ دروازہ کھول کر اندر  
داخل ہوتی گھر کی ساری لائس جل چکی تھیں جسے دیکھ کر اسے اپنی آنکھیں بند  
کر لیں

visit for more novels:

اب ڈانٹ پکی تھی [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ یہ بات سوچ کر رہ گئی

گرا سانس لے کر اسے مر کر پیچھے دیکھا جماں وہ شخص سادہ سے ٹراؤزر اور شرت  
میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا

"آپ ابھی تک جاگ رہے ہو مسٹر درانی"

"آپ مجھے سونے کہاں دیتیں ہیں مس درانی"

ڈیڈ آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے میں آپ کی نیند بھی اپنے ساتھ لے جاتی ہوں "لگلے ہی پل وہ اپنے اصلی انداز میں واپس آئی

"تم نے میری نیندیں حرام کی ہوئی ہیں علیجہ"

حالانکہ نیندیں تو آپ کی مام کی وجہ سے حرام ہونی چاہیے "اسکی شرارتی نظروں کو نظر انداز کر کے اس نے علیجہ کو اسکے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا

جس کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور خود وہ بھی اپنے کمرے میں چلا گیا  
visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

"بات سنئیں"

اس وقت وہ سب یونی کے گراونڈ میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جب ایک نرم سی آواز انکے کانوں میں پڑی

چونک کر وہ سب اس طرف دیکھنے لگے جہاں وہ لڑکی اپنی انگلیاں مڑوڑتی ہوئی ان سب کے دیکھنے پر اچھی خاصی نرسوس ہو چکی تھی

اسنے اس وقت سمپل سی کرتی اور ٹراؤزر کے ساتھ سر پر سلیقے سے حجاب باندھ رکھا تھا اور اسکا حجاب دیکھتے ہی حیدر نے اسے اپنے دل میں ایک نام دیا مس

حجاب

اس طرح کی لڑکیوں کو دیکھ کر اسے ایسے ہی نام دیا آتے تھے حجابن مولانی پارسا  
بی بی

"میرا آج یونی کا پہلا دن ہے تو پلیز مجھے بتا دیں گی میرا ڈیپارٹمنٹ کس طرف ہے  
ان سب کے کوئی جواب دینے پر اسنے جھگختے ہوئے خود ہی وہاں بیٹھی لڑکی سے

پوچھا

جس کے بعد لڑکی نے اسکے ڈیپارٹمنٹ کا نام پوچھ کر اسے راستہ بتا دیا

اسکے بتانے پر سکندر جو اپنی کتاب سامنے کھولے پڑھ رہا تھا حیرت سے اسکی طرف  
دیکھنے لگا

لیکن اس سے پہلے وہ اس لڑکی کو بتا پاتا کہ اسے غلط راستہ بتایا گیا ہے وہ تیز تیز  
قدم اٹھاتی وہاں سے جا چکی تھی

"یہ کیا حرکت ہے تم نے اسے غلط راستہ کیوں بتایا وہ مدد مانگ رہی تھی تم سے  
اسکے جاتے ہی سکندر نے گھور کر اپنے سامنے بیٹھی منزہ کو دیکھا

جس پر حیدر نے لاپرواںی سے اسکے چوڑے شانے پر ہاتھ مارا

visit for more novels:

"ریلیکس ہو جاتیری کون سی بہمن لگتی ہے یہ تو ہمارا ہر روز کا کام ہے"

اسکے کہنے پر سکندر غصے سے بڑھا کر دوبارہ اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہو گیا ان  
لوگوں سے بات کرنا فضول تھا

ان پانچ دوستوں کا گروپ تھا جس میں دو لڑکیاں اور تین لڑکے تھے

ویسے تو سکندر کے لیے اسکے سارے دوست ہی اہم تھے لیکن انکی ہر وقت کی  
مزاقِ مسٹی اسے بہت بڑی گلگتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

منزہ کے بتائے گئے راستے پر جانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دوبارہ اسی جگہ پر آگر  
کھڑی ہو گئی جماں پہلے کھڑی ان سے راستہ پوچھ رہی تھی

اسے قہقہوں کی آواز سنائی دی جس پر اسے چہرہ موڑ کر دیکھا جماں سوائے سکندر  
کے وہ سب اب اسکی طرف دیکھتے ہوئے زور زور سے ہنس رہے تھے

visit for more novels:

اسنے اپنی نم آنکھیں جھکالیں اور وہاں سے جانے لگی جب اسکے کانوں میں وہاں  
بیٹھے لڑکے کی بھاری آواز سنائی پڑی

"رسکندر اپنی جگہ سے اٹھنے لگا جب حیدر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا جسے  
چھڑا کر وہ اسکی جانب بڑھ گیا

آئیں میں چھوڑ آتا ہوں" اسے مناہل کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا جسے دیکھ کر  
وہ اسکے پیچھے چل دی

○ ○ ○ ○ ○

شاور لینے کے بعد اسے سفید شرٹ کے ساتھ نیلی جیز زیب تن کر کے شرٹ کی  
آستینوں کو کونیوں تک چڑھا لیا اور گیلے بالوں کو کھلا چھوڑے کمرے سے باہر  
نکل گئی

سفید جو گرز پہنے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے نکل کر سیدھا باہر جانے لگی جب  
پیچھے سے اسکے کافوں میں کسی کی آواز پڑی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

پاپا کی غندی پھر باہر جاہی ہے "اسے مر کر پیچھے کھڑے ازہار کو دیکھا"

علیجہ کی حرکتیں دیکھ کر وہ اسے پاپا کی پری کے بجائے پاپا کی غندی ہی کہتا تھا

کیا مسلہ ہے "اسے منہ بگاڑ کر پوچھا"

"جب دیکھو ہر وقت چڑی رہتی ہے کبھی بندہ پیار سے بھی بات کر لیتا ہے"

جس سے پیار سے بات کرنی چاہیے میں کر لیتی ہوں اب تمہاری فضول بکواس ختم  
"ہو گئی تو میں جا سکتی ہوں

"جیسے اگر تمہیں کہوں گا مت جاؤ تو تم نہیں جاؤ گی اتنا تم میرا کہنا مانتی ہونہ  
اسکے کہنے پر علیحہ نے اپنا سر نفی میں ہلایا اور بنا جواب دیے وہاں سے چلی گئی  
اسکے جانے پر ازہار بھی اپنا منہ بناتا وہاں سے چلا گیا کبھی جو یہ لڑکی اس سے پیار  
سے بات کر لے

پیار تو وہ کرتی تھی لیکن وہ عام لڑکیوں کی طرح نہیں تھی ان سے تھوڑی مختلف  
تھی اسلیے اسکے پیار کا انداز بھی تھوڑا مختلف تھا

وہ علیحہ درانی تھی اپنوں پر جان وار دیتی اور دشمنوں کو جان سے مار دیتی  
وہ خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈلتی تھی

اسکے شوق باقی لڑکیوں سے مختلف تھے اسے بندوق چلانا اچھا لگتا تھا لڑکوں کی  
طرح کپڑے پہننا اچھا لگتا تھا ڈوپٹہ کیا چیز ہے اس سے وہ ناواقف تھی

اسے پھولوں سے نہیں بندوقوں سے کھینے کا شوق تھا

اسکے باپ نے اسے بنایا ہی ایسا تھا مظبوط جو کسی بھی حالات میں ڈرے یا  
گھبرا لئے نہیں بلکہ بہادری سے انکا مقابلہ کرسکے

○ ○ ○ ○

یہ رہی آپ کی کلاس" اسے کلاس کے سامنے چھوڑ کر وہ جانے لگا جب مناہل  
نے اسے پھر پکارا

بات سنیں" سکندر نے مر کر اسکی طرف دیکھا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"جی کہیں"

"آپ کا بہت بہت شکریہ"

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے اور اگر کسی اور چیز کی ضرورت ہو یا کسی  
قسم کا ایشو تو آپ مجھے یاد کیجیے گا بندہ ہمیشہ حاضر ہے" اسکے کہنے پر مناہل نے  
ہلکے سے مسکرا کر اپنا سر ہلا کیا اور کلاس میں چلی گئی

واؤ علیجہ یو آر دا بیسٹ" فائل یڈ کرتے ہی صاحب نے خوشی سے اسے اپنے گلے لگایا

صاحب ایک صحافی تھی جو اپنے کام کی دنیا میں بہت مشہور تھی کیونکہ اسکے پاس ہمیشہ پکے ثبوت کے ساتھ ہر مشہور کی ہستی کی الگ الگ خبریں ہوتی تھیں

لیکن یہ خبریں اسے صرف علیجہ کے ذریعے ملتی تھیں جنہیں وہ خود معلوم کرتی تھی وہ کیسے کرتی تھی یہ جاننے میں صاحب کو آج تک دچپی محسوس نہیں ہوئی تھی اس کے کام کی وجہ سے کئی بار وہ زخمی بھی ہو چکی تھی لیکن اسے فرق نہیں پڑتا تھا اسے ان کاموں میں مزہ آتا تھا اور صاحب کے لیے تو وہ کچھ بھی کر لیتی

وہ اسکی اکلوتی دوست تھی بھلے انکی دوستی کو اتنا وقت نہیں ہوا تھا لیکن علیجہ کے لیے اسکی اکلوتی دوست بہت اہمیت رکھتی تھی

جبکہ اسکے برعکس صالحہ کی اس سے دوستی صرف اس وجہ سے تھی کیونکہ علیحہ کی وجہ سے اسے ہمیشہ فائدہ ہی ملتا تھا

صالحہ جس کام سے جڑی ہوئی تھی اس میں اسکی جان کو بھی اکثر خطرہ رہتا تھا اس وجہ سے وہ اپنے گھر والوں کے پاس رہنے کے بجائے ہائل میں رہتی تھی "اکوئی بڑی بات نہیں ہے میں چلتی ہوں بس تمہیں فائل دینے آئی تھی"

ارے رکو تو میں فارغ ہونے والی ہوں پھر ساتھ لنج پر چلیں گے "اسنے علیحہ کا" ہاتھ پکڑ کر اسے کرسی پر بٹھایا جب اسکا موبائل رنگ ہونے لگا

visit for more novels:

اسنے موبائل نکال کر دیکھا جہاں گھر کے نمبر سے کال آرہی تھی

اسنے مسکراتے ہوئے کال پک کی آج دیسے بھی وہ گھر والوں سے ملنے کے لیے جانے والی تھی کام کے باعث اتنے دنوں سے نہ تو ان سے ملاقات ہو سکی اور نہ ہی فون پر کوئی رابطہ ہو سکا

"ہبیلو امی"

اسکے چھرے کی مسکراہٹ انکی بات سنتے ہی غائب ہو گئی

○ ○ ○ ○ ○

"پہلا دن کیسا گمرا میرا بیٹا"

گھر میں داخل ہوتے ہی فہد صاحب سب سے پہلے مناہل کے کمرے میں گئے  
جو انکے آتے ہی اپنا سر پر پھیلا ڈوپٹہ مزید صحیح کر کے پھیلانے لگی

مناہل فہد صاحب کی اکلوتی بیٹی تھی جسے انہوں نے بہت نازوں سے پالا تھا

لیکن انہیں یہ بات ہرگز پسند نہیں تھی کہ گھر کی عورتوں بغیر ڈوپٹے کے باہر  
جائیں بلکہ گھر میں بھی سر ڈھانپ کر رہے

کچھ انکی تربیت تھی تو کچھ خود اسکی عادت

بغیر حجاب کے وہ باہر نہیں جاتی تھی اور گھر میں بھی ڈوپٹہ ہر وقت اسکے سر پر  
رہتا تھا

اچھا گزرا لیکن آپ کو پتہ ہے میں نے وہاں بیٹھی ایک لمبی سے راستہ پوچھا تو  
اسنے مجھے غلط راستہ بتادیا" وہ تفصیل سے پوری بات انہیں بتانے لگی  
"پھر ایک لمبکا آیا اور وہ مجھے میری کلاس تک چھوڑ کر گئے"

کون تھا وہ لمبکا" انکی بات سن کر اسکی چلتی زبان کی"

وہ مجھے کلاس تک چھوڑنے آئے تھے لیکن میں اب آئیندہ کسی لمبکے سے بات"  
"نمیں کروں گی ابو

نمیں بیٹھا ضرورت ہو تو بات کرو اور چاہو تو دوستی بھی کرو لیکن ایسے ہی آنکھیں بند  
visit for more novels:  
کر کے کسی پر اعتبار مت کرنا مجھے اپنی بیٹھی پر بھروسہ ہے جو جی میں آئے کرو  
"بس اپنی حدود مت بھولنا

اسنے نظریں جھکا کر ہولے سے اپنا سر ہلا دیا

○ ○ ○ ○ ○

## URDU NOVEL BANK

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

google.com/search?q=u

Google

urdu novel bank

All Images News Videos Books Sea

visit for more novels:

<https://www.urdunovelbank.com>

Urdu Novel Bank

interesting and best famous urdu novels free Pdf Download on One click. all Categories new and old urdu novel stories..

All Urdu Novels List

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹلگری میں ---

گوگل پر طاہپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

دراز کھول کر اسے اپنے پسندیدہ کف لنکس نکالے اور جا کر ڈریسنگ کے سامنے  
کھڑا ہو گیا

واٹ شرٹ کے سارے بُن لگا کر اسے گھنے بالوں میں برش پھیرا اور ڈریسنگ  
سے پرفیوم کی بوتل اٹھا کر خود پر چھڑ کنے لگا

پرفیوم کی خوشبو دھیرے دھیرے سارے کمرے میں پھیلنے لگی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

بیڈ پر رکھا اپنا کوٹ اٹھا کر اسے بازو پر لٹکایا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا موبائل اٹھایا

جو کب سے بجے جا رہا تھا

"ہیلو" کمرے کے خاموش ماحول میں اسکی سنجیدہ سی آواز گونجی "

سر آپ کے آفس میں کوئی میدم ملنے آئی ہیں کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہی "

"ہیں اور آپ کے بارے میں پوچھ رہی ہیں

"نام کیا ہے"

"صاحب حبیب"

"کس سلسلے میں ملنا ہے"

"طیب حبیب کے کمیں کے سلسلے میں کچھ بات کرنی ہے"

ظاہر کی بات سن کر ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا

"آرہا ہوں"

اسنے کال کاٹ کر ڈریسنگ پر رکھی اپنی گاڑی کی چابی اٹھائی اور تیز تیز قدم اٹھاتا  
اس عالیشان کمرے سے نکل گیا

○ ○ ○ ○ ○

"کتنی پیاری تھی وہ لڑکی معصوم سی کچھ الگ بات تو تھی اس میں"

سر کے نیچے ہاتھ رکھے وہ بیڈ پر لیٹا اس وقت اپنی سوچوں میں گم تھا اور سوچوں کا رخ صرف مناہل تھی جو پہلی ہی ملاقات میں اسکے زہن پر حد سے زیادہ سوار ہو چکی تھی

"کیا سوچ رہے ہو"

تحريم کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹا  
وہ اپنی سوچوں میں اتنا مگن تھا کہ وہ کب اسکے کمرے میں آئی اسے علم ہی نہ  
ہوسکا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) "کچھ خاص نہیں"

کچھ تو خاص ہے بھائی ورنہ آج سے پہلے تو تم اس طرح کبھی خیالوں کی دنیا"  
میں نہیں گئے" اسکا انداز اس وقت کسی ڈیلیکٹیو کی طرح تھا جیسے اسکے اندر کی  
ساری باتیں جان لے گی

کچھ نہیں ہوا ہے تم بتاؤ کہاں سے آ رہی ہو جب سے گھر میں آیا ہوں دکھی ہی"

نہیں" اسے تحریم کا دھیان دوسری طرف لگانا چاہا جس میں کامیاب بھی ٹھرا

وہ وسیم کے ساتھ گئی تھی" اسے شرمیلی سی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر کما جسے"

دیکھ کر سکندر بے اختیار مسکرا یا

وسیم اسکا منگیر تھا جس سے چند ماہ پہلے ہی اسکی منگنی ہوئی تھی انکی شادی کب ہونی تھی یہ ابھی طے نہیں ہوا تھا

"اچھا تو کیا کرنے گئے تھے"

visit for more novels:

ہم شپنگ پر گئے تھے رکو میں دکھاتی ہوں" اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ جلدی سے"

کمرے سے باہر نکلی تاکہ وہ سارا سامان لا کر سکندر کو دکھا سکے جو وسیم نے اسے دلایا تھا

○ ○ ○ ○ ○

آفس روم میں داخل ہوتے ہی اسے طاہر کو وینگ روم میں بیٹھی صاحب کو بلانے کے لیے کہا اور اپنا بلیک کوٹ اسٹینڈ پر لٹکا کر خود چئیر پر بیٹھ گیا

آفس روم میں داخل ہوتے ہی صاحب نے وہاں بیٹھے اس سنجیدہ سے شخص کو دیکھا

وہ بیرپسٹر وجدان راحم شیرازی تھا جو ایک مشور اور کامیاب وکیل تھا جس کی گندمی رنگت اور بھورے رنگ کی پرکشش آنکھیں تھیں

اسکے چہرے پر سختی اور پیشانی پر لاتعداد بل ہمیشہ رہتے تھے

کچھ لوگوں کے لیے وہ بد دماغ تھا تو کچھ لوگوں کے لیے انصاف پسند

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ پیشے کا وکیل تھا جس نے اپنے کام سے ہمیشہ انصاف کیا تھا نہ اسے خود

جھوٹ پسند تھا اور نہ جھوٹ بولنے والے

بیٹھ جائیں مس حبیب "اسے صاحب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا"

وہ آگے بڑھ کر اسکے قریب ضرور آئی تھی لیکن بیٹھی نہیں

"میرا بھائی اس وقت جیل میں ہے"

"وہ کافی دنوں سے ہے حیرت ہے آپ کو اب پتہ چلا"

اسکے کہنے پر صاحب نے ضبط سے آنکھیں بند کیں اسکا بھائی واقعی کافی دنوں سے جیل میں تھا لیکن اسکے گھر والوں نے اسے اطلاع تک نہیں دی

انکے نزدیک وہ یہ معاملہ خود حل کر لیتے لیکن ایسا نہیں ہوا چاہ کر بھی وہ طیب کی ضمانت نہیں کر رکھے اس پر کیس بن چکا تھا

جس لڑکی کے ساتھ اس نے بد تمیزی کی تھی اسکے ماں باپ اب اسے عدالت تک میں لے جانا چاہتے تھے تاکہ اسے اسکے کیے کی سزا مل سکے

اسلیے اس معاملے میں اسکے گھر والوں کے لیے صاحب کی موجودگی ضروری تھی کیونکہ اسکے علاوہ کوئی اور یہ معاملہ حل نہیں کر سکتا تھا والد تھے نہیں اور وہ گھر کی سب سے بڑی اولاد تھی وہ اپنے گھر کی لیڈر تھی

"میرے بھائی نے کچھ نہیں کیا ہے"

آپ کا بھائی اس وقت ریپ کیس کی وجہ سے جیل میں ہے مس حبیب اور"

"آپ جانتی ہیں وہ غلط ہے اسے جو کیا ہے وہ غلط ہے

کوئی ثبوت ہے آپ کے پاس بیپسٹر صاحب "اسکا الجہ تلخ ہوا"

میرے پاس گواہ ہیں آپ کا بھائی کافی دنوں سے اس لڑکی کو تنگ کر رہا تھا اور"

پھر ایک دن اسے زبردستی اٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا اسے زیادتی کا نشانہ بنایا اور

پھر اسے اسکے گھر کے باہر پھینک گیا" اسے بے تاثر چھرے کے ساتھ کما

آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے "اسے اپنی بات پر زور دیا"

visit for more novels:

"میرے پاس ثبوت بھی ہیں اور گواہ بھی عدالت میں آپ کو دکھا دوں گا"

اسکے کہنے پر صاحب نے گھر اسنس لے کر اپنے چھرے پر آیا پسینہ صاف کیا اسے

یہ معاملہ اسے آرام سے سلچانا تھا

دیکھیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہمارے یہاں ایسے معاملے ہر روز ہوتے ہیں" ڈیل کر کے اس معاملے کو یہیں ختم کریں" اسے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر تحمیل سے کہا

جبکہ اسکی بات سن کر بھی وجدان کے چہرے کے تاثرات ایسے ہی رہے جیسے پہلے تھے

آپ کی ایک چھوٹی بہن ہے اسکے ساتھ کل جب یہ حادثہ ہو تو کیا تب بھی آپ "ایہی کریں گی

اپنی بکواس بند کرو" وجدان کی بات سن کر وہ چیخنی جبکہ اسکا انداز دیکھ کر وجدان " کے لبوں پر تنظیم مسکراہٹ آئی

دیکھو تمہیں جتنا پیسہ چاہیے لے لو بس اس معاملے کو ختم کرو" وہ اسے اس چیز" کی آفر کر رہی تھی جس کی اسے نہ کچھی ضرورت تھی اور نہ ہے ہوتی بھی تو کم از کم وہ اس طرح کا کام ہرگز نہیں کرتا

"رشوت دینا چاہ رہی ہیں"

ہاں" اسے کھلے لفظوں میں اقرار کیا"

"گیٹ آٹ"

وات" اسے لگا اسے کچھ غلط سن لیا تھا لیکن اسے غلط نہیں سنا تھا"

آنی سید گیٹ آٹ فرام ہئیر" اسکے لمحے کی سختی دیکھ کر صاحب نے دونوں ہاتھ"

ٹیبل پر رکھے اور آگے کی طرف جھکی

تم جانتے نہیں ہو مجھے صاحب حبیب نام ہے میرا اپسی خبر چھاپوں گی تمہارے"

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

خلاف ساری زندگی پچھتاتے رہو گے" اسے دانت پیستے ہوئے کہا

تم مجھے نہیں جانتی ہو جان لیتیں تو تمہارے لیے اچھا ہوتا" اسکے چہرے کی سختی"

مزید بڑھی

میں بیرسٹر وجدان شیرازی ہوں تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ہو اپنی کھی باتوں پر"  
 عمل کر کے دکھاؤ تمیں ایسے کیس میں پھنساؤں گا کہ ساری زندگی قید خانے میں  
 آگزارتی پڑے گی

اسکے کہنے پر صاحب نے ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالی اور بنا کچھ کسے وہاں سے  
 چلی گئی

اسے پتہ تھا اب معاملہ سیدھے طریقے سے حل نہیں ہوگا

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

اے آیت کہاں جا رہی ہے بنا ناشستہ کیجے "دودھ کا گلاس جلدی سے ختم کر کے"  
 وہ جانے لگی جب اماں بی نے اسے روک لیا

"کاج جا رہی ہوں اماں بی"

"یہ دودھ کا گلاس پی کر کا لج جائے گی پہلے کچھ کھا تو لے"

"نہیں پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے"

دیکھ آیت کھا کے جا ورنہ تیری ممانتی کو پتہ چلا کہ تو بنا کچھ کھاے ایسے ہی چلی "اگئی تو بہت ڈانٹ پڑے گی

اسلیے تو جلدی نکل رہی ہوں تاکہ ممانتی کے شاور لینے سے پہلے پہلے گھر سے "نکل جاؤں مجھے جانا ہے پہلے ہی بہت لیٹ ہو گئی ہوں پہلی کلاس ہی ایک "سرڑے ہوئے ٹھپر کی ہے لیٹ پہنچی تو جlad نے کلاس سے باہر کر دینا ہے اس نے اپنی چھوٹی سی ناک چڑھائی جبکہ اسکی بات کا مطلب سمجھ کر اماں بی نے گھور کر اسے دیکھا

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"ایسے نہیں بولتے بری بات" واپس آکر ضرور پوچھوں گی اماں بی کہ کس طرح بولتے ہیں لیکن ابھی مجھے جانا" ہے اللہ حافظ" انکے گلے مل کر وہ جلدی سے باہر بھاگ گئی

کیونکہ اسکی ممانتی جان کمرے سے باہر جو آگئی تھیں اور اگر پتہ چل جاتا کہ آیت  
میدم بنانا شتے کے جارہی ہیں تو اسے زبردستی بھٹا کر کھلانے لگ جاتیں لیکن  
کھائے بنا جانے نہیں دیتیں

○ ○ ○ ○ ○

تم نے بات کی ہے نہ جب تمہاری نہیں سنی تو میری کیا سنے گا" صالحہ کی"  
ساری بات سن کر اس نے جواب دیا

لیکن تمہارے بات کرنے کا انداز مختلف ہوتا ہے علیجہ تم لوگوں کو اپنی بات"

visit for more novels:

"ماننے پر مجبور کر دیتی ہو

"صالحہ تمہارے بھائی نے غلطی کی ہے میں کیوں اسکی حملیت کروں"

میں جانتی ہوں اس نے غلطی کی ہے لیکن وہ میرا بھائی ہے میں اس ایسے نہیں"

"چھوڑ سکتی تم پلیز اس سے ایک بار بات کر کے دیکھو پلیز

اس نے منت بھرے انداز میں کہا جسے دیکھ کر چند لمحوں بعد علیجہ نے اپنا سر ہلا دیا

ایک کوشش تو وہ اپنی دوست کے لیے کر ہی سکتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

حیر سنا ہے تماری انگلیجمنٹ ہونے والی ہے "اس وقت وہ سب ہمیشہ کی طرح"  
فری ٹائم میں یونی گراؤنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے جب منزہ نے اس سے پوچھا

"ہاں تو"

حیرت ہے مجھے تو لگا تم منزہ سے شادی کرو گے" جواب میں اسکا اقرار سن کر"  
رمشہ نے حیرت سے کہا کیونکہ وہ حیر اور منزہ یونی میں ہمیشہ لوز کی طرح ہی<sup>visit for more novels:</sup>  
www.urdunovelbank.com رہتے تھے

تمہیں ایسا لگ بھی سکتا ہے کیونکہ میں نے آج تک ایک مہینے سے زیادہ کسی" لڑکی کو اپنے ساتھ نہیں رکھا منزہ پہلی ہے جو تین سالوں سے میرے ساتھ ہے لیکن اب ہمارے درمیان کچھ نہیں ہے کیونکہ اسکے ساتھ اتنی وقت گزاری کافی

ہے" اسے لاپرواںی سے شانے اچکاے جبکہ اسکی بات سن کر منزہ منہ بنا کر رہ  
گئی لیکن کہا کچھ نہیں

سکندر اور حیدر انکے گروپ کے امیر بندے تھے فرق یہ تھا کہ سکندر ایک نرم خو  
پولائٹ سا بندہ تھا اور حیدر بگڑہ ہوا رئیس زادہ

لڑکیاں اسکے لیے ایک کھیل تھیں آج بور تو کل چنج لیکن یہ بات جاننے کے  
باوجود بھی ہر لڑکی کو اسکے ساتھ کی خواہش تھی وجہ اسکا امیر ہونا اور بے انتہا  
خوبصورتی

ہمارا سکندر کہاں ہے" سکندر کی غیر موجودگی دیکھ کر اسے قرب بیٹھے سمیر سے "پوچھا

"ہمارا سکندر آج کل کہیں اور ہی گم ہے"

اسکی بات سن کر حیدر نے ماتھے پر بل ڈالے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"کیا مطلب"

تمہاری مس حجاب سے اسکی کافی دوستی ہو گئی ہے "اسکی بات سن کر حیدر"  
نے قہقہہ لگایا

مجھے پتہ تھا یہ لڑکیاں خاص طور پر جو حجاب اور برقع پہنچتی ہیں یہ ایسی ہی ہوتی " ہیں زرا سالڑکے نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا فوراً تھام لیتی ہیں

وہ ایسی نہیں ہے حیدر" رمشہ نے اسکی بات کی نفی کی جتنا سکندر کی زبانی " اس نے مناہل کے بارے میں سنا تھا اس سے تو وہ اسے ہر طرح سے ایک شریف اور باحیا لڑکی ہی لگی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"ایسی ہی ہے"

اچھا تو تم کر کے دکھاؤ اس سے دوستی پھر میں مان لوں گی وہ واقعی میں ایسی " ہی ہے"

"ٹھیک ہے میں کر کے دکھاؤ دوں گا پر شرط ہے اسکے بد لے مجھے کچھ ملے "

"کیا چاہیے تمہیں"

"تمہاری ایک کس"

اسکے کہنے پر چند لمحے سوچ کر اسنے منزہ کی طرف اشارہ کیا

منزہ دے گی تمہیں کیوں منزہ" اسنے منزہ سے رائے لی جس پر اسنے اپنے" کندھے اچھا دیے

اسکے لیے یہ کوئی نئی بات تھی وہ حیدر کے ساتھ پہلے بھی یہ کام کرچکی تھی لیکن حیدر نے آج تک کس کے علاوہ اسکے ساتھ مزید کوئی حد پار نہیں کی تھی

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تیز تیز قدم اٹھاتی وہ جنگل میں بھاگ رہی تھی اسکے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے جبکہ بدن پر بھی زخموں کے نشان موجود تھے

بھاگتے ہوئے اسے چند لمحے کر اپنا سانس بحال کیا جب سامنے نظر آتے منظر  
کو دیکھ کر اسکے قدم اپنی جگہ جم گئے

اسکے سامنے ایک شیر موجود تھا یہ جنگل خطرناک جانوروں سے بھرا پڑا تھا اسلیے  
یہاں کسی شیر کی موجودگی کوئی حیرانی والی بات نہیں تھی

لیکن وہ خوفزدہ تھی شاید کوئی بھی شخص اس خطرناک جانور کو اپنے سامنے دیکھ کر  
ہو جاتا خوف سے اسکا وجود کیپکارہا تھا آج تک اگر کبھی اس خطرناک جانور کو اسے  
دیکھا بھی تھا تو صرف پنجرے میں لیکن آج وہ کسی پنجرے میں قید نہیں تھا

وہ سانس بھی نہیں لے رہی تھی اسے الٹے قدم اٹھانے شروع کیے جب اسکے  
قدموں کی آواز سن کر وہ شیر اسکی جانب متوجہ ہوا اور اپنے شکار کو دیکھتے ہی اس  
پر جھپٹنے لگا

اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر وہ خوف سے لگئے ہی پل بے ہوش ہو چکی تھی

بھاگ کر وہ شیر اسکے قریب آیا لیکن اس سے پہلے وہ اسے کوئی نقصان پہنچا پاتا

ایک گولی سیدھا آکر اس شیر کو لگی اسی طرح دوسری اور تیسرا بھی

درد سے ترپتا ہوا وہ وہیں پر گر گیا

جب تیز تیز قدم اٹھاتا وہ نوجوان اس نازک وجود کے قریب آیا اور اپنی رائفل سائیڈ پر

رکھ کر اسکے بے ہوش وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا اور اسے لے کر وہاں سے چلا

گیا

اس جانوروں سے بھرے جنگل میں وہ اس انجان لڑکی کو اکیلا تو نہیں چھوڑ سکتا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تمہا

○ ○ ○ ○ ○

اسلام و علیکم اماں جان " گھر میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھا ناز بیگم کے کمرے "

میں گیا تمہا جو قرآن پاک کی تلاوت کر کے اسے جزدان میں رکھ رہی تھیں

" و علیکم اسلام میرا بیٹا تم تو آفس چلے گئے تھے نہ "

جی بلکل گیا تھا لیکن آپ کے لاڈلے کا کارنامہ سن کر واپس آنا پڑا "اسکی"  
بات سن کر ناز بیگم بے ساختہ مسکرا اٹھیں

"بیٹا وہ اب اس لڑکی کو جنگل میں ایسے ہی چھوڑ آتا"

اماں جان ہم جانتے بھی نہیں ہیں وہ لڑکی کون ہے "شک کرنا اسکی عادت میں"  
شمار تھا کم از کم تب تک تو جب تک وہ بات کی مکمل تحقیق نہیں کر لیتا تھا

ہو سکتا ہے کسی دشمن کی بھی ہوئی ہو وہ کیسے ایک انجان لڑکی کو بہاں لے آیا"

"

visit for more novels:

"جا کر اپنے بھائی سے ہی بات کرو وجدان وہ تمہیں زیادہ اچھے سے سمجھا دے گا"

"کہاں ہے وہ"

براق کے ساتھ ہے "انکے کہنے پر وجدان اٹھ کر انکے کمرے سے باہر چلا گیا"

○ ○ ○ ○ ○

کلاس خالی ہو چکی تھی اپنا بیگ اٹھا کر وہ بھی کلاس سے جانے لگی جب وہاں  
کھڑے ازہار نے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور اسکی اس اچانک عمل کے باعث وہ  
سیدھا اسکے سینے سے ٹکرانی

"ازہار چھوڑیں مجھے" آیت نے اپنا بازو اسکی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی"

ایسے کیسے چھوڑ دوں رات کو جو تم علیحہ کے کمرے میں سوئی تھیں نہ اسکے"  
"باعث مجھے میری مارنگ کس نہیں ملی ہے چلو ابھی دے دو

"ہم کلاس میں ہیں" آیت نے اسے جگہ کا احساس دلانے کی کوشش کی"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"تو کیا ہوا"

"مورنگ ختم ہو چکی ہے"

"پھر بھی دے دو"

"ازہار کوئی دیکھ لے گا"

ابھی تو نہیں دیکھ رہا نہ "اسکے کہنے پر آیت نے تنگ آکر جلدی سے اسکے گال پر" اپنے لب رکھے جانتی تھی جب تک اسے اسکی مارنگ کس نہیں دے گی تب تک وہ اسے چھوڑے گا نہیں

یہ ازیار کی روٹین میں شامل تھا جب تک وہ آیت کے کمرے میں جا کر اس سے اپنی مارنگ کس نہیں لیتا تھا تب تک اسکے دن کی شروعات نہیں ہوتی تھی رات کو وہ علیحہ کے کمرے میں سو گئی تھی جس کے باعث وہ صحیح یہ کام سر انعام نہیں دے پایا اسلیے اب موقع ملتے ہی آیت سے کس لینا اسے اپنا فرض

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

سمجھا

○ ○ ○ ○ ○

اسکے سارے بال اس وقت ماتھے پر بکھرے پڑے تھے جبکہ چہرے کی سنجیگی ہمیشہ کی طرح برقرار تھی

اور وہ اپنے پسندیدہ کام یعنی ہورس رائٹنگ میں مصروف تھا جانوروں کا اسے شوق نہیں تھا لیکن براق وہ واحد جانور تھا جو اسے دل و جان سے عزیز تھا

وہ سفید رنگ کا ایک عربی گھوڑا تھا جس کی قیمت لاکھوں میں تھی اور وہ صرف اپنے مالک کے اشارے پر ہی چلتا تھا

"مشارب" وجدان کے پکارنے پر اسے تیز تیز دوڑتے براق کو روکا اور اسکی طرف متوجہ ہوا

ہلکی ہلکی دھوپ سیدھا اسکے چہرے پر پڑنے لگی جس کے باعث اسکی سفید رنگت

visit for more novels:

جیسے چمک رہی تھی [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکے سفید چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی مو نچھیں اسکی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتی تھیں

دیکھنے والے کو کبھی کبھی یہ سمجھ نہیں آتا تھا کہ اسکی رنگت زیادہ سفید ہے یا  
بال زیادہ سیاہ ہیں اس کے اوپر سے اسکی سیاہ آنکھوں میں ایک عجیب سی کشش  
تھی

اگر کوئی کہتا کہ مشارب راحم شیرازی خوبصورتی کا مجسمہ ہے تو یہ غلط بات نہیں  
تھی

"رحمیم بابا" گھوڑے سے اتر کر اسنے کونے میں کھڑے رحمیم بابا کو اپنی طرف بلایا"

براق کا خیال کھنے ذمیداری مشارب نے صرف انہی دی تھی انکے علاوہ وہ کسی

visit for more novels:

اور ملازم کو اس کے پاس بھٹکنے بھی نہیں دیتا تھا

جی چھوٹے صاحب "رحمیم بابا نے اسکے قریب آکر پوچھا"

براق کو لے جائیں تھک گیا ہو گانہ میرا بچہ" اسنے براق کو تھپٹھپاتے ہوئے کہا"

اور وجدان کے قریب چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

"اکیا ہوا"

بتانا پسند کرو گے ایس پی صاحب یہ تحفہ کھاں سے اٹھا کر لائے ہو" اسکے کہنے"  
پر مشارب بے ساختہ مسکرا یا

"شکار پر گیا تھا وہاں سے ہی ملی"

"اور کیوں لے کر آئے ہو"

وجدان ہر کسی پر شک کرنے کی عادت چھوڑ دو تم نے اس لڑکی کی حالت  
"نمیں دیکھی تھی ورنہ کبھی ایسا نمیں کہتے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مشارب نہ میں نے اسکی حالت دیکھی ہے اور نہ مجھے دیکھنی ہے" اسکے پیشانی"  
پر لاتعداد بل نمودار ہوئے

اسے ہوش آجائے تو میں اس سے بات کروں گا اس سے پوچھوں گا وہ کھاں"  
"رہتی ہے پھر اسے وہاں چھوڑ آؤں گا

"ہوش آگیا ہے اس لڑکی کو"

تو بتایا کیوں نہیں" اسکے بتانے پر مشارب نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور اندر " کی طرف چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

کتابیں سنبھالتی ہوئی وہ لائبریری کی طرف جا رہی تھی  
اس یونی میں اس کی اب تک صرف ایک سکندر سے ہی دوستی ہوئی تھی وہ اچھا  
تھا بلکہ بہت اچھا

اسکا مزاج ہمیشہ دھیما اور لجہ نرم رہتا تھا مناہل کے لیے وہ ایک خاص دوست تھا  
لیکن سکندر کے لیے وہ بہت کچھ بن چکی تھی

مناہل" حیدر کی آواز پر اس نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا جو اسکے دیکھنے پر اپنا ہاتھ " اسکی طرف بڑھا چکا تھا

"تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں "

"لیکن مجھے آپ سے دوستی نہیں کرنی"

"سکندر سے تو کملی تھی"

"سکندر اچھا ہے"

لڑکیاں مرتی ہیں مجھ سے دوستی کے لیے اور اگر تمہاری بات کہوں تو میں بھی "تمہیں وہ سب کچھ دے سکتا ہوں جو سکندر تمہیں دے رہا ہے کیا چاہیے تمہیں  
"پیسہ یا پھر میرے ساتھ پیار بھرے لمحات

چٹا خ" کی آواز کے ساتھ ہی ہر طرف سننا چھا گیا تھا سب حیرت سے اس کی" طرف دیکھ رہے ایسا پہلی بار ہی تو ہوا تھا کہ کسی نے حیدر گیلانی پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت کی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

یہ باتیں بھی جا کر انہیں سے کرو جو لڑکیاں تم سے دوستی کے لیے مرتی ہیں"  
مجھے ان جیسا مت سمجھنا" اسے غصے سے گھورتے ہوئے وہ وہاں سے چلی گئی  
جبکہ وہ خود بھی اپنا غصہ ضبط کرتا وہاں سے چلا گیا

اس تھپڑ کا بدلہ تو وہ ضرور لیتا اتنی آسانی سے وہ اب اس لڑکی کو چھوڑنے والا نہیں تھا

○ ○ ○ ○

آنکھ کھلتے ہی اس نے حیرت سے اس نئی جگہ کو دیکھا وہ زندہ تھی جب کہ اسے تو لگ رہا تھا وہ شیر اب تک اسکی ہڈیاں بھی نگل چکا ہو گا  
کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لڑکی اندر داخل ہوئی

آپ ہوش میں آگئیں میں چھوٹے صاحب کو بتا کر آتی ہوں " اسے دیکھتے ہی وہ"  
visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ لڑکی کمرے کا جائزہ لینے لگی جب دھیان اپنے کپڑوں کی طرف گیا اسے جماں تک یاد تھا اسکے کپڑے تو پھٹ چکے تھے لیکن یہ کپڑے بلکل صحیح حالت میں تھے

یقیناً اسکے نہیں تھے اسکے نازک وجود کے لیے وہ بہت ڈھیلے ڈھالے تھے

لیکن اسکا دھیان صرف اس بات پر تھا کہ اسکے کپڑے چیخ کس نے کیے  
 دروازہ پھر کھلا اور وہ خوبو مرد اندر داخل ہوا اسے ایک نظر اٹھا کر سامنے کھڑے  
 مشارب کو دیکھا اور اپنی الجھن بھری نظریں جھکالیں

○ ○ ○ ○

اسکی الجھن وہ بہت آرام سے محسوس کر چکا تھا اسلیے خالا بی کو آواز دینے لگا جسے  
 سن کر وہ جلدی سے بھاگتی ہوئی کمرے میں آئیں

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے "انہوں نے ایک نظر اس لرکی پر ڈالی جو اس وقت"  
visit for more novels:  
 نظریں جھکائے بیٹھی تھی جبکہ اسکے کھلے بال بکھر رہے تھے

آپ کے کپڑے انہیں کچھ ڈھیلے نہیں آ رہے کم از کم دیکھ کر تو پہناتیں "اسکے"  
 کہنے کا مقصد صرف سامنے والے کو یہ بتانا تھا کہ اس کے کپڑے کس نے  
 تبدیل کیے

بیٹا تو کیا کرتی میرے جوڑے تو اس بھی کو ایسے ہی آنے تھے تم فکر مت کرو" "کل زینہ (بیٹی) کے پاس جا کر اسکا نیا جوڑا لے آؤں گی وہ انہیں ٹھیک آجائے گا

انکے کہنے پر اسے اپنا سر ہلاکر انہیں جانے کا اشارہ کیا اور اسکی طرف متوجہ ہوا  
اسکے زخموں پر اماں جان نے پٹی کر دی تھی اور کپڑے خالا بی نے تبدیل کر دیے  
تھے اسلیے اسکی حالت پہلے کی نسبت کافی بہتر تھی

"کیسی ہو تم"

آپ کا تکلف کیے بنا وہ سیدھا تم تک آیا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکے کہنے پر سامنے بیٹھے وجود نے ہولے سے سر کو جنبش دی

"میں آپ کو کہاں ملی آپ مجھے یہاں کیوں لائے"

تم مجھے جنگل میں ملی تھیں بے ہوش ویسے میرے لحاظ سے کوئی بھی لڑکی"  
اتنے خطرناک جانور کو اپنے قریب دیکھے گی تو یہی رد عمل دے گی اب تم مجھے

اپنے بارے میں بتاؤ تم کہاں رہتی ہو وہاں جنگل میں کیا کر رہی تھیں" اسے مشکوک نظروں سے سامنے کھڑے مشارب کو دیکھا

مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ایک پولیس آفیسر ہوں تمہاری مدد ہی" "اکروں گا

میں اپنے چاچا کہ ساتھ رہتی تھی انکا بیٹا مجھے پسند کرتا تھا جب اسے چاچی سے "مجھ سے شادی کی خواہش کی تو چاچی نے مجھ پر الزام لگا کر مجھے گھر سے نکال دیا انہیں ڈر تھا اگر میں وہیں رہتی تو اسکے دباؤ میں انہیں مجبوراً اپنے بیٹے سے میری "شادی کرنی پڑتی راستے میں میرے پیچھے کچھ لڑکے لگ گئے تھے

بتاتے بتاتے اسکا لجھ بھیگ چکا تھا

وہ میرے ساتھ بد تیزی کرنا چاہتے تھے میں ان سے بچ کر بھاگ رہی تھی اور "بھاگتے بھاگتے اس جنگل میں چلی گئی

"تو اب تم وہاں تو نہیں جا سکتی ہو پھر کہاں جاؤ گی"

مجھے نہیں پتہ لیکن کوئی نہ کوئی راستہ نکل ہی آئے گا آپ کا بہت شکریہ آپ "نے میری مدد کی" وہ بیڈ سے اترنے لگی جب مشارب اسکے قریب آیا دیکھو تم ابھی نہیں جاسکتی ہو کم از کم تک تو نہیں جب تک تمہارے زخم" "نہیں بھر جاتے

"دیکھیں"

ڈرنے یا گھبرا نے کی ضرورت نہیں ہے تم محفوظ جگہ پر ہو یہاں کوئی تمہیں کچھ" نہیں کہہ سکتا میں تمہیں یہاں لایا تھا تم کہاں جاؤ گی یہ تمہارا مسئلہ ہے لیکن جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتی ہو تب تک میں تمہیں یہاں سے جانے نہیں دے سکتا" اسے نظریں اٹھا کر اس سیاہ آنکھوں والے خوبرو شخص کو دیکھا اور نظریں واپس جھکالیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مجھے فلحاں جانا ہے لیکن کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو گھر میں خواتین ہیں ان " سے تم بلا جھجک کہ سکتی ہو کوئی پریشانی ہو تو اماں جان سے کہہ کر مجھے فون "کر دینا

ایک گھری نظر اسکے چہرے پر ڈال کر وہ جانے لگا لیکن پھر ایک خیال آتے ہی  
مر کر اسکی طرف دیکھنے لگا

تم نے اپنا نام نہیں بتایا" مشارب کے کہنے پر اسکے لب ہولے سے بلے"

"د- دعا دعا حیدر"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) اپنا سر ہلا کر وہ اسکے کمرے سے چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

تمہیں اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا مناہل" سکندر کے کہنے پر وہ اپنے نرم " لب چبانے لگی

"میں نے بتایا کہ آپ کو اسے مجھ سے کیا کہا تھا بس اسلیے مجھے غصہ آگیا"

مناہل تم اگنور کر دیتیں لیکن اس پر ہاتھ نہیں اٹھاتیں" حیدر چاہے جیسا بھی" تھا لیکن تھا تو اسکا دوست نہ ایسے میں مناہل کا اس پر سب کے سامنے ہاتھ اٹھانا اسے برا لگا تھا

دوسری اس بات کا ڈر بھی لگ رہا تھا کہ حیدر اب مناہل کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے مناہل نے اسے سب کے سامنے تھپڑ مارا تھا وہ تو کسی کی اوپنجی آواز تک برداشت نہ کرے یہاں تو پھر بات تھپڑ کی تھی

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جس وقت یہ واقعی ہوا اس وقت وہ یونی کے بیک سائیڈ پر تھا اسے یہ ساری باتیں رمشہ سے پتہ چلی تھیں اگر وہ خود اس وقت وہاں پر موجود ہوتا تو مناہل کو کبھی ایسی حرکت نہ کرنے دیتا

"میں ان سے معذرت کرلوں"

ہاں تم کرنا چاہو تو کرو باقی میں بھی اسے سمجھاؤ گا آج کے بعد تم سے اس " طرح کی گفتگو نہ کرے

اسکی بات سن کر وہ پھر سے اپنے لبوں کو چپانے لگی سکندر سے بات کرنے کے بعد اب تو اسے بھی حیدر پر ہاتھ اٹھانے کا افسوس ہوا تھا

○ ○ ○ ○

کہیے آپ کون ہیں اور مجھ سے کیوں ملنا تھا آپ کو" اسکے آفس میں داخل" ہوتے ہی وجدان نے سنجیگی سے پوچھا اور پہچاننے کی کوشش کی لیکن وہ چھرہ اسکے لیے انجان تھا وہ اس چھرے کو زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا تھا

میں علیحدہ درانی ہوں اور مجھے آپ سے طیب حبیب کے کیس کے سلسلے میں " کچھ بات کرنی تھی

"طیب حبیب سے آپ کا کیا تعلق ہے"

"وہ میری دوست کا بھائی ہے"

"تو آپ اسکی سفارش کرنے آئی ہیں"

نہیں میں بس اپنی دوست کی طرف سے ایک درخواست کرنے آئی ہوں طیب"

"نے غلطی کی ہے لیکن آپ اسے بچا سکتے ہیں

تاکہ وہ پھر سے یہ غلطی بلکہ گناہ کرے" اسکے کہنے پر علیجہ نے گمرا سانس"

لے کر اپنا سر نفی میں ہلا کیا

نہیں وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا اور اگر اسے پھر سے کچھ ایسا کرنا چاہا تو میں"

خود اسے گولی مار دوں گی" اسکی بات سن کر بھی وجدان کا چہرہ بے تاثر رہا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مس درانی آپ کو جو بھی بات کہنی ہے عدالت میں کہیے گا آپ بے حد"

خوبصورت ہیں شاید آپ کی دوست نے اسی لیے آپ کو یہاں بھیجا ہے لیکن مجھ

پر آپ لوگوں کی ان گھٹیا چالوں کا کوئی اثر نہیں ہونا" اسکے کہنے پر علیجہ نے

غصے سے اپنی مسٹیاں بھینچ لیں

تم کیا کہنا چاہتے ہو" اس بار اسے آپ کہنے کا تکلف نہیں کیا تھا جبکہ اسکی "آواز پہلے کی نسبت تیز تھی

"وہی جو آپ سمجھ رہی ہیں"

اسکے کہنے پر علیحہ غصے سے اسکی طرف بڑھی

"میں گھٹیا نہیں ہوں گھٹیا تمہاری سوچ ہے"

ایسا آپ کو لگاتب ہی تو آپ کو یہاں بھیجا گیا ہے "اسکے کہنے پر علیحہ نے غصے"

سے اسکا گریبان پکڑتا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی وجدان اسکی دونوں کلائیاں اپنی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

گرفت میں لے چکا تھا  
اس وقت علیحیہ درانی کو اندازہ نہیں تھا کہ سامنے کھڑا شخص باقی لڑکوں کی طرح  
نہیں ہے جن سے وہ آج تک اچھتی آئی تھی

آج کے بعد یہ غلطی مت کرنا" اسکی سخت آواز پر علیحہ نے غصے سے اسکے پیٹ "

میں زوردار لات ماری

جو کچھ زیادہ ہی زور سے لگ گئی تمھی تکلیف کے باعث وجدان نے اسکا ہاتھ چھوڑا  
یہ حملہ اچانک تمہا ورنہ وہ اپنا بچاؤ ضرور کرتنا

آج کے بعد مجھے غلطی سے بھی مت چھونا" علیحہ نے ایک غصے بھری نگاہ اس " پر ڈالی اور اسکے آفس سے چلی گئی جبکہ وجدان اسکے نظروں سے او جھل ہونے تک اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اسکی پشت کو گھوڑتا رہا

○ ○ ○ ○ ○

کام مکمل ہوتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر جانے لگا ارادہ اب گھر جانے کا

visit for more novels:

تمہا جب شایان اسکے پاس آیا

سر گیلانی آج رات کو ییٹینگ کے لیے جاہا ہے " اسکی بات سن کر مشارب " پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہوا

کس جگہ " اسکے کہنے پر شایان اسے ساری ڈیلیل بتانے لگا جو اسے ملی تمھی "

جس کیس پر وہ اس وقت کام کر رہا تھا وہ اب تک کا سب سے بڑا کیس تھا جو کئیں پولیس آفسیرز کی ناکامی کے بعد اسکے ذمہ آیا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ بہت جلد اس کیس کو حل کر لے گا

گیلانی ایک ایسا شخص تھا جو ہر قسم کے برے کاموں میں ملوث تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پولیس یہ بات جاننے کے بعد بھی آج تک اسے پکڑ نہیں پائی تھی وجہ اسکی پاور اسکا پیسہ جن سے وہ کتنے ہی آفسیرز کو خرید چکا تھا دوسرا کوئی آج تک اسکے خلاف پکا ثبوت نہیں ڈھونڈ سکا تھا

مشارب شیرازی وہ پہلا بندہ تھا جس نے اسکے خلاف کئیں ثبوت کھٹے کر لیے تھے بس تھوڑا اور انتظار پھر اسے گیلانی کا کھیل ہمیشہ کے لیے ختم کر دینا تھا

○ ○ ○ ○ ○

"سوری"

بنا مرے بھی وہ جانتا تھا کہ یہ آواز کس کی ہے

نہیں تم کیوں سورہی کر رہی ہو سوری تو مجھے کرنی چاہیے مجھے تمہیں ایسی باتیں"  
 نہیں کہنی چاہیے تھی" اسے ایک نظر اپنے پچھے کھڑی مناہل کو دیکھا اور چہرہ واپس  
 موز لیا

غلطی میری بھی ہے مجھے آپ کو تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا لبس غصے میں غلطی"  
 " سے ہو گیا

کوئی بات نہیں تمہیں اتنا برا فیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں واقعی میں"  
 تم سے دوستی کرنا چاہتا تھا لیکن تمہارے انکار کی وجہ سے غصے میں وہ سب کہہ

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"آپ مجھ سے دوستی کیوں کرنا چاہتے ہیں حیدر"

کیونکہ تم اچھی لڑکی ہو تم سکندر کی دوست ہو اور جو سکندر کا دوست ہے وہ میرا"  
 بھی دوست ہے" اسکے کہنے پر مناہل بے ساختہ ہنسی اور اپنا نرم ہاتھ اسکی طرف

بھٹکادیا

جسے پہلے تو اسنے حیرانی سے دیکھا لیکن پھر لگے ہی لمحے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو

تحام لیا

○ ○ ○ ○ ○

گھر آتے ہی وہ سیدھا اس کمرے میں گیا تھا جو اسنے دعا کو دیا تھا  
 کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر دعا کے ساتھ بیٹھی ناز بیگم پر پڑی ہلکے سے  
 مسکرا کر اسنے سلام کیا جس کے جواب میں انہوں نے مسکراتے ہوئے سر کو  
 جنبش دی

visit for more novels:

تم فریش ہو جاؤ مشارب تمہارے لیے تب تک چاۓ بنوادیتی ہوں "انکی بات"  
 سن کر مشارب نے اپنا سر ہلا کیا اور انکے کمرے سے جانے کے بعد اسکی طرف  
 متوجہ ہوا

جو خود اسکی طرف دیکھ رہی تھی اور اسکے دیکھنے پر سُڈھا کر جلدی سے نگاہوں کا رخ  
 بدلا

وہ اس وقت اپنی یونیفارم میں ملبوس تھا اور دعا اسے اس وقت یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ اسے پہلی بار کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جو پولیس یونیفارم میں اس قدر دلکش لگ رہا تھا

"طبعیت کیسی ہے تمہاری"

"مُھیک ہوں"

کھانا کھالیا" اسکی سنجیدہ آواز پر دعا نے ہلکے سے اپنا سر ہلایا جسے دیکھ کر واپس "جانے لگا جب اسے جاتے دیکھ کر دعا نے اسے جلدی سے پکارا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"مشارب"

مشارب نے مرڑ کر اسکی طرف دیکھا جواب اپنے لب چپاتی ہوئی اپنی بات کہنے کی کوشش کر رہی تھی

"جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے تمہیں اپنا نام نہیں بتایا تھا"

جی وہ آپ کی والدہ نے بتایا تھا" اسے جلدی سے وضاحت دی"

"اکھو"

مجھ پر اتنے احسان کر رہے ہیں تو ایک اور کردیں میرے لیے رہنے کی جگہ ڈھونڈ" دبھیے میں واپس اس گھر میں نہیں جانا چاہتی جماں سے مجھے الزام لگا کرنکالا گیا "اتھا

کو تو ان لوگوں پر کیس کردوں" اسکے کہنے پر دعا نے جلدی سے اپنا سر نفی"

میں ہلایا

"نہیں"

visit for more novels:

کیوں انہوں نے تمہیں گھر سے نکال دیا ہے انہیں سزا ملنی چاہیے ہر اس"

"برے کام کی جو انہوں نے تمہارے ساتھ کیا ہے

وہ چاہے جیسے بھی ہیں انہوں نے مجھے پالا ہے میں انکے ساتھ کچھ برا نہیں" کرسکتی" اسکے کہنے پر مشارب نے اپنے کندھے اچکائے

اسکے گھر کا معاملہ تھا وہ جو کرنا چاہے کرتی پھرے

"دیکھو دعا"

میرا نام دعا نہیں ہے "مشارب کے کہنے پر اسے جلدی سے کما جس پر اسے"  
اپنی بھنوں اچکا کر اسے دیکھا

تو کیا میں نے کل دعا حیر غلط سنا تھا" اسکے کہنے پر دعا نے جلدی سے اپنا سر "نفی میں ہلا یا پتہ نہیں اس بندے کی سیاہ آنکھوں میں کیا مسلہ تھا جو اچھے خاصے بندے کو کنفیوز کر دیتا تھا

"مطلوب میرا نام دعا ہے لیکن سب مجھے دیا بلا تے ہیں"

visit for more novels:

"تو تم چاہتی ہو میں بھی تمہیں دیا بلاؤں"

نہیں آپ دعا بلا لیں" اسے ایسا لگ رہا تھا اسکا سانس رک رہا ہو اور اگر یہ بندہ " تھوڑی دیر تک اسی طرح منزد سوال کرتا رہتا تو شاید واقعی میں اسکا سانس بند ہو

جاتا

خیر دعا کیا یہ تمہارا ہے جب تم بے ہوش تھیں تو خالا بی کو تمہارے پاس ملا" تھا" اسے اپنی جیب سے ایک نازک سا بریسلیٹ نکال کر اسکی طرف بڑھایا جسے اسے جلدی سے اسکے ہاتھ سے چھینا لیکن پھر خود ہی اپنی حرکت پر شرمندہ ہو گئی

سوری میں دراصل پریشان تھی یہ میرے لیے بہت قیمتی ہے مجھے مل نہیں رہا" "تمہا اب آپ کے ہاتھ میں دیکھا تو بس تھوڑی جذباتی ہو گئی

اسکی بات سمجھ کر مشارب نے اپنا سر ہلایا

یہ دکھنے میں ہی کافی منگالگ رہا ہے شاید اسکی قیمت لاکھ کے قریب ہے یہ"

visit for more novels:

"تمہیں کس نے دیا

یہ میری والدہ کا ہے یہ میرے بچپن میں انہوں نے مجھے دیا تھا اور تب سے یہ" میرے پاس ہی ہے" اسکی بات سن کر مشارب نے اپنا سر ہلایا اسی لیے اس بریسلیٹ کو دیکھ کر وہ اتنی جذباتی ہو گئی تھی

"خیر اپنا خیال رکھنا مجھے ایک ضروری کام سے واپس جانا ہے"

مظبوط قدم اٹھاتا وہ اسکے کمرے سے چلا گیا اور اسکے جانے کے بعد دعا نے اپنا رکا  
ہوا سانس بحال کیا جو اس شخص کی موجودگی میں اُنکا ہوا تھا

○ ○ ○ ○

مام ڈیڈ کہاں ہیں "ٹیبل پر بیٹھتے ہی اسنے خالی کرسیاں دیکھ کر پوچھا"

مسٹر درانی اپنی مسز کو ڈیٹ پر لے کر گئے ہیں "جواب ازہار نے دیا"

"اور آئیت کہاں ہے"

"وہ پڑھ رہی ہے اسکے ہینڈسم سے ٹھپر نے اسے ایک ٹیسٹ دیا ہے"

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ازہار ہر وقت اس پر ٹھپر ہونے کا رعب مت جھاڑا کرو" اسے گھورتے ہوئے"

علیحہ نے بیانی کی ٹرے اپنی جانب کھسکائی

جھاڑنا پڑھتا ہے میری بہنا میں چاہتا ہوں وہ جلدی سے اپنی پڑھائی مکمل کر لے"

اور ڈیڈ کو یہ نظر آجائے کہ اب وہ نچی سے بڑی ہو چکی ہے اور پھر اسے میرے

"ساتھ رخصت کر دیا جائے

اسکے کہنے پر وہاں بیٹھی اماں بی نے زور سے اسکے بازو پر اپنی چھڑی ماری

نکاح تو تیرا ہو ہی گیا ہے رہتی وہ اسی گھر میں ہے پھر کیا آفت پڑی ہے جو ہر"

"وقتِ رخصتی کے پیچھے پڑا رہتا ہے

آپ تو جیسے جانتی ہی نہیں ہیں اس گھر میں رہتی ہے میرے کمرے میں"

میرے قریب تھوڑی رہتی ہے" اسکی بات سن کر اماں بی نے اسے بے شرم  
کے لقب سے نوازا اور پھر اپنی چھڑی اٹھا کر اسے مارنے لگیں جب انکے اس

عمل کو دیکھ کر وہ جلدی سے اس جگہ سے اٹھ کر دوسری کرسی پر بیٹھ گیا

اسے دیکھ کر اماں بی نے اپنا سر نفی میں ہلاکا اور علیجہ کی جانب متوجہ ہوئیں

"اور تجھے کیا ہوا ہے جب سے آئی ہے بس ہاتھ دھوئے جا رہی ہے"

ہاں پانچ بار تو میں نے ہی دیکھا تھا ہاتھ دھوتے ہوئے" بیانی منہ میں ڈال کر"

اس نے علیجہ کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر اس نے غصے سے اسے گھور کر دیکھا کبھی جو یہ

بندہ کوئی بات اپنے اندر رکھ لے

"کچھ نہیں ہوا اماں بی"

اب انہیں کیا بتاتی کہ کسی نامحرم کا لمس اپنے ہاتھوں پر بار بار محسوس ہونے  
کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھ بار بار دھو رہی تھی

آج تک اسے کسی نامحرم نے نہیں چھوڑا تھا کسی نے ایسا کرنا چاہا تو وہ سامنے  
والے کا ہاتھ تک توڑ چکلی تھی

وجدان راحم شیرازی وہ پہلا شخص تھا جس نے اسے چھوڑا تھا اور تب سے ہی اسے  
اس شخص پر غصہ آرہا تھا لے انتہا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کیا نام ہے اس لڑکی کا" شوکت کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے پوچھا اور"  
سگریٹ اپنے لبوں سے لگالیا

"جہاں تک مجھے پتہ چلا ہے اس لڑکی کا نام علیجہ ہے"

اسکا ایڈریس کیا ہے" دھوں فضا میں چھوڑ کر اسنے اگلا سوال پوچھا"

جی وہ ابھی تک معلوم نہیں ہوا ہے گیلانی صاحب" شوکت کے کہنے پر اسنے  
گھور کر اسے دیکھا

"تو پھر جلدی معلوم کرو"

"میں کوشش کر رہا ہوں"

تم جو بھی کر رہے ہو جلدی کرو تمیں اندازہ نہیں ہے جب سے اس لڑکی کو"  
"دیکھا ہے میں پاگل ہو گیا ہوں مجھے کسی بھی قیمت پر وہ لڑکی چاہیے

اسنے شوکت کو جانے کا اشارہ کیا اور خود واپس علیجہ کے خیالوں میں کھو گیا

○ ○ ○ ○ ○

تمہارے بھائی نے غلط حرکت کی ہے گناہ کیا ہے میں پھر بھی تمہارے کہنے پر"  
اس بدماغ شخص سے ملنے کئی جو پتہ نہیں مجھے کیا سمجھ رہا تھا اور اب تم چاہ رہی

ہو میں پھر اس سے بات کروں" اسکی بات سننے ہی علیجہ بھڑک اٹھی جو اسے پھر سے وجدان سے ملنے کا کہہ رہی تھی "تو تم اسے اپنے طریقے سے سمجھاتیں"

صالحہ میں کیوں اسے اپنے طریقے سے سمجھاؤں جبکہ وہ اپنی جگہ ٹھیک ہے تمہارا" بھائی غلط تھا میں نے جانتے ہوئے بھی اسے بچانے کی ایک کوشش کی لیکن "اب میں دوبارہ ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گی "تم میرے لیے یہ نہیں کر سکتی ہو علیجہ"

visit for more novels:

تمہارے لیے ہی کیا تھا پر اب اور نہیں کروں گی "وجدان شیرازی کی کہی بات" جب جب اسے یاد آ رہی تھی تب تب اسے غصہ آ رہا تھا اب تو وہ اس شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی

ٹھیک ہے مت کرو تم کچھ جو کرنا ہے میں خود کرلوں گی "غصے سے کہتی ہوئی"  
 وہ وہاں سے چلی گئی اسکے جانے پر اس بار علیجہ نے اسے نہیں روکا اور ایسا پہلی  
 بار ہوا تھا

○ ○ ○ ○ ○

تم جب تک چاہے یہاں رہ سکتی ہو اسے اپنا ہی گھر سمجھنا" ناز بیگم کے کہنے پر"  
 اسے ہولے سے مسکرا کر اپنا سر ہلایا  
 اس وقت وہ انکے کمرے میں بیٹھی ان کے ساتھ باتیں کر رہی تھی خالا بی کے  
 ذریعے انہوں نے چند نئے جوڑے اسکے لیے منگوائے تھے  
 جو وہ اپنے اندازے کے مطابق لے آئی تھیں فٹ تو وہ بھی اسے ٹھیک سے نہیں  
 آرہے تھے لیکن ان کپڑوں کی نسبت بہت اچھے تھے جو اسے خالا بی کے پہنے  
 ہوئے تھے

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

آپ کا بہت شکریہ لیکن میں نے مشارب سے کہہ دیا ہے کہ وہ میرے لیے "رہنے کی کوئی جگہ تلاش کر لیں اسکے بعد پھر مجھے یہاں سے جانا ہے "اکیلے رہ لو گی تم"

میں ساری زندگی ہی اکیلی رہی ہوں آنٹی بس فرق یہ ہے پہلے جہاں تمھی اس گھر "میں لوگ چلتے پھرتے دکھ جاتے تھے اب میں تنہا ہوں گی

تم یہاں ہی رہ لو میرے پاس میری بیٹی بن کر "دعا کی بات سنتے ہی انہوں" نے اپنی فطرت سے مجبور ہو کر کہا جس پر وہ بس ہلکے سے مسکرا دی البتہ کہا کچھ

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

نمیں

اچھا تم یہاں بیٹھو میں زرا یہ کپڑے رکھ آؤں "بیڈ پر رکھے کپڑے طے کر کے وہ" اٹھنے لگیں

میں رکھ آتی ہوں کس کے کپڑے ہیں "ا سے اندازہ تھا کہ یہ کپڑے مشارب" کے ہی ہوں گے لیکن اسے پھر بھی پوچھنا اپنا فرض سمجھا

"نمیں بیٹا میں رکھ آؤ گی"

آپ نے ہی تو کہا بیٹی بن کر رہو پھر ایسے میرے ہوتے ہوئے آپ کام کریں" گی تو مجھے اچھا نہیں لگے گا پلیز مجھے دے دیں" اسکے کہنے پر ناز بیگم بے ساختہ مسکرائیں اور طے کیے ہوئے کپڑے اسے تمہادیے

"یہ مشارب کے ہیں"

"کھاں ہے انکا کمرہ"

اوپر جاؤ گی تو سب سے پہلا کمرہ اسی کا ملے گا" انکی بات سن کروہ اپنا سر"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

یہ تم نے کیا کیا ہے مناہل" اسکے اچانک سامنے آنے پر پہلے تو وہ گھبرائی لیکن" پھر اسے دیکھ کر جلد ہی مطمئن ہو گئی

"آپ نے تو مجھے ڈرایا تھا سکندر"

"میں نے پوچھا تم یہ کیا کر کے آئی ہو"

کیا کر کے آئی ہوں" اسے نام صحی سے سکندر کی طرف دیکھا"

"بات صرف معافی کی ہوئی تھی تم نے حیدر سے دوستی کیوں کر لی"

آپ سے بھی تو کی ہے "اسکے کہنے پر سکندر اسے یہ بھی نہیں کہہ سکا کہ اس"

میں اور حیدر میں بہت فرق ہے

تھپڑ کے بعد حیدر نے مناہل سے اتنی آرام سے دوستی کر لی تو یقیناً اسکے پیچھے بھی

اسنے کچھ سوچ ہی رکھا ہو گا لیکن مناہل یہ بات نہیں سمجھ سکتی تھی وہ حیدر کو

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

نہیں جانتی تھی

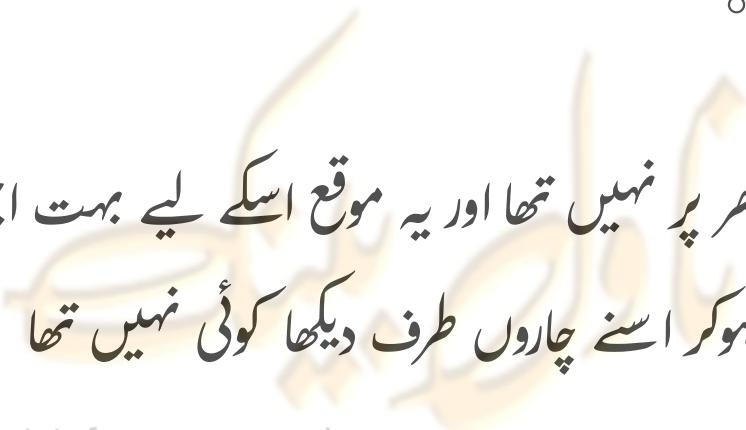
حیدر کی کسی بھی لڑکی سے دوستی کا مطلب کیا ہوتا ہے یہ میں بہت اچھے سے"

"جانتا ہوں میں کہہ رہا ہوں مناہل تم بس اس سے دور رہو

"سکندر آپ نے ہی تو کہا تھا حیدر آپ کے دوست ہیں"

ہاں لیکن اسکا یہ مطلب نہیں ہے تم بھی اس سے دوستی کرنے بیٹھ جاؤ آج" کے بعد میں تمہیر کے ساتھ نہ دیکھوں" اسکا انداز حکمیہ تھا جبکہ مناہل بس اسکی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی بھلا حیدر میں ایسی کیا برائی تھی جو وہ اس طرح سے کہہ رہا تھا

○ ○ ○ ○



مشاب اس وقت گھر پر نہیں تھا اور یہ موقع اسکے لیے بہت اچھا تھا اسکے کمرے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے چاروں طرف دیکھا کوئی نہیں تھا

شکر بھرا سانس لے کر وہ جلدی سے اسکے کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کر کے ہاتھ میں پکڑے کپڑے بیڈ پر پھینکنے کے انداز میں رکھ کر جلدی سے اسکے کمرے کی نلاشی لینے لگی

اس نے سائیڈ ڈریف چیک کیں لیکن وہاں اپنی مطلوبہ چیز نہ پا کر اسکی الماری کھول کر چیک کرنے لگی پہلے حصے میں صرف کپڑے تھے

اسنے الماری کا دوسرا حصہ کھولا وہاں چند اشیا کے علاوہ لاکر بھی رکھا ہوا تھا  
 دعا نے اسے جلدی سے کھولنا چاہا لیکن بنا کوڈ کے وہ کھلنے والا نہیں تھا اپنے  
 اندازے کے مطابق اسنے دو بار کوڈ ڈالا لیکن وہ لاکر بند ہی پڑا رہا  
 اسنے اپنی پیشانی پر آیا پسینہ صاف کیا جب اسے باہر سے کسی کے قدموں کی آواز  
 سنائی دی اسنے جلدی سے الماری بند کی اور بیڈ پر رکھے کپڑے اٹھالیا

○ ○ ○ ○

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسکی پہلی نظر اپنے کمرے میں موجود دعا پڑ پڑی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اپنے کمرے میں اسے دیکھ کر مشارب کی پیشانی پر بل پڑے اسے یہ بات بلکل  
 پسند نہیں تھی کہ اسکی غیر موجودگی میں کوئی اس کے کمرے میں قدم رکھے  
 اسکے کمرے کی مکمل صفائی ناز بیگم اپنی موجودگی میں کرواتی تھیں کیونکہ اگر اسکی  
 کوئی بھی چیز ادھر سے ادھر ہو جاتی تو وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتا تھا

"یہاں کیا کر رہی ہو"

وہ میں آپ کے کپڑے کھنے آئی تھی آنٹی نے دیے تھے "اُنے ہاتھ میں"

کپڑے کپڑوں کی طرف اشارہ کیا

تمہارا بہت شکریہ بیڈ پر رکھ دو" اسکے سنجیدہ لجے میں کھنے پر دعائے شرافت سے"

کپڑے بیڈ پر رکھ دیے

"دعایہ آج کے بعد میری غیر موجودگی میں کبھی میرے کمرے میں قدم مت رکھنا"

اسکی بات سن کر دعائے نظریں جھکائے اپنا سر ہلایا اور اسکے کمرے سے چلی گئی

visit for more novels:

اسکے جانے پر مشارب گمراہنسانس لے کر رہ گیا یقیناً اس کا اس طرح کہنا سامنے والے کو برا لگا ہوگا لیکن وہ کون سا اسکی بیوی تھی جس کے روٹھنے منانے کی وہ فکر کرتا

○ ○ ○ ○ ○

چھوڑو اسے کیا ہر وقت کتابوں میں گھسی رہتی ہو کتابیں کام نہیں آئینگی"

"تمہارے شوہر کی خدمت کرو وہ کام آئے گا

اسکی گود میں رکھی کتابیں ہٹا کر ازبار نے اسکی گود میں اپنا سر رکھ لیا

"خود ہی تو کہتے ہیں پڑھو اب پڑھ رہی ہوں تو پڑھنے نہیں دے رہے"

تم صرف تب پڑھو جب میں تمہارے ساتھ نہیں ہوتا جب میں تمہارے پاس"

"ہوں تو صرف مجھ پر دھیان دیا کرو

آپ یہاں کر کیا رہے ہیں جائیں یہاں سے کسی نے دیکھ لیا نہ تو اچھا نہیں"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"لگے گا

دیکھ لیا تو کیا ہوگا بندہ اپنی بیوی کے کمرے میں بیٹھا ہوا ہے اس میں غلط کیا"

ہے "گود سے سر اٹھا کر اسنے آیت کی طرف دیکھا

"اچھا جب ماموں آپ کو یہاں میرے کمرے میں دیکھیں گے نہ تو یہی کہیے گا"

"تو کہہ دوں گا میں کیا ڈرتا ہوں ان سے"

اچھا تو پھر "اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی ازہار اسے بیڈ پر لٹا کر اس کے اوپر"

جھک چکا تھا

ازہار دور رہیں "لیت نے گھبرا کر اسکے سینے پر اپنا ہاتھ رکھا جب اسکے دونوں"

ہاتھوں کو بیڈ سے لگا کر وہ اسکے اوپر جھکنے لگا

لیکن اس سے پہلے وہ کوئی گستاخی کرپاتا کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر جلدی

سے اسکے اوپر سے اٹھا

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

واؤ یہاں تو رو میں چل رہا ہے "ان دونوں کو دیکھتے ہی علیجہ نے شرارت سے" کہا جس پر ازہار تو ڈھٹائی سے ہنسنے لگا لیکن ازہار کی وجہ سے لیت کی جھکی نظریں شرمندگی کے باعث مزید جھک چکی تھیں

"دیکھ لیا نہ اب جاؤ ہمیں ڈسٹرپ مت کرو"

اور تم نے مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے کہ یہ سب دیکھ کر اس معصوم بھی کو میں "اتھارے ساتھ اکیلا چھوڑ کر جاؤں گی"

میں بھی یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا" اپنا پورا وجود بیڈ پر پھیلا کر وہ لیٹ گیا"

**مطلوب اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا**

تو تم پڑے رہو یہاں آیت تم چلو میرے کمرے میں چلتے ہیں "اسنے آیت کو" اپنے پاس بلایا اور اسکا اشارہ پاتے ہی وہ بیڈ سے اٹھی

اسے بیڈ سے اٹھتے دیکھ کر ازہار نے اسکا ہاتھ پکڑا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی وہ

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جلتی ہو تم مجھ سے علیجہ تم سے سال بھر چھوٹا ہوں لیکن اپنا جانو ہے میرے"

پاس اور تم دیلی پھر رہی ہو" اسنے علیجہ کو گھوڑتے ہوئے کہا جسے نظر انداز

کر کے وہ آیت کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ لے گئی

اسکے جانے کے بعد وہ گمراہ سانس لے کر پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا آخر کرتا بھی تو کیا یہ سب تو تب تک چلنا تھا جب تک آیت رخصت ہو کر اسکے پاس نہیں آ جاتی

○ ○ ○ ○ ○

آہستہ آہستہ ساری کلاس خالی ہونے لگی اپنا سارا سامان بیگ میں ڈال کر وہ خود بھی کلاس سے باہر جانے لگی جب اسکے باہر نکلنے سے پہلے ہی حیدر کلاس میں داخل ہو گیا

visit for more novels:

سکندر کے کہنے پر اسنے حیدر سے دوستی ختم نہیں کی تھی کیونکہ سکندر کی باتیں اسے بے معنی لگ رہی تھیں اگر حیدر اتنا ہی برا تھا تو وہ خود اس سے دوستی کر کے کیوں بیٹھا ہوا تھا

حیدر سے دوستی ہوئے بھی کتنا وقت ہو چکا تھا لیکن اسے حیدر میں ایسی کوئی برمی عادت نظر نہیں آئی جیسا سکندر نے اسے کہا تھا

اسنے حیدر کی دوستی قبول ضرور کی تھی لیکن سکندر آج بھی اسکے لیے فرینڈ لسٹ میں پہلے نمبر پر ہی آتا تھا

کیا ہوا" اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر مناہل نے پوچھا"

"تم سے کچھ کہنا تھا"

"کہیں"

وہ اسکے بولنے کی منتظر تھی جب اچانک وہ اسکے سامنے گھٹਨوں کے بل بیٹھ گیا  
مناہل حیرت سے اسے دیکھنے لگی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

میں تم سے بہت پیار کرنے لگا ہوں مناہل تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں مجھ " سے شادی کرو گی" وہ حیرت سے اپنے سامنے گھٹਨوں کے بل بیٹھے حیدر کو دیکھ رہی تھی مناہل کو اس سے کسی ایسی چیز کی امید جو نہیں تھی

جواب دو مناہل شادی کرو گی مجھ سے" چند لمحے سوچ کر اسنے آہستہ سے اپنا"  
 سر ہاں میں ہلا دیا جسے دیکھ کر حیدر نے مسکراتے ہوئے اسکا نازک ہاتھ تھام کر  
 اسکی انگلی میں ڈائمنڈ رنگ پہنادی

○ ○ ○ ○ ○

کتنی دیر سے مسکراتے ہوئے وہ دور کھڑے براق کو دیکھ رہی تھی اور یہ بات کہنے  
 میں اسنے بلکل دیر نہیں کی تھی کہ وہ زندگی میں پہلی بار اتنا حسین گھوڑا دیکھ رہی  
 ہے

اس وقت دعا نے بے بی پنک کلر کا سوت پہننا ہوا تھا جبکہ کھلے بال تیز ہوا سے  
 بار بار چھرے پر بکھرے جا رہے تھے

ہونٹوں کو دانتوں میں دبا کر وہ اسکی طرف بڑھی جب اسے براق کی طرف بڑھتا  
 دیکھ کر رحیم بابا جلدی سے اسکے پاس آئے

"بیٹا آپ اسکے پاس نہیں جانا"

کیوں" اسے حیرت سے پوچھا اسے کونسا اس گھوڑے کو کھا جانا تھا صرف اسے"

چھو کر دیکھ ہی تو رہی تھی

"چھوٹے صاحب کے علاوہ کوئی اور اسکے پاس نہیں جاتا"

تو کیا ہوا میں چلی جاتی ہوں" کندھے اچکا کر وہ پھر سے اسکی جانب بڑھنے لگی"

لیکن اس بار رحیم بابا نے اسے روکا نہیں تھا کیونکہ وہ اس جانب آتے مشارب کو دیکھ چکے تھے انہیں پتہ تھا اب جو بھی ہوگا مشارب اسے خود ہی سنبحال لے گا

ہیلو میرا نام دعا ہے" اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہو کر دعا نے کہا جیسے"

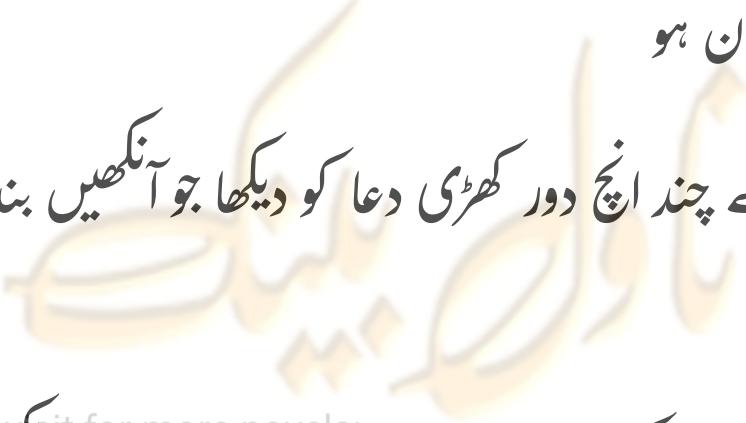
visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مسکراتے ہوئے اسے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا تاکہ اسکے نرم وجود کو چھو سکے لیکن

اسکا اپنی جانب بڑھتا ہاتھ دیکھ کر وہ بے قابو ہوا

اسے اس طرح دیکھ کر خوف سے اسے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس وقت خوف کے باعث اسے ایک بار بھی بھاگنے کا خیال نہیں آیا لیکن اس سے پہلے وہ دعا کو کوئی نقصان پہنچا پاتا مشارب اسکی لگام کھینچ کر اسے قابو میں کرچکا تھا

بری بات براق ایسا نہیں کرتے "اسے سہلاتے ہوے وہ اس طرح سے کہہ رہا" تھا جیسے وہ کوئی انسان ہو



اسنے مر کر اپنے سے چند انج دور کھڑی دعا کو دیکھا جو آنکھیں بند کر کے سانس روکے کھڑی تھی

یہاں کیا کر رہی ہو تم "اسکی سخت آواز سن کر دعا نے اپنی آنکھیں کھولیں اور" خوفزدہ نظروں سے براق کی جانب دیکھنے لگی

"م- میں تو بس اسے ہاتھ لگانے آئی تھی"

تو لگاؤ منع کس نے کیا ہے "رحمیم بابا کے بعد وہ دوسری ایسی شخصیت تھی" جسے مشارب براق کو چھونے کی اجازت دے رہا تھا

مجھے نہیں لگانا" وہ واپس جانے لگی جب اسکا ہاتھ پکڑ کر مشاراب نے اسے اپنے "قرب کیا اور اسکا نرم ہاتھ براق پر پھیرنے لگا جبکہ وہ بس سانس روکے کھڑی تھی پتہ نہیں کس وجہ سے اس شخص کے اتنے قرب آنے پر یا پھر اس گھوڑے پر ہاتھ پھیرنے کی وجہ سے

دیکھا کچھ نہیں کہتا میرا براق بہت شریف ہے" مشاراب نے اسکا ہاتھ چھوڑا اور" اپنے ہاتھ کو آزاد پاتے ہی وہ بنا دیر کیے وہاں سے بھاگ گئی

visit for more novels:

اسکے بھاگنے پر مشاراب کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نمودار ہوئی جو اسکی شخصیت میں مزید اضافہ کر رہی تھی

بری بات براق وہ تو بس تمہیں پیار کر رہی تھی آج کے بعد ایسا مت کرنا جانتے" نہیں ہو وہ کون ہے خیر نہیں جانتے تو بہت جلد ہی جان جاؤ گے" اسکے قرب

کھڑا ہو کر وہ اسے سمجھا رہا تھا اور اسکے ہننانے پر مشارب کو اندازہ ہو گیا کہ وہ اسکی بات سمجھ چکا ہے

○ ○ ○ ○ ○

حیدر نے مناہل کو پروپوز کیا جسے اس نے ایکسیپٹ کر لیا یہ بات دھیرے دھیرے پوری یونی میں پھیل چکی تھی کیونکہ جس وقت حیدر اسے پروپوز کر رہا تھا اس وقت حیدر کی کلاس کے سارے اسٹوڈنٹس کلاس کے باہر کھڑے اسکے جواب کے ہی منتظر تھے

اور مناہل کا جواب پاتے ہی کسی بریکینگ نیوز کی طرح یہ [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) سارے اسٹوڈنٹس میں پھیل چکی تھی

اس وقت بھی وہ لائبریری میں بیٹھی ہوئی تھی جبکہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی حیدر اسکے بارے میں ایسا سوچتا ہو گا اسے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا

اپنا بیگ اٹھا کر وہ لائبریری سے باہر نکلی بیٹھی تو یہاں پڑھنے کے لیے تھی لیکن  
اب پڑھا جا کہاں رہا تھا

لائبریری سے باہر نکلتے ہی اسے بیگ میں سے اپنا فون نکالا جو کب سے والیبیٹ  
ہو رہا تھا

یہ تم نے کیا کیا ہے مناہل" کال اٹھاتے ہی اسے سکندر کے چلانے کی آواز  
آنی اور اسکی اتنی تیز آواز سن کر فون اسکے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا  
"سکندر کیا ہو گیا ہے"

visit for more novels:

حیدر نے تمیں پروپوز کیا ہے "سکندر کے پوچھنے پر چند لمحے خاموش رہ کر اسے"

جواب دیا

"جی"

اور تم نے ہاں کہہ دیا" وہ آج یونی نہیں آیا تھا یہ باتیں اسے فرینڈز گروپ میں"  
ہوتی چینگ سے پتہ چلی تھیں جن کا آج موضوع گفتگو صرف مناہل اور حیدر تھے

"جی میں نے ہاں کہہ دیا"

حیدر سے دوستی کرنے پر اسے مناہل کو دوبارہ کچھ نہیں کہا تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا حیدر واقعی اپنی کمی باتوں پر شرمندہ ہے لیکن جب سے اسے یہ بات پتہ چلی تھی

کہ حیدر نے اسے پرپوز کیا ہے تب سے اسے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ جو بات حیدر کے بارے میں اسے پہلے سوچیں تھیں وہی درست تھی وہ حیدر تھا اتنی آسانی سے وہ مناہل کا تھپٹ کیسے نظر انداز کر دیتا اب بھی اسکے پرپوزل کی وجہ یقیناً یہی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"مناہل تم اسے انکار کر دو"

میں انہیں کیوں انکار کروں گی سکندر جہاں تک میں نے انہیں جانا ہے مجھے"  
"ان میں ایسی کوئی بری بات نظر نہیں آئی جس کی بنا پر انکار کیا جائے

میں تم سے محبت کرتا ہوں مناہل صحیح وقت کے لیے اپنے جذبات آج تک تم " سے چھپائے لیکن اب مزید نہیں چھپا سکتا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں پلیز "تم میری ہوجاؤ حیدر تمہارے لاوق نہیں ہے

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سکندر" یہ بات اسکے لیے کسی صدمے سے کم نہیں " تھی اسنسے تو صرف اسے ہمیشہ اپنا دوست سمجھا تھا اسے تو پتہ ہی نہیں تھا سکندر اسکے لیے اس طرح کے جذبات رکھتا تھا وہ بھی نہ جانے کب سے

سکندر کبھی بھی اس طرح سے اپنے جذبات کا اظہار اسکے سامنے نہیں کرنا چاہتا تھا یہ بات وہ صحیح وقت پر نہیں تھی خوبصورت طریقے سے اسے بتانا چاہتا تھا

لیکن اس سے زیادہ وہ مزید اپنے اندر یہ بات نہیں رکھ سکتا تھا حیدر اسکے سامنے اسکی محبت کو لے جاتا یہ بات بھلا وہ کیسے برداشت کرتا شاید اپنی محبت کے خاطر وہ سمجھوتہ کر بھی لیتا

لیکن صرف اس شرط پر کہ حیدر مناہل سے واقعی میں سچی محبت کرتا اسے یقین  
تھا وہ یہ ساری حرکتیں صرف تھپڑ کا بدله لینے کے لیے کر رہا تھا

اسے پتہ تھا کہ حیدر جب بھی شادی کرتا کسی ایسی ہی لڑکی سے کرتا جو اسکے  
اسٹیلس پر پوری اترتی اور مناہل ایسی نہیں تھی سب سے بڑی بات یہ کہ اسکے  
منگنی ہو چکی تھی

منگنی یہ لفظ زہن میں آتے ہی وہ چونکا

"مناہل اسکی انگلیجمنٹ ہو چکی ہے"

visit for more novels:

انکی انگلیجمنٹ کے بارے میں، میں جانتی ہوں سکندر انہوں نے مجھے یہ بات "انکی انگلیجمنٹ کے بارے میں، میں جانتی ہوں سکندر انہوں نے مجھے یہ بات"  
" بتا دی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ وہ اپنی انگلیجمنٹ میری وجہ سے توڑ چکے ہیں

وہ جھوٹ کہہ رہا ہے مناہل پلیز تم میرا یقین کرو" سکندر کی باتیں اسے واقعی"  
میں کنفیوز کر رہی تھیں سکندر اسکا دوست تھا بھلا وہ اس سے جھوٹ کیوں بولتا

"سکندر آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں حیدر آپ کے دوست ہیں"

حیدر میرا دوست ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ تمہیں اسکے ساتھ جانے دوں" میں حیدر سے بہتر آبشن ہوں مناہل بہت محبت کرتا ہوں تم سے مجھے تمہیں یا نہیں یہ تم پر ہے لیکن میری ایک بات تم کان کھول کر سن لو تم حیدر کو صاف انکار کرو گی اور تم نے ایسا نہیں کیا تو میں جو کہوں گا وہ تمہیں بلکل "اچھا نہیں لگے گا انکار کر دیا ورنہ تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو میں کیا کروں گا اسکا انداز دھمکی دینے والا تھا جسے سن کر مناہل نے جلدی سے کال کاٹ دی پہلی بار سکندر اسکے ساتھ اس لمحے میں بات کر رہا تھا

اور اسکی باتیں مناہل کو ڈراہی تھیں اگر اسے انکار نہیں کیا تو سکندر کیا کرتا اسکے ساتھ وہ بس سوچ کر رہا گئی

○ ○ ○ ○

کل اسے عدالت جانا تھا جہاں اسکے بھائی کی زندگی کا فیصلہ ہونا تھا

وجدان شیرازی کوئی عام وکیل نہیں تھا وہ ہمیشہ بات پکے ثبوت کے ساتھ کرتا تھا یقیناً ابھی بھی اسکے پاس اسکے بھائی کے خلاف ثبوت ہوں گے

صالح کے دو ہی بھن بھائی تھے جو اس سے چھوٹے تھے گھر کے حالات کے باعث اس نے بچپن میں ہی ان سب کی ذمیداری اٹھالی تھی ایسے میں وہ خود کہاں تھی یہ تو اسے یاد ہی نہیں تھا لیسے تھا تو اتنا کہ اسکے لیے اسکی فیملی اہم ہے پھر بھلا کیسے وہ اپنے بھائی کے ساتھ کچھ برا ہونے دیتی اسے اپنے بھائی کو بچانا تھا کسی بھی طرح اسکے لیے چاہے اسے کوئی بھی قدم اٹھانا پڑھتا اسے پرواد نہیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تھی

○ ○ ○ ○

گھر کا ماحول آج کچھ عجیب ساتھا یا شاید اسے لگ رہا تھا جب سے اسے سکندر سے بات کی تھی تب سے دماغ بند ہو رہا تھا

شاید اسے حیدر کو اتنی جلدی ایکسیپٹ نہیں کرنا چاہیے تھا کم از کم پہلے گھر میں تو  
اس بارے میں بات کرنی چاہیے تھی

اندر داخل ہوتے ہی اسے وہاں بیٹھے فہر صاحب اور زینت بیگم کو دیکھا دروازہ بھی  
کھلا ہوا تھا اور وہ دونوں بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے

کچھ دیر خاموش رہ کر اسے سلام کیا جب وہ دونوں اسکی جانب متوجہ ہوئے اپنی  
سوچوں میں وہ اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ انہیں مناہل کی موجودگی کا بھی علم  
نہیں ہوسکا

آپ لوگ ایسے کیوں بیٹھے میں کچھ ہوا ہے "اسکی بات سن کر فہر صاحب نے"  
گھر انس لیا

"ایک لڑکا آیا تھا کہہ رہا تھا تمہیں جانتا ہے"

"کون"

"اے کہا کہ تم اسے پسند کرتی ہو"

اسکا دل زور سے دھڑکا کمیں حیدر اسکے گھر پر تو نہیں آگیا تھا بھلے وہ اسے پسند نہیں کرتی تھی لیکن اسے حیدر کو اقرار میں جواب دے دیا تھا تو بھلا اسکے علاوہ کون اسکے گھر پر آسکتا تھا

اس نے نامحسوس انداز میں اپنی انگلی میں موجود حیدر کی پہنائی ہوئی انگھوٹھی اتاری یہ بات تو اس نے سوچی ہی نہیں تھی اگر زینت بیگم یا فند صاحب اس انگھوٹھی کو دیکھ لیتے تو وہ کیا کہتی اسے کبھی اپنے ماں باپ سے جھوٹ نہیں کہا تھا تواب کیسے کہہ دیتی لیکن شکر تھا انہوں نے اس طرف دھیان نہیں دیا

تمہارے بارے میں وہ اس قدر گھٹیا باتیں کر کے گیا ہے کہ میں بیان نہیں"

کر سکتا" انکی اگلی بات سن کر اسے صدمہ لگا لیکن فند صاحب اسکی طرف متوجہ نہیں تھے وہ اپنی کہے جا رہے تھے

لیکن میں نے اسکی کسی بات پر یقین نہیں کیا بلکہ اسے دھکے دے کر گھر " سے نکال دیا

ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے بہ نکلا کیا حیدر ایسا شخص تھا یقیناً تھا تب ہی تو سکندر اسے حیدر سے دور رہنے کے لیے کہتا تھا دل ہی دل میں وہ خود سے مخاطب ہوئی

میں نہیں جانتی اسے کیا کہا لیکن آپ اس شخص کی باتوں پر یقین مت کیجیے"

"گا ابو"

ہاں بیٹا میں جانتا ہوں چاہے کوئی بھی آکر کچھ بھی کہے مجھے میری بیٹی پر پورا" یقین ہے تم نے ایک دو بار اسکا ذکر کیا تھا کہ وہ تمہارا دوست ہے مجھے لگا وہ اچھا شخص ہے لیکن وہ اچھا نہیں ہے آج کے بعد اس سے ہمیشہ فاصلہ رکھنا" اسے حیرت سے اپنے باپ کو دیکھا بھلے حیدر سے اسکی دوستی کو کافی وقت ہو گیا تھا لیکن اسے آج تک حیدر کا نام ان کے سامنے نہیں لیا تھا

"اسکا نام کیا تھا"

"سکندر"

اسے پہلے سے زیادہ صدمہ لگا تھا سکندر اس طرح کی کوئی حرکت کرے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اسکے گھر میں آکر وہ اسکے ماں باپ کو اس سے بدگمان کرنا چاہ رہا تھا

اسکا دل چاہ رہا تھا کہ کاش سکندر اسکے سامنے ہوتا تو وہ اسے ایک تمہپڑ لگاتی اسے حیدر کا پرپوزل رتبجیکٹ نہیں کیا تھا اور سکندر نے کہا تھا کہ اگر اسے ایسا نہیں کیا تو وہ کچھ ایسا کرے گا جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی اور اسے واقعی نہیں سوچا تھا کہ سکندر کچھ ایسا کرے گا

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

○ ○ ○ ○

ہیلیمیٹ پہنے وہ اس وقت فل اسپیڈ میں اپنی بائیک چلا رہی تھی جب اچانک اسکی رفتار سے زیادہ تیز رفتار گاڑی اسکے سامنے آئی اور اسکی بائیک سیدھا سامنے والے

کی گاڑی میں لگی یہ تو شکر تھا اسے جلدی سے اپنی بائیک روک لی اور سامنے والے نے بھی اپنی گاڑی روک لی تھی

لیکن نقصان دونوں طرف کا ہی ہوچکا تھا علیجہ نے غصے سے اپنا ہیلیمیٹ اتار کر اس شخص کو دیکھا جو گاڑی سے اتر کر اپنی بھوری آنکھیں اس پر جملئے اسے گھور رہا تھا اور علیجہ کو دیکھتے ہی اسکی پیشانی کے بلوں میں اضافہ ہوچکا تھا

جب چلانی نہیں آتی تو چلاتی کیوں ہو" اسکے قریب جا کر وجدان نے غصے سے "اسے گھورا

تمہیں تو آتی ہے نہ خود دیکھ کر چلا لیتے" اسے وجدان سے زیادہ تیز آواز میں کہا"

جانتی ہو مجھے زبان دراز لڑکیوں سے بے حد نفرت ہے" اسے دانت پیستے ہوئے" کہا اسکا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑی اس لڑکی کو اٹھا کر کسی تھہ خانے میں بند کر دے اور تب تک باہر نہ نکالے جب تک اسکی عقل ٹھکانے نہ لگ جائے

تو میں کون سا چاہتی ہوں کہ تم مجھے پسند کرو ایک تو میرا نقصان کر دیا ہے اوپر " سے مجھے ہی باتیں سنارہے ہو

اور جو تم نے میرا نقصان کیا ہے " اسے اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کیا " میری غلطی نہیں ہے غلطی تمہاری ہے تم نے میری بائیک کو نقصان پہچایا " ہے

تو پھر تمہارا جو نقصان ہوا ہے اس میں بھی میری غلطی نہیں ہے پہلے اپنی " غلطی مانو پھر شاید میں بھی اپنی غلطی تسلیم کرلوں " اسکے کہنے پر علیحدہ اپنی نظریں ارد گرد دوڑانے لگی اور اپنی مطلوبہ چیز ملتے ہی اسے اٹھالیا وہ ایک لینڈ تمہی جسے بنا لمحہ ضائع کیے اسے وجدان کی گاڑی پر پھینک دیا اور لگئے ہی پل اس کی گاڑی کا شیشہ ٹوٹ چکا تھا

ہاں اب یہ میں نے کیا ہے اسے اپنی غلطی تسلیم کی جبکہ وجدان کا اس وقت " بس نہیں چل رہا تھا کہ سامنے کھڑی اس لڑکی کا گلا دبادے

اسنے اپنے قدم علیحہ کے قریب بڑھائے اور ایک زور دار لالت وہاں کھڑکی اسکی  
باٹیک کو مار دی اسنے اسٹینڈ نہیں لگایا تھا اسلیے وجدان کے اتنی زور سے مارنے  
کی وجہ سے وہ باٹیک سیدھا دور جاگری

ہاں اب یہ بھی میری غلطی تھی حساب برابر "وہ صدمے سے اپنی پسندیدہ باٹیک"  
کو دیکھ رہی تھی جس کی حالت ہی بدل چکی تھی کچھ ٹکر لگنے کے باعث تو کچھ  
وجدان کی حرکت کی وجہ سے

اسنے غصے سے گھور کر وجدان کو دیکھا جو اسکے لگلے عمل کا منتظر تھا

تم دیکھنا تمہاری یہ حرکت تمہیں بہت مہنگی پڑے گی "اسنے وجدان کو گھورتے"  
ہوئے کہا اور غصے سے وہاں سے چلی گئی لوگ جمع ہو رہے تھے اگر مزید وہ کچھ  
کرتی تو یقیناً کوئی تماشہ بن جانا تھا اور اسے بھری محفل میں اپنا تماشہ بنانے کا  
کوئی شوق نہیں تھا

اسکے جانے کے بعد وجدان نے اپنی جیب سے موبائل نکال کر طاہر کو کال ملائی

وہ لڑکی جس طرح اسکی گاڑی کا نقشہ بگاڑ کر گئی تھی اسکے بعد تو اب وہ استعمال کے لاائق بھی نہیں تھی کم از کم وجدان راحم کے لیے تو نہیں

○ ○ ○ ○ ○

میں نے آپ کو اپنا دوست سمجھا تھا اور آپ نے کیا کیا میرے ساتھ "اسکے" کال اٹھاتے ہی مناہل نے بھیگی آواز میں کہا سکندر کی، کی گئی حرکت پر اسے واقعی بہت دکھ ہوا تھا

"میں نے کیا کر دیا مناہل"

visit for more novels:

یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کیوں کیا آپ نے ایسا سکندر میں نے آپ کو" دوست سمجھا تھا لیکن پتہ نہیں تھا کہ آپ دوست بن کر میرے ہی کردار کو "مشکوک بنادیں گے وہ بھی میرے ہی ماں باپ کے سامنے سکندر اسکی کہی ہر بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا وہ کیا کہہ رہی تھی اور اس طرح کیوں کہہ رہی تھی

سکندر اسکی کہی ہر بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا وہ کیا کہہ رہی تھی اور اس طرح کیوں کہہ رہی تھی

مناہل تمیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں کیوں تمہارے کردار کو کسی کے "سامنے مشکوک بناؤ گا

میں نے آپ کی وضاحت سننے کے لیے کال نہیں کی ہے بس یہ بتانا تھا کہ "آج کے بعد کبھی مجھے کال مت کیجے گا ہمارے درمیان جو دوستی کا رشتہ تھا وہ آپ کی اس حرکت کی وجہ سے ختم ہو چکا ہے" اپنی بات کہہ کر وہ کال کاٹ چکی تھی

سکندر نے پیشانی سے اسکا نمبر دوبارہ ملا�ا لیکن اسے نہیں اٹھایا تھا اور نہ اسے اب کبھی سکندر کی کال اٹھانی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

فائل سے نظریں ہٹا کر اسے اپنے بجتے موبائل کو دیکھا جماں انجان نمبر سے کال آرہی تھی

"ہیلو" کال پک کرتے ہی اسے دوسری طرف سے صالحہ کی سمی ہوئی آواز سنائی"

دی

و- وجدان پلیز میری ہیلپ کریں لڑکے میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں پلیز مجھے"  
"بچا لیں

تمہارے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا" اسے صالحہ کی بات جیسے سنی ہی نہیں"  
تھی کیونکہ اسکی فالتو بات سے زیادہ وجدان کے لیے یہ بات زیادہ اہم تھی کہ  
صالحہ کے پاس اسکا نمبر کیسے آیا

اس وقت یہ ضروری نہیں ہے اس وقت مجھے آپ کی مدد چاہیے پلیز میری"  
ہیلپ کریں" وہ اسے جلدی جلدی اس جگہ کے بارے میں بتانے لگی جس جگہ  
اس وقت وہ موجود تھی

جبکہ اسکی بات سن کر وجدان بے زاری سے کال کاٹ چکا تھا

اسے کوئی شوق نہیں چڑھا تھا رات کے اس وقت کسی انجان لڑکی کے لیے خوار ہونے کا اور یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ سچ کہہ رہی تھی یا جھوٹ یقیناً جھوٹ یا شاید

سچ

اسنے فائل بند کر کے سائیڈ پر رکھی پہلی بات جو زہن میں آئی تھی وہ یہ کہ صاحب نے اسے ہی کیوں کال کی

آگر وہ واقعی کسی مصیبت میں ہوئی تو اسنے وجدان کو مدد کے لیے پکارا تھا اور اگر اسکے ساتھ واقعی میں کچھ ہو جاتا تو وجدان خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتا کیونکہ

visit for more novels:  
www.urdunovelbank.com

کچھ دیر سوچ کر اسنے اپنا موبائل اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے نکل گیا

○ ○ ○ ○ ○

"تمہیں فائل مل گئی دعا"

نہیں ابھی نہیں ملی" اسے آہستہ سے فون کال پر موجود دوسری جانب شخص " سے کہا جو اسکی بات سن کر بھڑک اٹھا

"اب تک کر کیا رہی ہو تم ایک فائل تک حاصل نہیں کر پائیں"

میں ایک بار گئی تھی مشارب کے کمرے میں وہاں ایک لاکر ہے اور مجھے پورا" یقین ہے فائل اسی لاکر میں ہے بس ایک بار مجھے اس لاکر کا کوڈ پتہ چل جائے "پھر مسلہ نہیں ہے

"تو پتہ کرو اسکا کوڈ کیا ہے"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"میں کیسے پتہ کروں" مشارب سے معلوم کرو" اس کی بات سن کر دعا نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں وہ مشارب کے پاس کوڈ مانگنے جاتی اور مشارب اسے آرام سے کوڈ بتا دیتا اس شخص کو یہ بات تک نہیں پسند کہ میں اسکے کمرے میں جاؤں آپ کوڈ کی" "بات کر رہے ہیں جیسے وہ مجھے بتا ہی دے گا

تو اسکے قریب رہو اسکا بھروسہ جیتو تم نے پہلے بھی ایسے کام کیے ہیں تمہارے " لیے یہ کام مشکل نہیں ہے" اسے بنا جواب دیے کال کاٹ دی اور جلدی سے موبائل چھپا دیا

کیونکہ باہر سے کسی کے قدموں کی آواز آرہی تھی اسکے پاس موبائل ہے اس بات سے گھر میں سب ہی انجان تھے اسلیے وہ جب بھی بات کرتی تھی تو ہمیشہ احتیاط کرتی تھی

کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کسی کو اس پر زرا سا بھی شک ہو

visit for more novels:

◦ ◦ ◦ ◦ ◦

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

گاڑی روک کر وہ اپنی بلیک مرسیڈیز سے اتراء جو اسے چند گھنٹوں پہلے ہی خریدی تھی

وہ سڑک بلکل ویران پڑی تھی بس سامنے ایک گاڑی تھی جسے دیکھ کر اسے پہلا خیال صاحب کا آیا تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس گاڑی کی جانب آیا جہاں اسکا سر اسٹریئرنگ پر ٹکا ہوا تھا یقیناً وہ بے ہوش تھی

وجдан نے احتیاط سے اسے اٹھایا جس کے باعث اسکا چہرہ واضح دکھنے لگا اسکے ماتھے پر چوٹ لگی ہوئی تھی لیکن وہ صاحب نہیں تھی وہ علیجہ تھی بقول وجدان راجح کے وہی زبان دراز لڑکی

"ہیلو مس اٹھو" وجدان نے اسکا گال تھپٹھپایا لیکن اسکے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی اس وقت اسکے پاس یہی ایک راستہ تھا کہ اس لڑکی کو اپنے ساتھ لے

جاتا

کیونکہ اس ویران سڑک پر وہ اس لڑکی کو تمبا نہیں چھوڑ سکتا تھا

اچانک اس جگہ پر دھوائ پھیلنا شروع ہو چکا تھا اسے اپنا سانس روک لیا لیکن  
دماغ جیسے بند ہو رہا تھا اسے محسوس کیا جیسے کوئی اسکے قریب آیا وجدان نے اپنی  
آنکھیں مسل کر اس شخص کو دیکھا جس کا چہرہ نقاب سے ڈھکا ہوا تھا

اس شخص نے وجدان کے مظبوط بازو پر ہاتھ رکھا جبکہ اسکی اس حرکت پر وجدان  
نے زور دار گھونسا مار کر اسے خود سے دور کیا اسکے بعد اسکے ساتھ کیا ہوا تھا اس  
چیز سے انجان وہ تھا

○ ○ ○ ○ ○

آنکھیں کھولتے ہی اسکی پہلی نظر علیحدہ پر گئی جو اسکے سینے پر سر رکھے سورہی تھی  
اور اس وقت سوتے ہوئے وہ نہلیت ہی معصوم لگ رہی تھی  
غائب دماغی سے وجدان نے اسکے چہرے پر بکھرے بال پیچھے کیے اور زہن پر زور  
دیا جس کے باعث دھیرے دھیرے گزرا ہر منظر اسے یاد آنے لگا اور یاد آتے ہی  
اسے اپنے سینے پر سوئی ہوئی علیحدہ کو خود سے دور پھینکا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو

اسکے دھکا دینے پر علیحہ نے نیند سے بھری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور نظر سامنے بلیٹھے وجدان کے چوڑے برسنے سینے پر پڑتے ہی اسکی آنکھیں پوری کھل گئیں

وجدان نے زمین پر پڑی اپنی شرت اٹھائی اور جلدی سے اسے پہنے لگا وہ دونوں حیرت و بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے یا شاید اپنے ساتھ ہوئی اس کارروائی کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے

لیکن اس سے پہلے ان دونوں میں سے کوئی کچھ کہہ پاتا کمرے کا دروازہ بجھنے کی

آواز پر وہ دونوں اس جانب متوجہ ہوئے  
visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

باہر سے آتی آوازوں کو سن کر وجدان کے لیے یہ بات جانا مشکل نہیں تھا کہ باہر اس وقت میڈیا کھڑی ہوئی تھی

○ ○ ○ ○ ○

اسنے غصے سے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا جانے میں دیر نہیں لگی تھی کہ معاملہ کیا ہوا  
تھا

بابر کون ہے اور میں یہاں کیا کر رہی ہوں" حواس بحال ہوتے ہی اسنے چلا کر"  
پوچھا

جاکر پوچھنا اپنی دوست سے کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو" اسنے اپنی جیب سے فون "نکال کر طاہر کو میسج کیا اسے پتہ تھا ایسی سیڈیوایشن میں اسے کیا کرنا تھا شاید جو وہ کرنے جا رہا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا لیکن اسکے علاوہ اور راستہ بھی تو نہیں تھا

لپنا کام اسے آج تک ایمانداری سے کیا تھا لوگ اسے جانتے تھے

یہ بات جانتے تھے کہ وہ ایک انصاف پسند آدمی ہے

اسکی سالوں کی محنت ایک لمحے میں ختم ہو جاتی اور وہ کچھ نہیں کرتا ایسا تو ہو  
نہیں سکتا تھا

کیا کہنا چاہتے ہو تم کیا پوچھوں میں اپنی دوست سے "ا سنے نا سمجھی سے پوچھا"  
 جس پر وجدان نے گھور کر اسے دیکھا اتنی بے وقوف وہ لگتی تو نہیں تھی کہ بات  
 کی تھہ تک نہیں پہنچ پاتی

"وہاں اس جگہ پر کیا کر رہی تھیں تم"

"مجھے صاحب نے فون کیا تھا"

اور اس نے کہا ہو گا کہ اسکے پیچھے لڑکے پڑے ہوئے ہیں تم وہاں گئی ہو گی تمہاری"  
 "اگاڑی کا ایکسپریسینٹ ہو گیا ہو گا جو یقیناً تمہاری اس دوست نے ہی کروایا ہو گا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"تم جھوٹ کہہ رہے ہو"  
 بی بی میری بات سنو مجھے کوئی شوق نہیں چڑھا تمہارے ساتھ اس کمرے میں"  
 بند ہو کر اپنا کریئر خراب کرنے کا یہ سارا کیا دھرا تمہاری دوست کا ہے اور اگر  
 "مجھے پتہ چلا کہ تم اسکے ساتھ ملی ہوئی ہو تو دیکھنا تمہارے ساتھ میں کیا کرتا ہوں

اسے غصے سے جواب دے کر اسے دروازہ کھولا جو کب سے نج رہا تھا یہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا اور اگر ہوتا بھی تو بھی اسے امید تھی کہ اس جگہ کے چاروں طرف ہی لوگ ایک نئی خبر جانے کے لیے پھیلے ہوں گے

دروازہ کھولتے ہی وہ سارے کے سارے ان دونوں کے قریب آئے انکے ہاتھ میں مائیک کیمیرہ اور اسی طرح کی الگ الگ چیزیں تھیں

جنہیں علیحدہ بس غائب دماغی سے دیکھ رہی تھیں اس طرح کا حادثہ اسکی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا

visit for more novels:  
www.urdunovelbank.com

اسے وجдан سے منید کسی وضاحت کی ضرورت نہیں تھی اسے پتہ تھا صاحب اپنے بھائی کو بچانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ اس سب میں وہ اسے بھی گھسیٹ لے گی

لوگ عجیب طرح کی باتیں کر رہے تھے اسکے بارے میں اور وہ بس یہ سوچ رہی تھی کہ جب اسکے باپ کو ان سب باتوں کا علم ہوگا تو کیا ہوگا

اسنے ہمیشہ اسے کھلی آزادی دی تھی کیا اسلیے کہ ایک دن علیحدہ درانی اسکا سر جھکا دے

اسکے کانوں میں لوگوں کی آوازیں آرہی تھیں لیکن وہ انکی طرف متوجہ نہیں تھی اسکی نظریں کچھ فاصلے پر کھڑی صاحب پر تھیں جس کے چہرے پر فخریہ مسکراہست بکھری پڑی تھی جیسے وہ کتنا بڑا کارنامہ سر انجام دے چکی ہو

"سر یہ لڑکی کون ہے"

"آپ بھی ایسے کام کرتے ہیں مسٹر شیرازی"

visit for more novels:

"کیا وضاحت دینا چاہیں گے"

"یہ لڑکی آپ کے ساتھ یہاں کیوں ہے"

اسکا دل چاہ رہا تھا ان سارے سوال پوچھنے والوں کے کیمرے اور مائیک انکے منہ میں ڈال دے اور وہ ایسا کرنے میں دیر بھی نہیں لگاتی لیکن اس سے پہلے ہی وجдан کے الفاظ اسے سکتے کی کیفیت میں ڈال چکے تھے



"بیوی ہے یہ میری نکاح میں ہے میرے"

کیا شبوت ہے آپ کے پاس اور اگر یہ آپ کی بیوی ہے تو ابھی تک آپ نے یہ "بات چھپائی کیوں تھی" ایک اور سوال آیا

میری زندگی ہے میں جیسے چاہے جیوں اور جہاں تک بات ہے شبوت کی تو میں "

"نکاح نامہ ہر وقت اپنے ساتھ لے کر نہیں گھوم سکتا

تصویر تو دکھا سکتے ہیں" یہ آواز صالحہ کی تھی وہ آج کسی بھی طرح اسے"

visit for more novels:

چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی

"بلکل دکھا تو سکتا ہوں"

اسنے موبائل نکال کر ایک تصویر ان سب کے سامنے کی وہ نکاح نامہ تھا علیحدہ  
درانی اور وجدان شیرازی کا

وہ ایک وکیل تھا جسے لوگوں کو انصاف دلانے کے لیے اگر جھوٹ کا سہارا بھی لینا پڑتا تو وہ لے لیتا تھا اسکے پاس ہر کام کے لیے ایک بندہ موجود تھا

سامنے والے کو انصاف دلانے کے لیے اسے اکثر جھوٹ کا سہارا لیا تھا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اپنے لیے وہ کچھ نہیں کرتا

لوگ اس سے مزید سوال پوچھ رہے تھے جس میں سارے سوال صرف علیحہ کے متعلق تھے اور وہ انکی ساری باتوں کا جواب بہت اعتماد سے دے رہا تھا جیسے وہ علیحہ کو کتنا جانتا تھا

علیحہ ایک ایسی لڑکی تھی جو صالحہ کے ساتھ جڑی ہوئی تھی وہ اپنے سے جڑے سارے کیس کی مکمل ڈیل رکھتا تھا اسی طرح اسے علیحہ کی بھی ساری ڈیلیں پہلے ہی نکلوالی تھیں

باہر میڈیا تھی اور یہ بات جانتے ہی اسے طاہر کو میسج کر کے فوراً ہی اس جھوٹے نکاح نامے کا انتظام کروالیا تھا

وہ ایک کامیاب وکیل تھا لوگوں کے لیے لرٹا تھا تو بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ اپنے  
لیے نہ لرٹا

اسکی طرف سے سارے پکے شبوٽ پاکران سب کو یہ تو یقین ہو چکا تھا کہ وہ  
وجدان شیرازی کی بیوی ہے لیکن ایک نیا موضوع بھی مل چکا تھا جسے اب ہر نیوز  
چینل کی زینت بن جانا تھا

○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا کر دیا تم نے خود کو بچانے کے لیے تم نے مجھے پھنسا دیا" ان سے کے"

visit for more novels:

جاتے ہی اسے وجدان کو اپنی جانب متوجہ کیا  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ہاں میں نے اپنا کرئیر بچایا ہے لیکن تم میں بھی بچایا ہے کیا کہتیں سب سے"  
کہ کیوں ہو تم ایک غیر مرد کے ساتھ اس کمرے میں بند" علیجہ کی بات سن کر  
اسے چلاتے ہوئے کہا

میں جو بھی کہتی وہ میرا مسلہ تھا تم نے مجھے بچانے کے لیے کچھ نہیں کیا تھم " نے صرف اپنا رتبہ اپنی جھوٹی عزت بچانے کے لیے یہ سب کیا ہے " اسے وجدان سے زیادہ تیز آواز میں کہا جب اسکے کانوں میں سکندر کی آواز پڑی "علیہ"

علیہ نے چہرہ موڑ کر دروازے پر کھڑے سکندر کو دیکھا اور اسے دیکھتے ہی بھاگ کر اسکے گلے لگ گئی اور ایسا کرتے ہی اسکی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ وہ روتی تھی

visit for more novels:

"ڈیڈ میں نے کچھ نہیں کیا"

میں جانتا ہوں تم نے کچھ نہیں کیا مجھے اپنے بچے پر پورا اعتبار ہے " اسے "علیہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا

اسکے آنسو صاف کر کے سکندر نے اسے واپس اپنے سینے سے لگالیا اور وہاں کھڑے وجدان کی طرف متوجہ ہوا

"تم سے کچھ بات کرنی ہے"

○ ○ ○ ○ ○

"تم نے سب سے یہ کہہ دیا کہ علیجہ تمہاری بیوی ہے اب کیا کرو گے"

اس وقت وہ سب سکندر کے فلیٹ پر موجود تھے جو اس جگہ سے تھوڑا دور ہی تھا

جہاں صاحب نے وجдан اور علیجہ کو رکھا تھا

باقی سب اس وقت دوسرے کمرے میں موجود تھے جبکہ وجدان سکندر کے ساتھ  
دوسرے کمرے میں موجود تھا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ضرورت سے زیادہ جلدی پہنچ گئی آپ تک یہ خبر "اسکی بات سن کر سکندر نے"

گھر انسان لیا

"تم مجھ تک پہنچنے کی بات کر رہے ہو یہ خبر ہر جگہ پھیل چکی ہے"

دیکھیے درانی صاحب میں نے جو کچھ بھی کیا وہ اپنا آپ بچانے کے لیے کیا ہاں" شاید آپ کی بیٹی کا نام لے کر میں نے غلطی کی لیکن اگر میں ایسا نہیں کرتا تو "آپ کی بیٹی کے ساتھ بھی کیا ہو سکتا تھا آپ بہتر جانتے ہیں

میں بس اتنا جانتا ہوں کہ تم نے اس سے جھوٹے نکاح کا دکھاوا کیا ہے اب" سچا نکاح کرو میری بیٹی کو اپنے نکاح میں لو" اسکی بات سن کر وجدان نے حیرت سے اسے دیکھا

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

میں سوچ رہا ہوں کہ شادی کرلوں عمر ہو گئی ہے نہ میری پورے تیس سال کا" ہو گیا ہوں اب وجدان تو کر نہیں رہا اسلیے یہ کام مجھے ہی سر انجام دینا پڑے گا" اس وقت وہ براق کے ساتھ کھڑا اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھا کچھ دیر پہلے ہی وہ گھر آیا تھا

لیکن میری شادی ہو گئی تو پھر تمیں آکیلا تو نہیں چھوڑ سکتا نہ سوچ رہا ہوں"  
 تمہارے لیے بھی ایک پیاری سی کڑی ڈھونڈ لوں" اس سے باتیں کرتے ہوے  
 اسے خود پر کسی کی نظروں کی تیپش محسوس ہوئی

اسنے نگاہوں کا رخ دوسری جانب کیا جہاں کمرے کی کھڑکی پر کھڑی دعا اسے ہی  
 دیکھ رہی تھی لیکن اسکے دیکھنے پر سپٹا کر جلدی سے پیچھے ہو گئی اور اسکی اس  
 حرکت پر مشارب کے لب مسکرا اٹھے

اب اسکا ارادہ ناز بیگم کے پاس جانے کا تھا جب اسکا فون بجھنے لگا

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسنے اپنے بجھتے فون کو نکالا جہاں طاہر کی کال آرہی تھی وہ اسے صرف تب ہی  
 کال کرتا تھا جب کوئی پریشانی کی بات ہوتی

○ ○ ○ ○

اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑی اس وقت وہ دور کھڑے مشارب کو دیکھ رہی تھی  
 کیسا شخص تھا وہ جو دھیرے دھیرے اسے اپنے سحر میں جکڑ رہا تھا

اسے دیکھتے ہی دل کی کیفیت عجیب سی ہونے لگتی اور ایسا پہلی بار ہوا تھا وہ اپنی کیفیت سے بخوبی واقف تھی لیکن جان بوجھ کر اس حقیقت کو جھٹلا رہی تھی وہ اس کے چہرے کا ایک ایک نقش دیکھ رہی تھی اور اسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ خدا نے اس بندے کو فرصت سے بنایا ہے

وہ غور سے اسے دیکھ رہی تھی جب مشارب نے چہرہ اٹھا کر اسکی جانب دیکھا اور اسکے دیکھنے پر وہ سٹپٹا کر پچھے ہوئی

ساتھ ہی خود کو ڈپٹہ کیا ضرورت تھی اسے دیکھنے کی پستہ نہیں اب وہ کیا سوچ رہا ہوگا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسے ان سب فضولیات میں نہیں پڑھنا تھا وہ یہاں جس کام کے لیے آئی تھی اسے بس وہی کرنا تھا اور یہاں سے چلے جانا تھا

○ ○ ○ ○ ○

کیا ہوگیا ہے آپ کو ڈیڈ آپ ایسا کیسے کہ سکتے ہیں میں کسی بھی قیمت پر اس " شخص کے ساتھ نکاح نہیں کروں گی

سکندر کی بات سنتے ہی اسے حقیقتاً صدمہ لگا تھا اسے امید نہیں تھی اسکا باپ اسے کچھ ایسا کرنے کے لیے کہے گا

"علیجہ میں تمہارے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کروں گا بھروسہ ہے نہ مجھ پر"

"بلکل ہے لیکن میں یہ نکاح نہیں کروں گی"

"میری خاطر کرو میں یہ سب تمہاری بھلانی کے لیے کر رہا ہوں"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"آپ کو اس نکاح میں میری بلائی نظر آ رہی ہے"

ہاں بلکل آ رہی ہے اور تم انکار نہیں کرو گی تمیں میری یہ بات ماننی ہی"

ہوگی" اسکا لجہ سخت ہوا

"اگر میں آپ کی سگلی اولاد ہوتی تب بھی یہی کرتے"

"علیحہ" اسکی بات سن کر سکندر چیخا جبکہ اپنی بات کی وجہ سے اسکی آنکھوں میں "نمی دیکھ کر علیحہ کو اندازہ ہوا کہ اس نے انجانے میں ایک غلط بات کہہ دی ہے آئیں سوری لیکن میں اس سے نکاح نہیں کروں گی باقی کچھ بھی کمیں" "اکرلوں گی بس یہ کام مت کمیں" اسکے کہنے پر سکندر نے اپنی بھیگی آنکھیں صاف کر کے اسے اپنے سینے سے لگایا بس ایک مہینے کی بات ہے اس کے بعد اگر تم یہ رشتہ نہیں رکھنا چاہو گی تو" "میں تمہیں بلکل فورس نہیں کروں گا لیکن ابھی کے لیے مان جاؤ میری خاطر بس ایک مہینہ پر امس کریں صرف ایک مہینہ" اسے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھا کر" اس بات کی تصدیق کرنی چاہی کے یہ نکاح صرف ایک مہینے تک ہی رہے گا جس کے جواب میں سکندر نے اپنا سر ہاں میں ہلا دیا

○ ○ ○ ○ ○

علیحہ درانی ولد سکندر درانی آپ کا نکاح وجدان شیرازی ولد راحم شیرازی کے "ساتھ دس لاکھ حق مہر سکھ راجح الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے

اسنے ایک غصے سے بھری نگاہ اپنے سامنے بیٹھے وجدان پر ڈالی دل چاہ رہا تھا  
سامنے بیٹھے اس شخص کے چہرے کا نقشہ بگاڑ دے جس کی وجہ سے آج اسے یہ  
نکاح کرنا پڑ رہا تھا

مولوی صاحب کے دوبارہ پوچھنے پر بھی اسنے کوئی جواب نہیں دیا جب سکندر نے  
اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اسنے چہرہ موڑ کر سکندر کی طرف دیکھا جس نے اسکے دیکھنے

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکے لب ہولے سے ہلے لمحوں کا کھیل تھا کچھ لمحوں بعد ہی وہ علیحہ سکندر درانی  
سے علیحہ وجدان شیرازی بن چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○

علیجہ تم ٹھیک ہو" مولوی صاحب اور وہاں موجود چند افراد کے جاتے ہی مناہل" نے اسکے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

اس وقت وہاں پر انکے گھر کے افراد کے علاوہ صرف وجدان اور مشارب موجود تھے جسے نکاح سے پہلے سکندر نے ہی بلایا تھا

"علیجہ"

مناہل کے دوبارہ پکارنے پر اسے غصے سے ٹیبل پر رکھا نکاح نامہ اٹھایا اور جا کر وجدان کے مسہ پر پھینک دیا اس کاغذ کا ٹکڑا چہرے پر لگنے سے اسے کوئی نقصان تو نہیں ہوا تھا لیکن سب کے سامنے علیجہ کی اس حرکت پر وہ بس ضبط کر کے رہ گیا

جبکہ اسکی اس حرکت پر پیچھے کھڑے مشارب نے اپنی مسکراہٹ دبائی چلو فائیں لی اسکے بھائی کو بھی کوئی اسکے ٹکر کی مل گئی

"مل گیا سکون لو ہو گیا نکاح تم ہو اس سب کے ذمیدار"

"علیہ"

اسکی حرکت پر سکندر نے سخت لبجے میں پکارا جبکہ بنا کسی کی طرف دیکھے وہ سیدھا  
باہر نکل گئی

سکندر روکیں اسے وہ کہاں جا رہی ہے "اسکے باہر جانے پر مناہل خود بھی اسکے"  
پچھے جانے لگی جب سکندر نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

روکنے سے وہ کونسارک جاتی ابھی اسکا جانا ہی بہتر تھا اور وہ کہاں جا رہی تھی یہ  
بھی سکندر جانتا تھا

visit for more novels:

"ازبار اسکے پچھے جاؤ"  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکے کہنے پر ازبار بنا لمحہ ضائع کیے باہر نکل گیا

○ ○ ○ ○ ○

وہ سیدھا صالحہ کے آفس گئی تھی لیکن وہاں اسکی غیر موجودگی دیکھ کر وہ آفس کے سامنے بنے کافی شوپ میں چلی گئی

وہ جانتی تھی صالحہ اگر اپنے آفس میں موجود نہیں تھی تو پھر اسے اسی کافی شاپ میں ہونا تھی اور اسکے اندازے کے عین مطابق وہ وہیں موجود تھی

اس پر نظر پڑھتے ہی علیجہ تیز تیز قدم اٹھاتی اسکے قرب گئی اور بنا کوئی لحاظ کیے زور دار تھپڑ اسکے گال پر مارا

اسکے مارنے کی وجہ سے سب لوگ ان دونوں کی طرف متوجہ ہو چکے تھے اور ان سب کی نظریں خود پر دیکھ کر صالحہ اچھی خاصی شرم نہ ہو چکی تھی اسے غصے سے علیجہ کو دیکھا جو خود نفرت بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

اپنی جگہ سے اٹھ کر صالحہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی جب علیجہ نے اسے دوسرا تھپڑ

مارا

اسکا دوسرا تھپڑ کھا کر صاحبہ خود بھی اسے مارنے لگی لیکن اسکا اپنی جانب بڑھتا  
ہاتھ علیحہ پچ میں ہی روک چکی تھی

تحوڑی ہی دیر میں لوگوں کی بھیڑ وہاں جمع ہو چکی تھی گارڈز اور مینیجر علیحہ کو اس  
سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے کیونکہ وہ صاحبہ کی حالت کچھ زیادہ ہی بگاڑ  
چکی تھی

اسے ہاسپٹل لے جانے کی ضرورت تھی لیکن علیحہ اسے چھوڑ ہی کب رہی تھی  
مینیجر اسے صاحبہ سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ اس طرح انکے باقی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

لیکن وہ ایک لڑکی تھی مینیجر اسے صرف اپنی باتوں یاد ہمکیوں سے ہی دور کرنے  
کی کوشش کر سکتا تھا اور کر بھی رہا تھا

لیکن علیحہ پر کوئی اثر نہ ہوتے دیکھ کر اس نے پولیس کو کال ملانے کا سوچا پر اس  
سے پہلے ہی ازہار وہاں پہنچ چکا تھا ورنہ علیحہ نے تو اسکی حالت مزید بگاڑ دینی تھی

گاڑی گھر کے سامنے رکتے ہی اسے پہلے حیرت سے اس جگہ کو دیکھا لیکن پھر  
اپنے برابر بیٹھے ازہار کو گھورا

اسے نہیں پتہ تھا کہ یہ گھر کس کا ہے لیکن وہاں لگی شیرازی میشن کی تختی  
دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ اسے کہاں لے کر آیا ہے

"تمہیں بھی پڑنا ہے ازہار"

تمہارا ہی بھائی ہوں اور ہماری تربیت کرنے والا باپ ایک ہی ہے جو اسے "تمہیں"

visit for more novels:

سکھایا ہے وہی مجھے بھی سکھایا ہے اسلیے تمہارا زور کم از کم مجھ پر تو نہیں چل  
"سکتا"

سیدھی بات کہو یہاں کیوں لا لے ہو" اسکی بات کا بنا کوئی جواب دیے ازہار نے"  
اپنے موبائل سے سکندر کا نمبر ملا یا اور اسکی جانب بڑھا دیا

یہ سب کیا ہے ازہار مجھے یہاں کیوں لایا ہے" کال ریسیو ہوتے ہی اسے بیزاری " سے پوچھا

"کیونکہ اب وہ تمہارا گھر ہے"

"بات صرف ایک مہینے کی ہوئی تھی"

ہاں پر میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس ایک مہینے میں تم اس گھر میں نہیں" رہو گی" اسکے کہنے پر علیجہ کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے

کیا چھپا رہے ہیں مجھ سے یا پھر کس سے چھپا رہے ہیں مجھے "کوئی بات تو ضرور"

visit for more novels:

تھی اتنا اندازہ اسے ہوچکا تھا  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جب اتنا جان گئی ہو تو یہ بھی جان لو کہ میں جو کر رہا ہوں تمہاری بھلانی کے" "لیے کر رہا ہوں تمہارے لیے کر رہا ہوں

آپ جانتے ہیں نہ میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں تو پھر یہ سب کیوں کر رہے " ہیں " اسکا لجھ تیز ہوا جو کچھ بھی آج اسکے ساتھ ہوا تھا اسکے بعد تو اسکا دل چاہ رہا تھا کہ ہاسپٹل میں پڑی صاحب کا قتل کر دے

علیحہ بس ایک مہینے کی بات ہے میرا بچہ اپنا خیال رکھنا اور مجھ پر ہمیشہ بھروسہ " کرنا میں تمہارے لیے کوئی غلط فیصلہ نہیں کروں گا اور ہاں وہاں کوئی الٹی سیدھی " حرکت مت کرنا

"مُھیک ہے "

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

میں مسٹر پلاو اچھا بنالیتی ہوں اسکے علاوہ کچھ اتنا خاص بنانا نہیں آتا ویسے یہ "

میری فیورٹ ڈش بھی ہے " اسکے کہنے پر ناز بیگم بے ساختہ ہنسی

اس وقت وہ دونوں لاونچ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں

کیا ہوا" انکے ہنسنے پر اسے اچھنبے سے پوچھا"

مشارب کو بھی مٹر پلاؤ بہت پسند ہے اسکی بھی پسندیدہ ڈش ہے "انکے کہنے پر"  
دعا کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہست بکھری

جب ان دونوں کی نظر گھر میں داخل ہوتے مشارب پر پڑی

اسکے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھ کر دعا کا دل تیز تیز دھر کنا شروع ہو چکا تھا وہ کون  
لڑکی تھی اور مشارب کے ساتھ کیوں تھی

اسلام و علیکم اماں جان" اسکے سلام کا جواب دے کر انہوں نے اسکے پیچھے"

کھڑی علیجہ کو دیکھا جو اس وقت بلیک اشرٹ اور بلیک جینز میں ملبوس تھی

"یہ لڑکی کون ہے مشارب"

آپ کی بھو ہے اماں جان" اسکے کہنے کر دعا کا تیز تیز دھر کتا دل جیسے ایک دم"  
سے رک گیا اسے دل میں دعا کی کہ جو اسے سنا ہے کاش وہ غلط ہوا بھی تو

اسنے ٹھیک سے اپنے دل کی کیفیت کو بھی نہیں سمجھا تھا اور سامنے کھڑا شخص  
یہ کیا کہہ رہا تھا  
"کیا کہا تم نے"

میں آپ کو سمجھاتا ہوں" اسنے خالا بی کو آواز دی اور علیحہ کو وجدان کے " کمرے میں لے جانے کا کہا جو حیرت سے اس نئے چہرے کو دیکھ رہی تھی

"خالا بی انہیں وجدان کے کمرے میں لے جائیں"

"لیکن کس لیے بیٹا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کیونکہ یہ وجدان کی بیوی ہیں" اسکے کہنے پر خالا بی نے حیرت سے علیحہ کو دیکھا" لیکن پھر اپنا سر ہلا کر اسے وجدان کے کمرے میں لے گئیں جبکہ اسکی بات سن کر دعا نے شکر بھرا سانس لیا

ان دونوں کے وہاں سے جانے کے بعد وہ ناز بیگم کو مختصر لفظوں میں آج گزرا واقعہ بتانے لگا



کیا تم وجدان کی بیوی ہو" اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہی خالا بی نے پوچھا"

انکی تو ابھی تک حیرت ہی ختم نہیں ہو رہی تھی کہ وجدان نے شادی کر لی جبکہ  
انکے کہنے پر علیحہ نے اپنا سر نفی میں ہلا�ا

"نمیں باہر جو لڑکا مجھے لے کر آیا ہے نہ اسکی بیوی ہوں"

لیکن وہ تو کہہ رہا تھا تم وجدان کی بیوی ہو" انہوں نے الجھن بھری نظروں سے"  
علیحہ کی جانب دیکھا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جب سن لیا تو کیوں دوبارہ پوچھ رہی ہیں" اسکے کہنے پر خالا بی دل میں اسے"

بد تیز کہہ کر منہ بناتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئیں

استغفار اللہ نہ جانے کہاں سے اٹھا لائے اسے ساس کے سر سے تو کبھی ڈوپٹہ"

نمیں اترا اور بھورانی کے پاس سرے سے ڈوپٹہ ہی نہیں ہے" وہ بڑھاتے  
ہوئے چلی گئیں

کتنے سالوں سے وہ اس گھر میں کام کر رہی تھیں آج تک کسی نے ان سے اس طرح بات نہیں کی جس طرح اس لڑکی نے پہلی ہی ملاقات میں کری تھی

○ ○ ○ ○

"سکندر"

مناہل کی آواز پر سکندر نے چونک کر اسکی طرف دیکھا

"ہاں کیا ہوا"

آپ نے علیحدہ کانکاٹ کیوں کیا میں جانتی ہوں کہ آپ نے اسکی بدنامی کے ڈر" سے نکاح نہیں کیا کیونکہ آپ جانتے ہیں آپ کی بیٹی غلط نہیں ہے پھر چاہے دنیا کچھ بھی کہتی کوئی بھی الزام لگاتی آپ اسے کچھ نہیں کہتے لیکن آپ نے "اسکا نکاح کر دیا بتائیں مجھے کیوں کیا ہے آپ نے ایسا

اسکے کہنے پر سکندر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قرب بھایا

"کیونکہ میں اسکی حفاظت کرنا چاہتا ہوں مناہل"

"وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے سکندر"

تم جانتی ہو دو دن پہلے آفس میں میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے مجھ سے "کہا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دوں لیکن میں نے انکار کر دیا اور مجھے "اسی بات کا ڈر تھا

کہ میرے انکار کی وجہ سے کہیں وہ میری بیٹی کو کوئی نقصان نہ پہنچائے اگر" میں اسے نہیں جانتا تو بات کچھ اور ہوتی لیکن میں اسے اچھے سے جانتا ہوں اگر وہ کسی چیز کی خواہش کرے تو اسے حاصل کیے بنا چین نہیں لیتا اسلیے میں

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکی بات پر مناہل نے حرمت سے اسے دیکھا وہ خود اس لاکن تھا کہ اپنی بیٹی کی حفاظت کر سکتا تھا پھر اس نے کیوں یہ نکاح کر دیا لیکن اسے محفوظ رکھنے کے لیے آپ کو کسی اور کی ضرورت کیوں پڑی آپ کافی" "تھے اسکے لیے

میں اپنی بیٹی کے لیے ہر کسی سے لڑ سکتا ہوں لیکن حیدر سے نہیں "کوئی بجم"  
تھا جو اسے مناہل کے سر پر پھاڑا تھا  
ح-حیدر" اسکے لب کیپکیا لے"

"ہاں وہ علیجہ سے شادی کرنا چاہتا ہے"

تو بتا دیتے اس شخص کو کہ جس لڑکی کے لیے وہ یہ سب کہہ رہا ہے وہ اسکی"  
"اپنی بیٹی ہے

مناہل کی بات پر اسے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں نفرت ہوتی تھی اسے ان  
لفظوں سے جب کوئی کہتا تھا کہ علیجہ اسکی نہیں کسی اور کی اولاد ہے

○ ○ ○ ○ ○

دروازہ ناک کر کے وہ آفس روم میں داخل ہوا جہاں حیدر اپنی آنکھیں موندیں بیٹھا  
ہوا تھا

گیلانی صاحب اس لڑکی کے بارے میں کچھ بات کرنی تھی "علیجہ کا ذکر سننتے"  
ہی حیدر اسکی جانب متوجہ ہوا

"اکیا ہوا سکندر نے شادی کے لیے ہاں کہہ دیا"

ایک بات پوچھوں" اس نے جھگختے ہوئے پوچھا وہ حیدر گیلانی تھا جس کی مراد کوئی"  
بھی لڑکی اس عمر میں بھی پوری کر سکتی تھی تو پھر وہ ایسی لڑکی کے پیچھے کیوں پڑا  
تھا جو اسکا ساتھ ہی نہیں چاہتی تھی

"ہاں پوچھو"

visit for more novels:

آپ اس لڑکی سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہیں" اسکی بات سن کر حیدر نے"  
قمقہ لگایا آج موڈ کچھ زیادہ ہی اچھا تھا ورنہ اس طرح کا سوال پوچھنے کی اجازت  
اس نے کسی کو نہیں دی تھی

کیونکہ وہ لڑکی مختلف ہے جانتے ہو میں نے سالوں پہلے بلکل ایسی ہی لڑکی"  
دیکھی تھی علیجہ درانی جیسی مجھے وہ بہت اچھی لگتی تھی لیکن اپنی اناکی خاطر میں

نے اسے نہیں پنایا لوگ کیا کہتے جس لڑکی نے حیدر گیلانی کو بھری مخفل میں  
"تمہپڑ مارا تھا حیدر گیلانی نے اسی سے شادی کرلی

میں نے بس اسی لیے اس سے شادی نہیں کی لیکن علیجہ کو دیکھ کر مجھے پھر"  
سے اس میں اسی لڑکی کی جھلک محسوس ہو رہی ہے ایسا لگتا ہے وقت لوٹ آیا  
"ہے مجھے بس وہ لڑکی چاہیے کسی بھی قیمت پر

حیدر کی باتیں سن کر اسے اپنی بات کہنی مشکل لگ رہی تھی جسے کہنے وہ یہاں  
آیا تھا

گیلانی صاحب برینگ نیوز میں دیکھا ہے کہ اس لڑکی کا وجود ان شیرازی کے "visit for more novels:  
ساتھ نکاح ہو چکا ہے" اسلکی بات سن کر حیدر جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا

○ ○ ○ ○ ○

جانتی ہو مناہل حیدر کی ایک بیٹی پیدا ہوئی تھی لیکن اسے بیٹی نہیں چاہیے تھی" اسلیے اس نے کہہ دیا کہ اسکی بیٹی بھی اسکی بیوی کے ساتھ ہی مر جکی ہے لیکن اسکی بیٹی مری نہیں تھی اسکی بیٹی زندہ ہے جس کے ذریعے آج وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھتا ہے اگر اسے اپنی ڈیلینگ میں کوئی مسئلہ ہو یا کوئی آفسیر اسکے خلاف "کیس لڑنے آئے تو وہ اپنی بیٹی کے ذریعے خود کو بچاتا تھا

Manaal نے اس سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ وہ یہ سب باتیں کیسے جانتا ہے کیونکہ اگر سکندر کو اسے کوئی بات بتانی ہوتی تھی تو اسکے بنا پوچھے بھی بتادیتا تھا اور اگر نہیں بتانی ہوتی تو پوچھنے پر بھی نہیں بتاتا تھا

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تم نے کیا کہا ابھی کہ میں حیدر کو بتادوں کہ علیجہ اسکی بیٹی ہے کیا مان لے" گا وہ یہ بات ویسے بھی نہیں میں چاہتا کہ اسے یہ بات کسی بھی پتہ چلے اگر اسے یہ "بات پتہ چل گئی تو نہ جانے وہ کیا کرے گا

سکندر در انی اور حیدر گبیلانی اپنی اپنی جگہ اس ملک کی مشور شخصیت تھیں اگر کسی کو بھی یہ بات پتہ چل جاتی کہ علیحہ اسکی نہیں حیدر کی بیٹی ہے تو اس دنیا نے ان کا جینا حرام کر دینا تھا

"تو کیا کریں گے آپ ایسے ہی ڈرتے رہنگے"

نہیں ڈرتا کیوں رہوں گا مشارب اس وقت حیدر کے کیس پر کام کر رہا ہے اور" اب تک جتنی اسکی کامیابی ہے انشاء اللہ بہت جلد وہ حیدر کو حرast میں لے چکا ہو گا ہمیں بس تب تک کا انتظار کرنا ہے اسکے بعد انشاء اللہ سب ٹھیک ہو

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"جائے گا

اسکے کہنے پر مناہل نے بھی انشاء اللہ کہا اور اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ کر سکون سے آنکھیں بند کر لیں

سکندر کی اپنے قریب موجودگی اسے ہمیشہ ہی سکون دیتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

ساری رات اسے گھر سے باہر گزاری تھی جانتا تھا گھر پر وہ زبان دراز آگئی ہوگی  
اسلیے گھر جانے کا دل ہی نہیں کیا لیکن آخر کب تک وہ گھر سے باہر رہتا واپس  
تو جانا تھا

گھر پہنچتے ہی وہ بنا کسی سے ملے سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھکن حد سے زیادہ  
ہو رہی تھی اس وقت اسے بس شاور لینا تھا  
لیکن کمرے میں داخل ہوتے ہی نظر بیڈ پر سوئی ہوئی علیجہ پر پڑی

مود جو تھوڑا درست ہوا تھا وہ پھر بکڑ گیا اسے زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا

جسے سن کر علیجہ نے کسمسا کر کروٹ بدلتی لیکن نیند اسکی برقرار رہی

اپنا کوٹ صوف پر پھینک کر اسے غصے سے علیجہ کو دیکھا جو مزے سے اسکے بیڈ  
پر سورہی تھی

"لڑکی"

اسے تیز آواز میں کہا لیکن کوئی رسپانس نہ ملنے پر زور سے اسکا بازو ہلانے لگا

"المٹکی اٹھو"

"کیا ہے"

نیند میں ڈوبی آنکھیں بمشکل کھول کر اسنے اپنے سامنے کھڑے وجدان کو دیکھا

"یہ میرا کمرہ ہے"

"تو تمہارے بھائی نے ہی بھیجا تھا"

"تو بھائی نے یہ کہا تھا آگر میرے بید پر پڑ جاؤ سونا ہے تو جا کر صوف پر سو"

دیکھو میرا نہ دماغ پہلے ہی خراب ہے مزید خراب مت کرو" اسے منہ بگاڑ کر کہا

جب وجدان نے لگلے ہی لمحے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور لے جا کر کسی فالتو چیز

کی طرح صوف پر پھینک دیا

اور اس سب میں علیجہ بس یہ سوچتی رہ گئی کہ اسکے ساتھ ہوا کیا ہے

وہ ساری رات کی جاگی ہوئی تھی اب کمیں جاکر تو اسکی آنکھ لگی تھی لیکن کھڑوس نے آکر پھر نیند خراب کر دی

اسنے غصے سے وجدان کو دیکھا جو اپنے کپڑے نکال کر واشروم میں چلا گیا

جب سونا نہیں تھا تو مجھے کیوں اٹھایا" اسنے چلا کر پوچھا"

کیونکہ مجھے نہیں پسند کوئی میرے بیڈ پر سوے صوف پر جگہ دے دی ہے اس"  
"پر بھی شکر مناؤ

وجدان کی آواز سن کر وہ غصے سے بڑھانا نے لگی جب نظر صوف پر رکھے اسکے  
کوٹ پر گئی

اسے اٹھا کر علیجہ نے زور دار لات مار کر دور پھینکا وجدان نہ سی اسکا کوٹ ہی سی

دل کو تھوڑا قرار ملا جیسے اسنے کوٹ کو نہیں واقعی میں وجدان کو مارا ہو

○ ○ ○ ○ ○

کپڑے چلنج کر کے وہ سیدھا کچن میں گیا جہاں کھڑی خالا بی پر اٹھا تل رہی تھیں  
اور علیجہ مزے سے وہاں بیٹھی ہوئی تھی

یہ کس کے لیے بنایا جا رہا ہے خالا بی "اس نے منہ بنا کر اس پر اٹھے کو دیکھا نہ وہ"  
خود اس طرح کی چیزیں کھاتا تھا نہ گھر میں کسی کو کھانے دیتا تھا  
تمہاری بیگم کے لیے ہے "خالا بی نے مجھی منہ بنائے جواب دیا"

ایک تو علیجہ کی کل کی بات پر ہی انہیں اتنا غصہ آرہا تھا اوپر سے میدم اب ان  
سے پر اٹھا مجھی تلوار ہی تھیں

visit for more novels:

پہلی بات اس لڑکی کو میری بیوی مت کہیں دوسرا بات کوئی ضرورت نہیں"  
"ہے یہ تلنے کی چھوڑیں اسے

کیوں ضرورت نہیں ہے میں یہی ناشستہ کرتی ہوں اگر نہ کروں تو میرا پیٹ نہیں"  
"بھرتنا

تو جا کر اپنے معدے کا علاج کراؤ میرے گھر میں یہ چیزیں بنوانے کی ضرورت "نہیں ہے"

میں کیوں کرواؤں تم اپنے معدے کا علاج کراؤ یہ گھاس پھوس کھاتے ہو" تب ہی تو دماغ میں کچرا بھرا ہوا ہے "ا سنے وہاں رکھی سبزیوں کی جانب اشارہ کیا اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ وہاں کیوں رکھی گئی ہیں لیکن گھر میں کوئی نہ کوئی تو کھاتا ہوگا جب ہی تو رکھی ہیں اور وجدان کی باتوں سے تو یہی لگ رہا تھا کہ وہ ہی یہ سب کھاتا ہوگا

بیٹا تم طے کرلو کہ بنانا ہے یا نہیں میں جب تک راشد کو دیکھ آتی ہوں کچھ" "ضروری سامان منگانا تھا

راشد انکا بیٹا تھا جو خود یہاں پر کام کرتا تھا گھر ضرورت کا سارا سامان وہی لاتا تھا

دیکھو لڑکی میری بات سنو اور غور سے سنو صرف ایک مہینے کے لیے آئی ہو تم"  
 یہاں تو اپنے یہ نخرے یہاں مت دکھاؤ یہ میرا گھر ہے یہاں ہر کام صرف میری "مرضی کا ہوتا ہے"

اسکا لجھ بے حد سخت تھا اور علیجہ سر جھکائے اسکی بات سن رہی تھی وہ لڑکی ایسی تھی تو نہیں جو اتنے آرام سے اسکی ہر بات سن لیتی پھر بھی سن رہی تھی کیوں نہ اسے سوچانہ اسے سوچنا تھا

اس سے پہلے وہ اسے مزید کچھ کہہ پاتا پچھے سے ناز بیگم کی آواز پر مڑ کر انکی طرف دیکھنے لگا اور سمجھ بھی آگیا زبان دراز لڑکی اتنی خاموشی سے اسکی بات کیوں سن رہی تھی

یہ تم کس طرح سے بات کر رہے ہو اور اس طرح سے بات ہی کیوں کر رہے" ہو کیا ہوا ہے" انہوں نے علیجہ کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا یقیناً انہوں نے وجدان کا آخری جملہ ہی سنا تھا

در اصل مجھے پڑا مٹھا کھانا تھا اسکے بنا مجھے ناشستہ کرنے کی عادت نہیں ہے لیکن " وجدان جھی کہہ رہے ہیں کہ یہاں یہ سب نہیں بن سکتا" وجدان حیرت سے آنکھیں پوری کھولے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا

اسکے سامنے تو زبان بڑی کلپنجی کی طرح چلتی تھی تو اب کیا ہو گیا اور سب سے بڑھ کر اسے جس چیز کا صدمہ لگا تھا وہ اسکے وجدان جھی کہنے پر لگا تھا

ارے بیٹا بس یہ تو وجدان کی وجہ سے نہیں بنتا ورنہ کوئی پابندی تھوڑی ہے تم' جو کھانا چاہو بلا جھجک کہہ دینا میں بولتی ہوں انکی خالا بی سے تمیں پڑا مٹھا بنادیں" انکے کہنے پر علیجہ نے مسکرا کر اچھے بچوں کی طرح سر ہلا دیا جبکہ وجدان تو ابھی تک حیرت سے اس رنگ بدلتے گرگٹ کو دیکھ رہا تھا

وجدان خبردار جو اسے کچھ کہا اسکا جو جھی میں آئے یہ کرے گی اور تم اسے کچھ" نہیں کہو گے" انکے کہنے پر وجدان فقط اپنا سر ہلا کر رہ گیا

○ ○ ○ ○ ○

ناز بیگم کے جاتے ہی اسے اپنارخ علیحہ کی جناب کیا

میں تمہیں کس طرح مخاطب کروں لرکی میرے سامنے تو یہ زبان بڑی چل رہی " تھی اب کیا کٹ گئی ہے " اسکا منہ کھول کر وہ باقاعدہ اسکی زبان دیکھنے لگا کہ میں سچ مجھ اسکی زبان کو کچھ ہو تو نہیں گیا جبکہ اسکے ایسا کرنے پر علیحہ نے زور سے اسکے ہاتھ پر مار کر اسکا ہاتھ پیچھے کیا

"اپنے ہاتھ آئیندہ مجھ سے دور ہی رکھنا "

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں چڑھا تمہیں ہاتھ لگانے کا "

visit for more novels:

"پھر بھی لگا رہے تھے "

"اماں جان کے سامنے یہ زبان کماں تھی "

"اتب بھی منہ میں ہی تھی اب بھی منہ میں ہی ہے "

"دیکھو لرکی "

"علیحہ نام ہے میرا"

"علیحہ وکیلہ جو بھی نام ہے میری بلا سے مجھے نہیں جانا"

"تمہیں شرم نہیں آرہی تم میرا نام بگاڑ رہے ہو"

"ہاں بگاڑ رہا ہوں کیا کرو گی تم"

اگر اس وقت لوگ دیکھ لیتے کہ انکا سنبھالہ سا بیپسٹر وجدان یہاں کھڑا ایک لڑکی کے ساتھ بحث کر رہا ہے تو حیرت و صدمے سے بے ہوش ہو جاتے

"وجدان یہ تم کیا کر رہے ہو"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مشارب کی آواز پر اسنے اپنی بحث روک کر اسے دیکھا

میں کچھ نہیں کر رہا جو کر رہی ہے یہ لڑکی کر رہی ہے "ا سنے علیحہ کی جانب اشارہ" کیا جواب اسکی طرف متوجہ نہیں تھی اسکا رخ تو اب مشارب کی جانب تھا

"اوے ہینڈسم منڈے تمہارا نام کیا ہے"

"مشارب شیرازی"

ہالے بہت پیارا ہے اگر میرا اس وقت نکاح نہیں ہوا ہوتا نہ تو تم سے شادی" کر لیتی کیا لگتی ہماری جوڑی دنیا دیکھ کر رشک کرتی" اسے مسکراتے ہوئے سوچا جبکہ اسکی سوچ پر وہ دونوں بس اپنا سر نفی میں ہلا کر رہ گئے وہ کون ہے "اسکے کہنے پر ان دونوں نے مر ڈکر دیکھا"

جو کچھ فاصلے پر کھڑی دعا کی جانب اشارہ کر رہی تھی اس وقت وہ باہر جا رہی تھی لیکن ان تینوں کی نظریں خود پر دیکھ کر اسکے قدم رک گئے

ان تینوں کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ اچھی خاصی کنفیوز ہو چکی تھی جیسے اسکی کوئی چوری پکڑ لی ہو

تمہاری بیوی ہے "اسے مشارب کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا جس نے اسکی بات سن کر اپنی مسکراہٹ دبائی

ہاں بلکل میری بیوی ہے دعا ادھر آو اپنی جیھٹانی سے ملو ویسے میں آپ کو کیا"

"کہوں بھا بھی صاحبہ یا پھر نام سے پکاروں

سب سے پہلے تو تم مجھے تم کہہ کر مخاطب کرو دوسرا بھا بھی والی سے تو مجھے"

"پکارنا بھی مت صرف علیجہ کو

اچھا تو علیجہ تمہیں بتاؤں دعا میری بیوی ہے اور ہماری لائف میں تو بہت جلد"

"ایک نیا مہمان بھی آنے والا ہے

کیا سچ میں" اسے ایک سائیڈ ہو کر پوچھا جیسے وہی تو پھوپھو بننے جا رہی تھی جبکہ "

اسکے کہنے پر جہاں دعا شرم سے سرخ ہو کر باہر بھاگ گئی وہیں وجدان لپنا بس

گھر انسانس لے کر رہ گیا

"دونوں ایک جیسے تھے نہ تو ان دونوں کی خوب بننی تھی"

علیجہ اور مشارب کو باتیں کرتے دیکھ کر اسکے زہن میں پہلی سوچ یہی آئی

◦ ◦ ◦ ◦ ◦

ٹیبل پر بیٹھی وہ اپنے ناشتے سے بھرپور انصاف کر رہی تھی جب خالا بی نے اسے  
لوگا

"لڑکی ایک بات پوچھوں تم سے"

ضبط کر کے اسے انکی طرف دیکھا اچھا بھلا نام تھا اسکا پتہ نہیں پھر سب اسے لڑکی  
کیوں بلا رہے تھے

"جی کیے آپ کو پوچھنے کی کیا ضرورت"

"تمہارے پاس کوئی لڑکیوں والے کپڑے نہیں ہیں"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"نہیں ہیں"

تو میں لادوں گی وہ نہ مرد ملازم بھی ہیں اس گھر میں تو اچھا نہیں لگ رہا تم"  
ایسے بغیر ڈوپٹے کے بیٹھی ہوئی ہو" انکی بات سن کر اسے چھرے پر زبردستی  
مسکراہٹ سجا کر انہیں دیکھا

"بی جان"

ارے نہیں خالا بی کہو سب مجھے وہی کہتے ہیں "خالا بی نے ہنسنے ہوئے کہا"

خالا بی میں ایسے ہی کپڑے پہنچتی ہوں اور انہی کپڑوں میں خود کو آرام دہ  
محسوس کرتی ہوں آپ کا بہت شکریہ لیکن میں ایسے ہی ٹھیک ہوں "آخری نوالہ  
منہ میں ڈال کروہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی

○ ○ ○ ○

اس کا زہن اس وقت اپنی سوچوں میں گم تھا جبکہ نظریں دور کھڑے براق پر مرکوز

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تحصیں

کیا کروں مشارب کو بتا دوں کہ میں یہاں کیوں آئی تھی ہاں میں انہیں یہ بات " بتا دوں گی اسکے بعد وہ سب کچھ ٹھیک کریں گے یا شاید مجھے ناپسند کرنے لگ جائیں لیکن کم از کم دل کا یہ بوجھ تو ہلکا ہو جائے گا" اسے خیالوں سے دور مشارب کی آواز نے کیا جس پر دعا نے چونک کر اسکی طرف دیکھا

اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور اس وقت دعا اسے یہ بات نہیں بتا سکتی تھی کہ اسکے چہرے پر مسکراہٹ کتنی حسین لگتی ہے

"اکیا سوچ رہی ہو"

کچھ نہیں بس اس گھوڑے کو دیکھ رہی تھی کاش موقع ملتا اس کی سواری" کرنے کا لیکن یہ کسی کو اپنے قرب بھی نہیں آنے دیتا" اسے مسکراتے ہوئے جلدی سے بات بنائی

ورنہ حقیقت تو یہ تھی کہ اس دن کے بعد سے اسے خود براق سے خوف آتا تھا وہ

visit for more novels:

تو اب خود اسکے پاس نہیں جانا چاہتی تھی [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اچھا تو آؤ تمیں اسکی سواری کرواتے ہیں" مشارب کی بات سن کر اسے اپنے"

کہے لفظوں پر پچھتاوا ہو رہا تھا

"نہیں مجھے اسکے پاس نہیں جانا"

اے کچھ نہیں کہتا میرا براق بہت شریف ہے "اسکا ہاتھ پکڑ کرو وہ اسے"  
زبردستی براق کے قریب لے گیا

"مشارب میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے نہیں بلیٹھنا"

اسکی بات کو نظر انداز کر کے مشارب نے اسے کمر سے تھام کر براق پر بھایا اور  
اس بار اسکے قریب آنے پر براق نے بھی کچھ نہیں کیا تھا کیونکہ سامنے مشارب  
جو کھڑا تھا

"اب تم کرو اسکی سواری"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"مجھے نہیں کرنی"

"چپ چاپ بلیٹھی رہو"

اسکی بات کو اگنور کر کے وہ اترنے لگی لیکن مشارب کی گھورتی نظروں نے ایسا  
ہونے نہیں دیا

براق دعا میدم کو اپنی سواری کرواؤ دوڑو جتنا تیز ہو سکے دوڑو" مشارب نے اسے "تھپٹھپا کر کہا اور اسکی بات سن کر اس سے پہلے دعا کچھ کہہ پاتی براق بھاگنا شروع کرچکا تھا

اتنا تیز تو وہ دوڑ نہیں رہا تھا جتنی تیز دعا کی چیخیں نکل رہی تھیں

مشارب اسے روکیں "اسنے چلا کر کہا"

"دعا اسکی لگام تمہارے ہاتھ میں ہے تم خود روکو"

اس وقت ڈر زہن پر اتنا سوار تھا کہ اسے مشارب کا کہا ایک لفظ بھی سمجھ نہیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

آیا

مشارب پلیز پلیز اسے روکیں "اسکے منت بھرے انداز پر مشارب نے قہب جا کر"

دوڑتے براق کو روک لیا اور اسکے رکتے ہی دعا جلدی سے نیچے اتری

لیکن اترتے ہی گھومتے سر کے باعث قدم لڑکھڑائے اور اس سے پہلے وہ زمیں

بوس ہوتی مشارب اسے تھام چکا تھا

یقینا سر گھوم رہا ہوگا کہو تو اندر لے جاؤں" مشارب کی سیاہ آنکھیں اس پر جمی" ہوئی تھیں جبکہ ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل تھا اور دوسرا اسکے بکھرے بالوں کو سنوار رہا تھا

چھوڑیں مجھے" اپنے آپ کو اسکی گرفت سے چھڑا کر وہ اندر چلی گئی" جس پر وہ خود بھی اپنے کندھے اچکا کر وہاں سے چلا گیا یقیناً اسکی اس حرکت کی وجہ سے دعا اس سے ناراض ہو چکی تھی

لیکن وہ کون سی اسکی بیوی تھی جس کی ناراضگی کی وہ فکر کرتا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کہاں جا رہی ہو تم" تیز تیز قدم اٹھاتی وہ گھر سے باہر جا رہی تھی جب اسے پیچھے" سے وجدان کی آواز سنائی دی

"تمہیں کیوں بتاؤں"

کیونکہ اس وقت تم میرے گھر میں ہو اور تم کہاں جا رہی ہو اس بات کا مجھے "علم ہونا چاہیے اور سب سے اہم بات جہاں بھی جانا ہو جب بھی جانا ہو اماں جان کو بتا کر جایا کرو"

میں کہاں جا رہی ہوں کیوں جا رہی ہوں کیسے جا رہی ہوں یہ بات آج تک مجھے" سے میرے ماں باپ نے نہیں پوچھی تو تم کون ہوتے ہو پوچھنے والے "زبان دراز لڑکی کبھی ڈھنگ سے جواب دے سکتی ہو تم"

اس نے ضبط کر کے کہا ورنہ دل چاہ رہا تھا اس لڑکی کا منہ توڑ دے

visit for more novels:

پر شکر تھا کہ وہ ایک لڑکی تھی ورنہ وجدان اسکا منہ توڑنے میں دیر بھی نہیں کرتا

جواب ہی تو دے رہی ہوں مجھے باہر جانا ہے تو کیا چلی جاؤں" اسکی آواز اچانک" بدی سختی کی جگہ نرمی نے لے لی اور وجدان حیرت سے اسے دیکھنے لگا

"وجدان تم پھر اسے ڈانٹ رہے ہو"

پچھے سے ناز بیکم کی آواز سن کر اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں یہ لمکی اسکی سوچ سب زیادہ چالاک تھی اب بھی یقیناً اسکا لجہ اماں جان کو دیکھ کر ہی بدله ہوگا

"نمیں اماں جان میں نہیں ڈانٹ رہا تھا"

میں نے خود سنا ہے اگر وہ باہر جانا چاہ رہی ہے تو جانے دو اسے بیٹا کہاں جانا" ہے تم نے "انہوں نے علیحہ کی جانب دیکھ کر پوچھا

"وہ مجھے اپنے گھر جانا تھا میرا سارا سامان وہیں ہے تو بس وہی لانا تھا"

visit for more novels:

اسکے کہنے پر ناز بیکم نے اسکے کپڑوں کو دیکھا کل سے وہ اسی حولیے میں پھر رہی تھی انہوں نے خود بھی دھیان نہیں دیا ورنہ دعا سے کہہ کر ہی اسے ایک سوٹ دلوادیتی

تم اب اس گھر کا حصہ ہو اسلیے تمہاری جو بھی ضروریات ہیں وہ یہیں سے "پوری ہوں گی وجہ اسے پیسے دو" انہوں نے اپنا رخ وجدان کی جانب کیا

جو انکی بات سنتے ہی گمرا سانس لے کر رہ گیا

اپنے والٹ میں سے پانچ ہزار کے دو نوٹ نکال کر اسے علیحدہ کی جانب بڑھائے

"یہ کیا بھیک دے رہو"

"اماں جان دس ہزار ہیں"

"اکھہ تو ایسے رہے ہو جیسے دس لاکھ ہیں کارڈ دو اپنا"

میرے پاس اتنا فالتو پیسہ نہیں ہے جو اس لڑکی پر خرچ کروں سوری زبان دراز"  
اور چالاک لڑکی پر" اسے اپنے لفظوں کو درست کیا جبکہ اسکے کہنے پر ناز بیگم بس  
اسے گھور کر رہ گئیں

"تم میں رہو میں لے کر آتی ہوں پیسے"

"اماں جان اسکی ضرورت نہیں ہے"

"تم چپ کرو وجدان" انکے کہنے پر علیحہ نے سر جھکا کر اپنی ہنسی دبائی چلو کوئی"

تو تھا جس سے بیپسٹر صاحب بھی دبتے تھے

یا میرے خدا مجھے صبر دے" اسے دانت پیستے ہوئے اپنے والٹ میں سے اپنا"

کاڑڈ نکالا اور علیحہ کی جانب بڑھا دیا

اسے پکڑو اور فوراً نکلو یہاں سے اماں جان پوچھیں تو کہنا میں نے تمہیں کارڈ دیا"

ہے لیکن اس کارڈ میں سے بھی صرف دس ہزار کی شلپنگ کرنا اس سے زیادہ

"خرج ہوا تو تمہیں چھوڑوں گا نہیں

فکر مت کریں وجدان جی صرف دس لاکی ہی کروں گی" اسے پھرے کر شراری"

مسکراہٹ سجا کر کہا اور وہاں سے چلی گئی

○ ○ ○ ○ ○

گھر سے باہر نکلتے ہی اسے ازہار کی گاڑی کھڑی دکھ گئی تھی وہ باہر کھڑا اسکا کب سے انتظار کر رہا تھا یہ بات گاڑڈ اسے کافی دیر پہلے آکر بتاچکا تھا

اسلیے وہ باہر اسی سے ملنے جاہی تھی نہ کے اپنے گھر وہ تو انسے ایسے ہی ایک بات بنائی تھی لیکن اب وجدان کا کارڈ اسکے ہاتھ میں تھا تو کیا ہی حرج تھا کہ ایک مہینے کے شوہر کے پیسوں سے تھوڑی شلپنگ کرنی جائے کیوں آئے ہو یہاں" گاڑی میں بیٹھتے ہی اسے ازہار کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا" ویسے دیکھنے تو گھر والوں کو آیا تھا تمہارے ہوتے ہوئے سب سی سلامت ہیں" "بھی یا نہیں خاص طور پر میرے بہنوئی صاحب ازہار فیری فنی" اسے منہ بنانا کر کہا"

visit for more novels:

اچھا خیر سچ بتاؤں تو تم سے ملنے آیا تھا کانج ٹرپ پر جا رہا ہوں کچھ دنوں کے لیے" "تو بس اسی وجہ سے

"آیت بھی جاہی ہے"

میں آیت کی وجہ سے جا رہا ہوں اسے اکبلا تو نہیں جانے دے سکتا بس اسی لیے" "اسکے ساتھ جا رہا ہوں

"ہاں جیسے میں تو تمہیں جانتی ہی نہیں"

آئیت کو اس طرح کی چیزیں کبھی بھی پسند نہیں تھیں اسے پتہ تھا اگر آئیت جا رہی ہے تو اسکی وجہ سے ہی جا رہی ہو گی کیونکہ اذیار نے اسے فورس کیا ہو گا

○ ○ ○ ○ ○

"سکندر"

اسکے آفس روم میں داخل ہوتے ہی حیدر دھاڑا جس پر سکندر گرا سانس لے کر رہ گیا اسے پتہ تھا کہ علیحہ کی شادی کی خبر سن کر حیدر بہت جلد ہی اس سے ملنے آئے گا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"یہاں کیا کمرہ ہے ہو تم حیدر"

جب میں نے تم سے کہا تھا کہ علیحہ کی شادی مجھ سے کرو تو تم کیسے اس کی "شادی کسی اور سے کر سکتے ہو" اسکی بات سن کر سکندر کا دل چاہ رہا تھا کہ سامنے کھڑے اس شخص کا منہ توڑ دے

"کچھ شرم لحاظ ہے تم میں حیدر تمہاری بیٹی کی طرح ہے وہ"

"بیٹی تو نہیں ہے"

"بیٹی ہوتی تو کیا کرتے"

تو اسے جان سے مار دیتا لیکن وہ میری بیٹی نہیں ہے تو اب شرافت سے یہ"

قصہ ختم کردو" حیدر کی بات سن کر اسے ضبط سے اپنی مسٹھیاں بھینچ لیں

اپنا یہ گھٹیا وجود لے کر یہاں سے دفعہ ہو جاؤ حیدر اس سے پہلے میں اپنا ضبط"

"اکھو دوں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جا ضرور رہا ہوں میں لیکن میری بات نہ مان کر تم نے خسارے کا سودا کیا ہے"

"سکندر درانی اب دیکھنا میں کیا کرتا ہوں

حیدر نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا

گیا

○ ○ ○ ○ ○

ڈیوں سے واپس آتے ہی وہ سیدھا ناز بیکم سے ملنے گیا تھا اور انکی بات سن کر  
اسے بے ساختہ ہنسی آئی

میں سوچ رہی تھی کہ وجدان کا ولیمہ کردوں جن لوگوں کو اس کی شادی کا"  
"معلوم نہیں ہوا انہیں اس بات کا علم ہو جائے

اگر وجدان انکی یہ بات سن لیتا تو غصے سے اسے سارا گھر سر پر اٹھا لینا تھا

"اماں جان فلحال اس قسم کی بات وجدان کے سامنے مت کچیے گا"

"کیوں"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ان دونوں نے ہی ابھی تک ناز بیکم کو اس بات سے لا علم رکھا تھا کہ علیحہ اور  
وجدان کی شادی فقط ایک ماہ کے لیے ہے جیسے ہی اسے حیدر گیلانی کا کسی  
سولو کر لینا تھا ویسے ہی علیحہ نے اس گھر سے چلے جانا تھا

اماں جان ابھی اس رشتے کے بارے میں جتنے کم لوگ جانے اتنا ہی بہتر ہے"  
وجدان اور علیحہ کی شادی جن حالات میں ہوئی ہے تو ابھی کچھ بھی نارمل نہیں

ہے انہیں وقت دیں ایک دوسرے کو سمجھنے کا" اگر وہ یہ بات کہہ دیتا کہ ان دونوں نے یہ رشتہ ختم کر دینا تھا تو اماں جان نے اسکے سامنے اس موضوع پر ایک لیکچر شروع کر دینا تھا

اچھا میں سوچ رہی تھی کہ ہم ایسا کرتے ہیں تمہارا بھی نکاح کر دیتے ہیں تاکہ " پھر وجدان اور تمہارا ولیمہ ایک ساتھ ہی ہو جائے اور میں اپنے دونوں بچوں کی خوشیاں دیکھ لوں" انکے کہنے پر اسکے لب کے ساتھ ساتھ سیاہ آنکھیں بھی مسکرا اٹھیں

"اچھا ایسا ہے تو پھر دیر کس بات کی" [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"مطلوب تم راضی ہو بتاؤ پھر لڑکی کون ہے"

"وہی جو اس گھر میں رہتی ہے"

"دعا کی بات کر رہے ہو"

انہیں حیرت نہیں ہوئی تھی بلکہ خوشی ہوئی تھی کیونکہ یہ تو انکی خود کی خواہش تھی کہ دعا اور مشارب کی شادی ہو جائے وجدان بڑا تھا لیکن انہوں نے اسکی دعا میں کبھی بھی اس طرح دلچسپی نہیں دیکھی تھی جیسی مشارب کے انداز میں دکھتی تھی

"جی بلکل دعا حیر کی بات کر رہا ہوں"

"تم نے اس سے بات کی ہے"

"نمیں آپ اس سے بات کر پینگی"

visit for more novels:

ٹھیک ہے میں اس سے بات کروں گی" انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنا سر"

ہلا

○ ○ ○ ○ ○

دیکھو گھوڑے مانا تمہارا مالک بہت ہینڈسم ہے لیکن اسکا یہ مطلب تھوڑی تم " کسی اور پر دھیان ہی نہ دو تم مجھے بہت پیارے لگتے ہو لیکن تم مجھے اپنے قریب ہی نہیں آنے دیتے اب جب بھی میں تمہیں ہاتھ لگاؤں تم اچھے بچوں کی طرح خاموشی سے کھڑے رہنا" کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ اپنے قریب کھڑے براق سے کہہ رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا

اسکا دل زوروں سے دھڑکا اسے یقین تھا پیچھے وہی کھڑا ہوگا

اسے ایک ہی پوزیشن میں دیکھ کر مشاہد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکا رخ اپنی جانب کیا اور اسکی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر اسکا جھکا چھرہ اٹھایا  
visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اتنا گھبرا تی کیوں ہو مجھ سے " اسکی گمبھیر آواز سن کر دعا کا تیز دھڑکتا دل منزد" تیز رفتار پکڑ چکا تھا

اس شخص کی اپنے قریب موجودگی اسکا ایسا ہی حال کر دیتی تھی

تم سے کچھ بات کرنی تھی" اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر مشارب نے اسے اپنے "بے انتہا قریب کر لیا

"اک-کہیں"

شادی کرو گی مجھ سے" اسکی بات پر دعا نے حیرت سے نظریں اٹھا کر اسے" دیکھا

"کیا ہوا یار بتاؤ نہ کرو گی مجھ سے شادی"

شرمیلی سی مسکراہٹ اسکے لبوں پر بکھر گئی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسنے چند لمحوں بعد دھیرے سے اپنا سر اشبات میں ہلا دیا اور اسکا اقرار سن کر  
مشارب کے چھرے پر خوشی سے بھرپور مسکان بکھر گئی

اسنے دعا کے نرم گال پر اپنا مظبوط مردانہ ہاتھ رکھا اور لگئے ہی پل اسکے لبوں پر  
جھک گیا

○ ○ ○ ○ ○

یا میرے خدا" وہ تیزی سے اٹھی"

پتہ ہی نہیں چلا لیئے لیئے کب آنکھ لگ گئی بے ساختہ اسے اپنا ہاتھ اپنے ہونٹوں  
پر رکھا

اف میرے اللہ اب یہ بندہ میرے خوابوں میں بھی آئے گا اف حد ہے دعا اس" طرح کا خواب بھی کوئی دیکھتا ہے بھلا" اسے خود پر لعنت بھیجی

اسکا دل ابھی تک تیز تیز دھڑک رہا تھا پتہ نہیں مشارب کی شخصیت میں ایسا کیا تھا وہ جب بھی اسے دیکھتی تھی کہیں اور دیکھنے کا دل ہی نہیں چاہتا تھا

visit for more novels:

وہ دعا حیر تھی اسکے چہرے پر بے انہا معصومیت تھی اپنی معصومیت سے وہ کسی کو بھی اپنے قابو میں کر لیتی تھی لیکن اندر سے وہ کیا تھی یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

جس کام کے لیے وہ یہاں آئی تھی اس طرح کے کام وہ پہلے بھی بہت بار کرچکی تھی لیکن یہاں معاملہ مختلف تھا کیونکہ یہاں معاملہ دل کا تھا

دروازہ ناک ہونے کی آواز پر وہ اپنی سوچو سے باہر نکلی اور سائیڈ پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر خود پر پھیلا کر باہر کھڑے شخص کو اندر آنے کی اجازت دی آئٹی آپ کو ناک کرنے کی بھلا کیا ضرورت" اسے ناز بیگم کو کمرے میں داخل" ہوتے دیکھ کر کہا

تم سے کچھ بات کرنی تھی" وہ بیڈ پر اسکے قریب جا کر بیٹھ گئیں " "جی کہیں"

صف لفظوں میں بات کرتے ہیں میری خواہش ہے کہ تمہاری اور مشارب کی " شادی ہو جائے" یہ بات اسکے لیے کچھ زیادہ ہی حیران کن تھی کیونکہ ابھی اسی متعلق تو اسے خواب دیکھا تھا

"کیا آپ نے مشارب سے پوچھا"

اسی کے کہنے پر تو آئی ہوں میری تو یہ خواہش تھی ہی لیکن مشارب کی بھی " ایسی کوئی خواہش ہے مجھے نہیں پتہ تھا

"آپ مجھے کچھ وقت دیں سوچنے کے لیے"

بلکل بیٹا یہ فیصلے جلد بازی کے نہیں ہوتے تم سوچ کر مجھے جواب دینا اور اگر "انکار کرنا چاہو تو بھی کر دینا میرے لیے تم پھر بھی میری بیٹی ہی رہو گی" انہوں نے نرمی سے اسکا گال تھپتھپایا اور اٹھ کر وہاں سے چلی گئیں

○ ○ ○ ○

آفس سے نکلتے ہی وہ غصے سے آکر اپنی گاڑی میں بیٹھا دن تو آج حد سے زیادہ برا گمزرا تھا اسے پتہ تھا کیوں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کیونکہ آج اسے صبح ہی صبح زبان دراز کو جو دیکھ کیا تھا زبان دراز نام لیتے ہی وہ یاد آگئی یقیناً ابھی بھی اسکے گھر پر بیٹھی یا تو مزے سے پھر سے پڑا تھا بنوا کر ٹھوس رہی ہو گی یا پھر باہر کمیں کھڑی اسکے دیے دس ہزار سے مزے کر رہی ہو گی

دیکھو تو سی دس ہزار میں بندہ کیا کچھ نہیں کر لیتا اور میری والدہ کا کہنا ہے کہ " دس ہزار دینا بھیک دینے کے برابر ہے " اسے منہ بنا کر سر جھٹکا اور وہاں رکھا اپنا موبائل اٹھالیا

لیکن موبائل کھولتے ہی دس لاکھ کی رقم دیکھ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا اسے گاڑی سائیڈ پر روکی اور آنکھیں کھول کر بار بار اس میسج کو دیکھنے لگا وہ دس ہراز نہیں تھے وہ دس لاکھ ہی تھے جو اسکے کارڈ سے خرچ کیے گئے تھے

اس کارڈ میں سے بھی صرف دس ہزار کی شلنگ کرنا اس سے زیادہ خرچ ہوا تو " ۱۰ تمیں چھوڑوں گا نہیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

" فکر مت کریں وجدان جی دس کی ہی کروں گی "

اسے علیحدہ کی بات یاد آئی اور یاد آتے ہی اسے غصہ سے گاڑی اسٹار کر کے گھر کی جانب دوڑا دی

○ ○ ○ ○ ○

آیت تم نے پیکنگ کر لی "مناہل کے کہنے پر آیت نے نام بھی سے اسکی طرف"  
دیکھا

"کس چیز کی"

"اذیار کہہ رہا تھا تم دونوں کالج ٹرپ پر جا رہے ہو"

"نمیں ممانتی میں نمیں جا رہی آپ کو پتہ ہے نہ مجھ یہ سب چیزیں نمیں پسند"

لیکن جانا تو پڑے گا کیونکہ میں تمہارا نام لست میں لکھوا چکا ہوں "اذیار کی آواز"  
پر وہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ ابھی ابھی گھر میں داخل ہوا تھا

"تو کیا ہوا نام تو کٹ بھی جائے گا"

"مائی دیر مام نمیں کٹ سکتا"

کیوں نہیں کٹ سکتا تمہارے لیے تو کوئی مشکل نہیں ہوگی آخر تم ایک پھر جو " ہو اگر اسے نہیں جانا تو وہ نہیں جائے گی " مناہل کے کہنے پر اسنے منہ بنایا کر آیت کو دیکھا جو اپنی پوری بتیبی دکھا کر مزے سے چیری کھارہی تھی

مناہل اور سکندر ہمیشہ سے ہر بات میں اسی کی سائید لیتے تھے اور اذیار بیچارا فقط منہ بنایا کر رہ جاتا

"مسن اذیار"

مناہل کے اٹھتے ہی وہ آیت کی طرف متوجہ ہوا اور پلیٹ میں رکھی چیری اٹھالیں

visit for more novels:

"تم شرافت سے چل لو ورنہ پھر مجھے زبردستی لے جانا پڑے گا"

اچھا جی ایسی بات ہے پھر تو میں ہرگز نہیں جاؤں گی لے جا کر دکھائیں مجھے "

"زبردستی

"اور اگر لے گیا تو"

ماموں ممانتی میری ٹھیم میں ہیں اسلیے آپ مجھے زبردستی نہیں لے جاسکتے اور اگر "لے گئے تو پھر میرا نام بھی آیت و سیم نہیں

وہ تو تمہارا نام اب ویسے بھی نہیں ہے تمہارا نام کب کا آیت ازہار ہو چکا ہے اور" ایک اچھا شوہر ہونے کی وجہ سے میں تمہیں پیار سے کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ "چل لو

"نہیں جاؤں گی"

تم جانتی ہونہ تمہاری کلاس کی حرا مجھ پر کتنا فدا ہے اگر تم نہیں جاؤ گی تو"

visit for more novels:

"میں وہاں جا کر اسکے ساتھ وہ سب کروں گا

"وہ سب کیا"

وہی سب جو سب میں وہاں جا کر تمہارے ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اگر" تمہیں لگتا ہے میں جھوٹ کہہ رہا ہوں تو میں وہاں جا کر تمہیں ہماری پک بھی سینڈ کر دوں گا

مماں میں پیکنگ کرنے جا رہی ہوں " اسے غصے سے پلیٹ ٹیبل پر پُختخنھی ورنہ "

دل تو چاہ رہا تھا ازہار کے سر پر مار دیتی

اسے پتہ تھا کہ ازہار جیسا کہہ رہا ہے ویسا کچھ نہیں کرے گا ہاں لیکن اسے  
جیلیں کرنے کے لیے اپنی اور حرکی پکھر ضرور بھیجے گا تو بہتر تھا کہ انکی تصویر  
دیکھ کر جیلیں ہونے کے بجائے وہ خود ہی چلی جاتی

اسے دیکھ کر ازہار نے اپنی ہنسی دبائی اگر اسے ہنسنے ہوئے دیکھ لیتی نہ غصہ مزید

بڑھ جانا تھا

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

○ ○ ○ ○

گھر میں داخل ہوتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں گیا اور اس میں  
داخل ہوتے ہی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اپنے کمرے کے بجائے کسی کپڑوں  
کی دکان میں آگیا ہو

پورے کمرے میں مختلف سامان پھیلا ہوا تھا

لیڈیز پینٹ شرٹ سن گلاسز جو گرز بیلٹ

اس سارے سامان میں میک اپ یا جیولری نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی  
وجدان جی دیکھیں یہ کیسی ہے " وجدان پر نظر پڑھتے ہی اسے اپنے ہاتھ میں "  
پکڑی شرٹ اسے دکھائی

جبکہ اسکا انداز دیکھ کر وجدان نے ضبط سے آنکھیں بند کر لیں

یا میرے اللہ مجھے صبر دے " اسے ہلکے سے بڑھا کر کما "  
" لمکی میں نے تم سے کیا کہا تھا کتنے کی شلپنگ کرنی ہے "

" دس کی "

دس ہزار کے تھے سناؤ نہیں دیا تھا " غصہ تو اسے پہلے ہی آ رہا تھا اوپر سے "  
علیجہ کا مطمئن انداز اسے مزید بھڑکا چکا تھا

بیپسٹر صاحب اتنے کنجوس کیوں بن رہے ہو صرف ایک مہینے کی بیوی ہوں"

اب اس ایک مہینے میں تم میرے بیوی والے نخترے تو اٹھا ہی سکتے ہو میں کون

"سا یہ حق تم سے ساری زندگی کے لیے مانگ رہی ہوں

بلکل اٹھا سکتا ہوں پر شرط ہے تم بھی میرے شوہر والے نخترے اٹھاؤ میرے"

حق پورے کرو میں کون سا یہ حق تم سے ساری زندگی کے لیے مانگ رہا ہوں" اپنا

کوٹ اور ٹائی اتار کر اس نے دور پھینکا جبکہ اس کا بدلہ لجہ اور انداز دیکھ کر علیحہ کے

ارد گرد خطرے کا سائرن بخنزے لگا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"تو پھر کیا کہا اس نے"

سوچنے کے لیے وقت مانگا ہے اور اچھا ہی ہے ایسے فیصلے جلد بازی کے نہیں"

"ہوتے"

"کرنی تو اسنے ہاں ہی ہے اماں جان"

"تمہیں کیسے پتہ"

کیونکہ وہ اس گھر میں رہتی ہے انکار کرنا اسے اچھا نہیں لگے گا" مشارب کی"  
بات پر انہوں نے گھور کر اسے دیکھا

یہ بات بھی میں نے اس سے کہہ دی ہے کہ اگر وہ انکار کرنا چاہے تو کر سکتی" ہے کوئی زبردستی تھوڑی نہ ہو رہی ہے "انکی بات سن کر اسنے اپنا سر ہلایا لیکن اس بات کا اسے یقین تھا کہ دعا انکار نہیں کرے گی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"آنٹی"

نرم سی آواز اسکے کانوں میں پڑی جسے سنتے ہی اسکے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی

مسکراہٹ دبا کر اسنے اپنا چہرہ اٹھا کر دروازے پر کھڑی دعا کو دیکھا اسے پتہ تھا وہ یہاں کیوں آئی ہے

ہاں بیٹھا کہو" ناز بیگم کے کہنے پر بھی وہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی"

جو بات اسے کہنی تھی وہ مشارب کے سامنے تو کہہ نہیں سکتی تھی لیکن اسے یہ بھی تو نہیں کہہ سکتی تھی کہ اٹھ کر یہاں سے چلے جاؤ

لیکن شاید مشارب اسکی یہ پر ابلم سمجھ چکا تھا اسلیے اپنی جگہ سے اٹھ کر کمرے سے نکل گیا

دعا کیا ہوا ہے اندر آو" انکے کہنے پر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی انکے قریب "جا کر کھڑی ہو گئی

visit for more novels:

"کیا ہوا ہے کچھ کہنا چاہتی ہو"

جی مجھے" چند لمحوں کے لیے وہ اٹکی"

م-مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے" انکے کہنے پر ناز بیگم کے چہرے" پر گمراہ بکھر گئی

"اگر تم چاہو تو مزید وقت لے لو دعا"

"نمیں مجھے جتنا وقت لینا تھا میں لے چکی ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"

اپنی جگہ سے اٹھ کر ناز بیگم نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا دعا کی  
بات سن کر انہیں دلی خوشی ملی تھی

○ ○ ○ ○

وجدان کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر اسے ہاتھ میں پکڑی شرت بیڈ پر پھینکی اور اٹھ  
کر وہاں سے جانے لگی جب وجدان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے قریب کر لیا

"یہ کیا حرکت ہے چھوڑو میرا ہاتھ"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"کیوں چھوڑوں ابھی تو بڑے حق کی بات کر رہی تھیں"

ہاتھ چھوڑو میرا صبح تو بڑا کہہ رہے تھے کہ مجھے ہاتھ لگانے کا شوق نہیں ہے"

"اب کیوں لگا رہے ہو

اس وقت تم میرے کمرے میں موجود ہو وہ بھی میری بیوی کے حق سے ایسے "میں تمہیں ہاتھ بھی نہ لگاؤں یہ تو غلط بات ہوگی ویسے تمہیں ہاتھ تو میں ابھی بھی نہیں لگانا چاہتا"

تو پھر چھوڑو مجھے کیوں ہاتھ لگا رہے ہو" اسے وجدان کی سخت گرفت سے اپنا" ہاتھ چھڑانا چاہا اور اسکے ایسا کرنے پر وہ اپنی سخت گرفت کو مزید سخت کر گیا "ہاتھ لگانے کا دل نہیں چاہ رہا بلکہ منہ لگانے کا دل چاہ رہا ہے"

بکواس بند کرو اپنی" اسے اپنا دوسرا ہاتھ استعمال کرنا چاہا جب وجدان اسکا دوسرا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکی قید میں دیکھ کر اسے اپنی سیدھی ٹانگ پہلے کی طرح اسکے پیٹ میں مارنی چاہی لیکن اب کی بار وہ اس چیز میں کامیاب نہ ہو سکی

اسکے دونوں ہاتھ وجدان کی گرفت میں تھے جبکہ ٹانگ جو وجدان کو ماری تھی وہ بھی اب وجدان کے دوسرے ہاتھ میں تھی

اس وقت وہ صرف اور صرف وجدان کے سارے پر کھڑی تھی اگر وہ اسے چھوڑ

دیتا تو یقیناً اسے زمیں بوس ہو جانا تھا

جاہل انسان چھوڑو مجھے یہ کیا حرکت ہے "اسکا سرخ چہرہ دیکھ کر وجدان یہ"

سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ غصے سے سرخ ہو رہی ہے یا شرم سے

آج کے بات مجھے اس طرح سے مخاطب مت کرنا" اسکا لجہ سخت ہوا"

غصے سے اسے علیحدہ کو اپنی گرفت سے آزاد کیا

جبکہ اسکے اچانک چھوڑنے پر علیحدہ سیدھا زمین پر جاگری

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

شرمندگی کے احساس سے اسکا سرخ چہرہ مزید سرخ ہو گیا اور اسکے اوپر وجدان کی

مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا

○ ○ ○ ○ ○

سکندر کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے اپنے ہاتھ میں پکڑی کتاب بند

کر کے سائیڈ پر رکھی

"آج آپ جلدی آگئے"

ہاں زیادہ کام نہیں تھا تو بس آگیا بچے نظر نہیں آرہے" اسے کوٹ اتار کر ٹائی" کی نات ڈھیلی کی

ازہار آیت کو شلپنگ پر لے کر گیا ہے بس آنے والے ہوں گے "اسکی بات" سن کر سکندر نے اپنا سر ہلایا اور اسکے قریب جا کر بیٹھ گیا

کچھ کہنا چاہتی ہو" اسکے کہنے پر مناہل نے اپنا سر ہلایا"

"مجھے علیحدہ سے ملنا تھا پتہ نہیں وہ وہاں کیسی ہو گی اس سے ملنے چلیں سکندر"

"ابھی تمہاری بیٹی کو وہاں دو دن نہیں ہوئے اور تمہیں یادستانے لگی"

سکندر یہ سب اسکے لیے بہت نیا ہے اوپر سے جن حالات میں شادی ہوئی ہے"

"ایسے میں تو میرا اس سے ملنا زیادہ ضروری ہے

مناہل تم بھی جانتی ہو اسکے لیے کہیں بھی رہنا کوئی مشکل بات نہیں ہے وہ "ہر جگہ آرام سے ایڈجسٹ ہو جاتی ہے جہاں تک بات ہے اس سے ملنے کی تو اسے "ہمارے پاس ہی تو آنا ہے باقی ازہار گیا تھا اس سے ملنے وہ ٹھیک ہے

لیکن پھر بھی بس ایک بار ملوں گی" اسکے منت بھرے انداز پر سکندر نے تھک" کر اپنا سر ہاں میں ہلا کیا جانتا تھا جب تک وہ علیحدہ سے نہیں ملے گی تب تک اسی طرح بے چین رہے گی

"تحمینک یو"

مسکراتے ہوئے اسے اپنا سر سکندر کے سینے پر رکھ لیا جبکہ اسکی اس حرکت پر سکندر کو اپنی ساری تھکان اترنی محسوس ہوئی

○ ○ ○ ○ ○

"ہنسومت تم نے گرایا ہے مجھے اور خبردار جو آج کے بعد مجھے ہاتھ لگایا"

"اچھا ورنہ کیا کرو گی تم"

تم مجھے جانتے نہیں ہو اب ہاتھ تو لگا کر دکھاؤ دیکھنا میں کیا کرنی ہوں تمہارے"  
"ساتھ"

علیحہ نے اسے گھورتے ہوئے دھمکی دی جس پر وجدان نے داد دیتی نظرؤں سے  
اسے دیکھا وہ وجدان شیرازی کو دھمکی دے رہی تھی داد دینا تو بنتا تھا  
اسکی خود پر جمی نظرؤں کو نظر انداز کر کے وہ وہاں پھیلا اپنا سامان اٹھانے لگی  
جب وجدان نے اسے اپنے قریب آنے کا شارہ کیا

"اوے زبان دراز ادھر آو زرا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"کس لیے"

پہلے اپنی بات پوری کرو کیا کہا تم نے اگر میں نے تمہیں ہاتھ لگایا تو تم میرے"  
"ساتھ کیا کرو گی زرا بتانا"

وہاں پر پڑا سامان جو انسنے اٹھایا تھا اسے واپس پھینک کر وہ اسکے قریب آکر کھڑی  
ہوئی

تو میں تمہارے ساتھ وہ کروں گی جو تم سوچ بھی نہیں سکتے تم جانتے نہیں ہو"

علیحدہ درانی ہے کیا چیز" اسکے کہنے پر وجدان نے بھنوں اچکا کر اسے دیکھا اور

اسکی کمر کے گرد بازو حائل کر کے اسے اپنے نردیک کر لیا

"دیکھو تم پھر مجھے ہاتھ لگا رہے ہو"

"اسی لیے تو لگا رہا ہوں دیکھنا چاہتا ہوں تم کیا کرو گی"

چھوڑو مجھے" اسے اپنے ہاتھ وجدان کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے دور کرنا چاہا"

لیکن وہ اپنی جگہ سے ایک انج بھی نہیں ہلا تھا

visit for more novels:

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہہ پاتی وجدان اسکے لبوں پر جھک گیا جو کب سے اسے

اپنی جانب متوجہ کر رہے تھے

اسکی اپنے اتنے قریب موجودگی پر علیحدہ اپنی جگہ دم بخود رہ گئی وہ پہلا ایسا شخص تھا

جو اس کے اس قدر قریب آیا تھا

جبکہ دوسری طرف وجدان ہر چیز سے بے نیاز اسکے لبوں پر جھکا اسکی سانسوں کو  
قید کیے جا رہا تھا

اس وقت علیجہ کو اپنے اس قدر قرب پا کروہ جیسے ہر چیز کو فراموش کر جھکا تھا اگر  
کچھ یاد تھا تو بس اتنا کہ یہ لڑکی جو اسکے قرب ہے اسکی بیوی ہے اسکی ملکیت  
جس پر اسکا پورا حق تھا

ہوش میں آتے ہی علیجہ نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کیا اور  
اسکے ایسا کرتے ہی وجدان بھی ہوش میں آیا ساتھ ہی اپنی بے خودی پر خود کو

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ڈپٹ

اسنے سامنے کھڑی علیجہ کو دیکھا جو سرخ چہرہ لیے نظریں جھکائے کھڑی تھی اور  
وجدان جو چند لمحوں پہلے خود کو ڈپٹ رہا تھا اب پھر سے بے خود ہونے لگا

کیونکہ علیجہ کے بھیگے لب اسے پھر سے بہکارہے تھے لیکن اس سے پہلے وہ پھر  
سے کوئی حرکت کرپاتا علیجہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل چکی تھی

اسکے جانے کے بعد وجدان کے چہرے پر گھری مسکراہٹ بکھر گئی بھلے جو کچھ  
اسنے کیا تھا وہ صرف جذبات میں بہک کر کیا تھا  
لیکن اس سے اسے یہ بات تو پتہ چل گئی تھی کہ زبان دراز لڑکی اسکے کنٹرول  
میں کیسے آئے گی

○ ○ ○ ○

"ازہار میں آپ کو کب سے ڈھونڈ رہی ہوں آپ یہاں کھڑے ہیں"

کتنا دیر سے وہ ازہار کو ڈھونڈ رہی تھی کہ کرتا تو وہ یہ گیا تھا کہ وہ فود کورٹ میں  
جارہا ہے کیونکہ آیت کی شلپینگ ہی ختم نہیں ہو رہی تھی

لیکن جب وہ خود وہاں گئی تو ازہار کی غیر موجودگی اسے پریشان کر چکی تھی کتنا دیر  
سے وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی اور اتنی دیر سے ڈھونڈنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ بالآخر ازہار  
صاحب اسے مل ہی گئے تھے

"میں تو جارہا تھا لیکن سامنے نظر ٹکی تو ٹکی ہی رہ گئی"

اسنے سامنے کی طرف اشارہ کیا جس پر آئت نے بھی سامنے کی طرف دیکھا وہاں

جیز شرٹ میں ملبوس ایک لڑکی کھڑی تھی

آئت نے صدمے سے منہ کھول کر اسے دیکھا

مطلوب حد ہوتی ہے ازہار میں آپ کو کتنی دیر سے ڈھونڈ رہی ہوں اور آپ یہاں"

"کھڑے اس لڑکی کو گھور رہے ہیں

اسکے کہنے پر ازہار نے حیرت سے اسے دیکھا

"اکون لڑکی"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"وہی لڑکی جو سامنے کھڑی ہے اسے ہی دیکھ رہے ہیں نہ"

میں لڑکی کی بات نہیں کر رہا اسکے پیچھے جو چیز ہے اسکی بات کر رہا ہوں" اسکے " کہنے پر آئت نے پھر سے اس طرف دیکھا جب اسے لڑکی کے پیچھے وہ چیز نظر آگئی

وہ ڈسپلے پر لگی ایک پنک کلر کی جالی دار نائیٹی تھی جسے دیکھ کر آئت کے گالوں

پر سرخی چھا گئی

"یہ کس لیے چاہیے"

"میں تو یہ نائنٹی پہنون گا نہیں ظاہر ہے تمہارے لیے ہی لوں گا نہ"

"مجھے نہیں چاہیے"

میں تمہاری رائے نہیں پوچھ رہا" اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اس شاپ کی طرف جانے"

لگا جب آیت نے اسے پھر لوگا

"ازہار میں نے کمانہ مجھے نہیں پہنسنی"

"پہنسنی تو پڑے گی اور اب تو علیجہ بھی نہیں ہے تمہیں بچانے کے لیے"

visit for more novels  
www.urdunovelbank.com

اسکے کہنے پر آیت نے غصے سے اسکا ہاتھ چھوڑا

مرضی ہے میں نہیں پہنون گی اتنی اچھی لگ رہی ہے تو خود لے کر آئیں اور"  
خود ہی پھن لیں" غصے سے کستی ہوئی وہ وہاں سے جانے لگی لیکن ازہار کی باتوں  
نے اسکے قدم روک دیے

ویسے حرا پر یہ نائیٰ کیسی لگے گی "اسکے کہنے پر آیت نے ضبط سے اپنی آنکھیں" بند کر لیں اور ازہار سے پہلے ہی شاپ میں گھس گئی

جبکہ اسکے گھنسنے پر ازہار کے چہرے پر گھری مسکراہٹ چھا گئی

○ ○ ○ ○

کمرے سے باہر نکل کر وہ گھرے گھرے سانس لینے لگی

یہ سب اسکے ساتھ ہوا کیا تھا

اسے تو چاہیے تھا کہ اس شخص کا منہ توڑ دیتی نہ کہ کمرے سے بھاگ کر آتی

visit for more novels  
www.urdunovelbank.com

اف علیجہ تھیں اسے ایک تھپڑ مارنا چاہیے تھا بلکہ مارنا کیا چاہیے تھا وہ تو میں اب

بھی مار سکتی ہوں" وہ خود سے بڑبردا کر دوبارہ اندر جانے لگی

لیکن اب اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی

اسلیے اپنا اندر جانے کا ارادہ کینسل کر کے وہ وہاں سے چلی گئی

اب صح تک تو وہ اس کمرے میں بلکل نہیں جانے والی تھی

○ ○ ○ ○ ○

صح اٹھتے ہی وہ اپنے معمول کے مطابق تیار ہونے لگا

کپڑے نکلنے کے لیے اسے جیسے ہی الماری کھوئی وہاں بے ترتیبی سے رکھا سامان  
اسکے قدموں میں آگرا جسے دیکھ کر وجدان کو یاد آگیا کہ اس کمرے میں اب ایک  
عورت کا وجود بھی رہتا ہے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کل علیجہ جو کمرے سے گئی اسکے بعد سے اسے دوبارہ اپنی شکل نہیں دکھائی تھی  
اسلیے وجدان نے خود ہی اسکا سامان الماری میں پھینک دیا

کیونکہ اسکے سامان کی وجہ سے سارا کمرہ پھیلا ہوا تھا

اپنے کپڑے نکال کر اسے زمیں پر گرا علیجہ کا سامان اٹھایا اور الماری میں ڈال دیا  
لیکن وہ ڈھیٹ پھر اسکے قدموں میں جا گرا اور اس بار وجدان نے اسے اٹھانے کی  
زحمت نہیں کی تھی

گرا ہوا تھا تو گرا رہے

اسنے اپنے کپڑے نکالے اور الماری بند کر کے واشروم میں چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

شاپید ناز بیگم کو دعا اور مشارب کے نکاح کی کچھ زیادہ ہی جلدی تھی اسلیے دعا کا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

سادگی سے نکاح ہونا تھا کوئی تیاری تو کرنی نہیں تھی اور جو کرنی تھی اسکے لیے دو  
دن بھی کافی تھے

انکا کہنا تھا کہ دعا کے چند عزیز و قریب رشتے داروں کو اسکے نکاح میں بلا لیا جائے لیکن مشارب انہیں منع کر چکا تھا جب ان سب کو دعا کی پرواف نہیں تھی تو پھر اسکی خوشی میں انہیں کیوں شامل کیا جاتا

روز کی طرح ڈیوٹی پر جانے سے پہلے وہ ان سے ملنے آیا تھا لیکن آج وہ باقی دنوں کی نسبت کچھ مصروف تھیں

کیونکہ انہیں دو دن میں ہی دعا اور مشارب کے نکاح کی تیاری کرنی تھی اور انکی جلد بازی دیکھ کر مشارب کے بغیر نہ رہ سکا

visit for more novels:

"اماں جان آپ کچھ زیادہ ہی جلدی کر رہی ہیں"

کوئی جلدی نہیں ہے میرا بس چلتا تو آج ہی نکاح رکھ لیتی لیکن تیاری بھی تو" کرنی تھی اسلیے دو دن بعد رکھ لیا" انکی بے تابی وہ اچھے طریقے سے جانتا تھا

وجدان اور مشارب کی شادی کرنا تو انکی اولین خواہش تھی اور اب جب یہ خواہش پوری کرنے کا وقت آیا تھا تو وہ مزید دیر نہیں کرنا چاہتی تھیں

اچھا جیسے آپ کو ٹھیک لگے " انکے ماتھے پر پیار کر کے اللہ حافظ کہتا وہ باہر چلا" گیا

اسکے جانے کے بعد وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئیں جب انکے کانوں میں وجدان کی آواز پڑی

"اماں جان یہ سب کیا ہو رہا ہے"

آج گھر کا ماحول روز کی نسبت کچھ مختلف لگ رہا تھا اسلیے وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا

visit for more novels:

آؤ تمہارے جا گئے کا ہی انتظار کر رہی تھی بیٹھو یہاں " انہوں نے اسے اپنے برابر" بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اسکے بیٹھنے ہے اسے ساری بات بتادی

جسے سن کر عادت کے مطابق وہ بھڑک اٹھا

"آپ بھلا ایسا کیسے کر سکتی ہیں اماں جان مشارب سے تو پوچھ لیتیں"

" یہ سب مشارب کی مرضی سے ہی ہو رہا ہے"

اماں جان میں اس لڑکی کو اس گھر میں رکھنے پر راضی نہیں تھا اور آپ مشارب "سے اسکا نکاح کروانا چاہ رہی ہیں" اسکے کہنے پر ناز بیگم نے خفگی سے اسے دیکھا "کیا براہی ہے دعا میں زرا بتاؤ مجھے"

اماں جان میں نہیں جانتا اس میں کیا براہی ہے یا پھر کیا اچھائی ہے اور نہ ہی "میں جاننا چاہتا ہوں

تو پھر کچھ کبو بھی مت اور اگر کچھ کہنا ہے تو مشارب سے کبو وہ خود تمہیں اپنے" لفظوں میں سمجھا دے گا اور اب میرے سامنے دعا کے بارے میں ایک لفظ مت کہنا بہت پیاری اور شریف پنجی ہے اب میں اسکے بارے میں کچھ الٹا سیدھا نہیں "سنو گی

ناز بیگم کے کہنے پر اس نے گھر اسنس لے کر اپنا سر نفی میں ہلایا اب اس معاملے میں تو اسے مشارب سے ہی بات کرنی تھی

زبان دراز کہاں ہے "اسکے کہنے پر ناز بیگم نے گھور کر اسے دیکھا جانتی تھیں" کس کو مخاطب کیا جا رہا ہے

"اب ایسے مت دیکھیں اماں جان اسے کچھ کہنے سے منع تھوڑی کیا ہے"  
اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے تم اسے کچھ بھی کہتے پھر وہ خبردار جو آئندہ اسے"  
"اس طرح سے مخاطب کیا  
"وہ ہے کہاں"

میرے کمرے میں سورہی ہے "انکا جتنا تا لجہ سن کر وجدان کھٹکا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں میں نے منع تھوڑی کیا تھا اپنے کمرے میں"  
"سونے سے

ہاں منع نہیں کیا تھا لیکن ٹھیک سے سونے بھی تو نہیں دیا تھا بتایا اسے مجھے"  
کہ تم اسے بیڈ پر سونے نہیں دے رہے تھے اور صوفے پر وہ ٹھیک سے سو  
"نہیں پاتی اسلیے پنجی میرے پاس سونے آگئی

ناز بیگم کی بات سن کروہ بنا کچھ کے اپنی جگہ سے اٹھ کر انکے کمرے کی طرف  
چلا گیا

ہاں اسے بیڈ پر سونے سے منع کیا تھا لیکن یقیناً علیجہ نے یہ بات بھی اس طرح  
سے بتائی ہوگی جس سے وجدان ظالم اور علیجہ مظلوم لگتی  
اسکی ماں یا تو ضرورت سے زیادہ سیدھی تھی یا پھر علیجہ ضرورت سے زیادہ چالاک

○ ○ ○ ○

ناز بیگم کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے وہ بیڈ پر سوتی نظر آئی

visit for more novels:

جہاں اسکے کھلے بال بکھرے پڑے تھے اسکے بال زیادہ لمبے نہیں تھے لیکن بے حد  
خوبصورت تھے

لیکن وجدان اسکے بالوں کی خوبصورتی میں نہیں کھویا تھا وہ تو بس گھور کر اسے دیکھ  
رہا تھا

اسکی ماں کے سامنے اسے ظالم ثابت کر کے وہ کتنی آرام سے یہاں سورہی تھی

وجدان کا ارادہ اسے اٹھانے کا تھا لیکن نظر تب ہی اسکے پیٹ پر پہنے موٹی پر  
جاٹکی

اسکے بے تکے پن سے سونے کے باعث اسکی پہنی ہوئی شرت اوپر ہو چکی تھی  
بے ساختہ اسے اپنا ہاتھ اسکے موٹی پر رکھا اور کسی کی انگلیوں کا لمس اپنے پیٹ پر  
محوس کر کے علیج نے نیند سے بھری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور نظر اس پر  
پڑھتے ہی اسکا اپنے پیٹ پر رکھا ہاتھ جلدی سے ہٹایا

یہ تم کیا کر رہے تھے "ا سنے سوال پوچھا لیکن پھر خود ہی جواب بھی دے دیا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"تم میری نیند کا فaudہ اٹھا رہے تھے"  
اگر مجھے تمہارا فaudہ اٹھانا ہوا تو تمہارے جاگتے میں بھی اٹھالوں گا اور یہ تم نے"  
پہنا کیا ہوا ہے "ا سنے علیج کے پیٹ کی جانب اشارہ کیا اور اسکا اشارہ اپنے  
پیٹ کی جانب دیکھ کر علیج جلدی سے اپنی شرت درست کر کے کھڑی ہوئی

"ا سے پئیرسنگ کہتے ہیں بیلی بٹن پئیرسنگ"

میں بھی جانتا ہوں اسے کیا کہتے ہیں بس حیرت میں کہا تھا کیونکہ پہلی بار کسی "المٹکی" کا بیلی پئیر سنگ دیکھا ہے

آج تک تم کتنی لڑکیوں کے پیٹ دیکھ چکے ہو" اسے مشکوک نظرؤں سے وجدان" کو دیکھا

اسکے کہنے پر وجدان کے لبؤں پر مسکراہٹ بکھری اور اسے لگے ہی پل علیحہ کی کمر کے گرد بازو حائل کر کے اسے اپنے قریب کر لیا

تم پہلی ہو اور یقین جانو پہلی بار ہی اتنے قریب سے دیکھا ہے "اسے اپنا ہاتھ" علیحہ کے پیٹ پر پھیرا اور اسکا لمس پھر سے اپنے پیٹ پر محسوس کر کے علیحہ نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا

اسکی گرفت ڈھیلی تھی اسلیے اس بار علیحہ کو اسے خود سے دور کرنے کے لیے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی

اپنی یہ گندی گندی حرکتیں میرے ساتھ مت کیا کرو ورنہ سچ میں اچھا نہیں"  
ہوگا" اسے دھمکی دے کر وہ کمرے سے باہر بھاگ گئی

اس شخص کی حرکتوں کے باعث علیجہ کو اسکے سامنے کھڑا ہونا مشکل لگ رہا تھا

○ ○ ○ ○

کمرے میں داخل ہو کر وہ دھرام سے آگر بیڈ پر گرا

"دعوت نامہ آیا ہے ہمارے لیے"

"کہاں سے آیا ہے"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

آپ کی بیٹی کا جو دیور ہے اسکا نکاح ہے تو بس اسی لیے آپ کی بیٹی کی ساس"  
"نے ڈیڈ کو فون کر کے آنے کے لیے کہا ہے

میری بیٹی ہی ہے نہ تمہاری تو جیسے کچھ لگتی ہی نہیں" اسے خفگی سے کہا جس"  
پر ازہار نے لاپرواںی سے شانے اچکائے

"بینز لگانا شروع کردوں علیجہ درانی میری بہن ہے"

"خیر کس سے ہو رہی ہے شادی"

اتنا مجھے علم نہیں ہے بس اتنا پتہ ہے کہ وہ لڑکی انکے گھر میں رہتی ہے اور" اسکا نام دعا حیدر ہے ، ویسے آج کل یہ حیدر نام سننے کو بڑا مل رہا ہے آفس میں بھی ایک حیدر آیا تھا" اسکی بات سن کر مناہل چونکی

"کون حیدر"

پتہ نہیں مجھے تو مینیجر نے بتایا تھا کہ ڈیڈ سے ملنے کوئی حیدر گیلانی آیا تھا کہہ رہا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"تھا انکا دوست ہے پہلے بھی ایک دو بار آچکا ہے  
اسکی بات سن کر مناہل کو یہ جاننے میں دیر نہیں لگی تھی کہ کون حیدر سکندر سے ملنے آیا تھا

اچھا تم اپنے کمرے میں جاؤ میں نے تمہاری پیکنگ کر دی تھی دیکھ لو جا کر کچھ " رہ تو نہیں گیا" اسکی بات سن کر ازہار اپنا سر ہلاتے ہوئے کمرے سے چلا گیا اور اسکے جانے کے بعد مناہل اپنی سوچوں میں گم ہو گئی

○ ○ ○ ○ ○

آج حیدر کی برتھ ڈے تھی جس کی پارٹی اسے اپنے سب دوستوں کو اپنے فارم  
ہاؤس پر دی تھی

visit for more novels:

حیدر کے اسرار ہر ہی انسنے فمد صاحب سے جانے کی اجازت لی تھی اور خلاف توقع  
انہوں نے اجازت دے بھی دی تھی

کیونکہ منزہ خود اسکے گھر پر اسے لینے آئی تھی اور فمد صاحب سے اسے واپس  
چھوڑنے کا وعدہ بھی کیا تھا

ویسے تو منزہ اسے اتنی خاص پسند نہیں تھی لیکن وہ حیدر کے گروپ میں تھی

اسکی دوست تھی اسلیے مناہل نے بھی اس سے دوستی کر لی

البتہ اس دن کے بعد سے اسے سکندر سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا اسکی کوشش

کے باوجود بھی نہیں

کیونکہ بقول مناہل کے اب انکی یہ دوستی ختم ہو چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○

واشروم سے نکلتے ہی خاموشی نے اسکا استقبال کیا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

افراد تو یہاں پر ویسے بھی اتنے زیادہ نہیں تھے لیکن اب تو جیسے ہر طرف سنائا تھا

وہ منزہ کو ڈھونڈنے لگی کیونکہ اسے منزہ کے ساتھ ہی واپس جانا تھا ویسے بھی

اسے یہاں آئے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا

"منزہ"

وہ باہر جا کر اسے ڈھونڈنے لگی لیکن جب باہر جا کر بھی وہ مناہل کو کہیں نہیں ملی تو واپس اندر آکر وہ اسے پکارنے لگی

جب اسکی نظر سیر ہیوں کی جانب گئی کیا پستہ وہ سب اوپر ہوں یہی سوچتے ہوئے وہ اوپر کی جانب جانے لگی لیکن تب ہی نظر وہاں بنے کمرے کے کھلے دروازے کی طرف چلی گئی

اوپر جانے کا ارادہ ترک کر کے وہ اس کمرے میں چلی گئی لیکن وہ بھی خالی تھا اندر داخل ہو کر اسے واشروم کا دروازہ بجا یا

visit for more novels:  
www.urdunovelbank.com

جب پیچھے سے کمرہ بند کرنے کی آواز آئی گھبرا کر وہ جلدی سے مری لیکن پھر حیدر کو دیکھ کر پر سکون ہو گئی

"حیدر کہاں تھے آپ سب لوگ میں پریشان ہو گئی تھی"

"وہ سب تو چلے گئے"

"پر مجھے منزہ کے ساتھ جانا تھا"

میں تمہیں چھوڑ آؤں گا پہلے تم کچھ وقت میرے ساتھ گزار لو" اسکے قریب آکر " حیدر نے اسکا ہاتھ پکڑا

جب اسکی اس حرکت پر مناہل نے جلدی سے اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کیا

"ہم روز ہی تو ملتے ہیں ابھی دیر ہو رہی ہے تو پلیز مجھے گھر چھوڑ آئیں "

"تم خبریں دیکھتی ہو مناہل"

اسکی بے تکی بات پر مناہل نے نامسجدی سے اسکی طرف دیکھا

میرا مطلب ہے کہ زیادہ تر خبروں میں یہی تو دکھاتے ہیں کہ لڑکی محبت کے"

جال میں پھنس کر لڑکے کے پاس گئی اور لڑکا اسے لوٹ کر چلا گیا میں جب

بھی اس طرح کی چیزیں دیکھتا یا پڑھتا تھا تو بس ایک ہی بات سوچتا تھا کہ لڑکیاں

اتنی بے وقوف کیوں ہوتی ہے "اپنے قدم وہ اسکے قریب بڑھانے لگا اور اسے اپنے

قریب آتے دیکھ کر مناہل کے قدم پچھے کی طرف جانے لگی جس کے باعث

اسکی کمر دیوار سے جالگی

تم بھی انہی لڑکوں میں شامل ہوتی ہو مناہل" حیدر نے اسکی خوفزدہ آنکھوں میں " دیکھتے ہوئے کہا جو ڈر کے مارے اپنا سانس روکے کھڑی تھی

اتنی بچی یانا سمجھ نہیں تھی وہ جو حیدر کی کہی باتیں اسے سمجھ نہیں آتیں

آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں حیدر آپ نے تو کہا تھا آپ مجھ سے پیار کرتے " ہیں " اسکی بات سن کر حیدر بے ساختہ ہنسا اور مناہل کا ہاتھ تھام کر اپنے گال پر رکھا

اس گال پر تھپٹ مارا تھا تم نے مجھے مناہل فند وہ بھی پوری یونی کے سامنے "

تمہاری اس حرکت کے باوجود بھی میں تمہیں اپنا لوں گایہ سوچ تمہارے دماغ میں آکیسے آسکتی ہے

" آ--پ نے جو بھی کہا وہ ج- جھوٹ تھا"

ہاں میں نے جو بھی کہا وہ جھوٹ تھا اور ایک اہم بات بتاؤں سکندر تمہارے گھر " کبھی گیا ہی نہیں تھا وہ میں تھا سکندر تو بہت شریف ہے وہ ایسا کبھی نہیں "کر سکتا

وہ میرا دوست ہے پرمجھے یہ سب اسلیے کرنا پڑا کیونکہ وہ ہمیشہ تمہیں مجھ سے " بگمان کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا اگر تم اسکی باتوں میں آجائیں تو میں اپنی منزل تک کیسے پہنچ پاتا بس اسی لیے میں تمہارے گھر گیا اور وہ سب باتیں سکندر " کے نام سے کہہ دیں

اسکی باتیں سن کر مناہل کے زہن میں سکندر کا کہا ایک لفظ گونج رہا تھا

اسے یہ بات اب سمجھ آ رہی تھی کہ سکندر اسے ہمیشہ حیر سے دور رہنے کے لیے کیوں کہتا تھا

تو اب تم شرافت سے میری بات مان لو ورنہ زبردستی کرنا مجھے اچھا نہیں لگے" گا" مناہل کے وجود پر نظریں جمالے وہ اپنی شرٹ کے بیٹھنے کھولنے لگا جب اسے دھکا دے کر وہ باہر بھاگنے لگا

لیکن اس سے پہلے وہ باہر بھاگتی حیدر اسے بالوں سے پکڑ کر واپس اپنی طرف کھینچ چکا تھا

اسنے اپنے بالوں میں پھنسا اسکا ہاتھ نکالنا چاہا لیکن حیدر کی گرفت سخت تھی

اسکے رونے کو نظر انداز کر کے وہ اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگا

visit for more novels:

ح-حیدر مجھے جانے دو پلیز میں سب کے سامنے معافی مانگ لوں گی پر ابھی م۔"

"مجھے جانے دو

"میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں مناہل جو ایسا حسین موقع ہاتھ سے جانے دوں گا"

وہ اپنا ہاتھ اسکے لبوں پر پھیرنے لگا جب اسکے اس حرکت کی وجہ سے مناہل نے غصے سے اسکے منہ پر تھوک پھینکا

اس وقت اسے حیدر سے خوف محسوس ہو رہا تھا لیکن خود سے زیادہ نفرت ہو رہی تھی

اسے اپنی گرفت سے آزاد کر کے حیدر نے اپنا چہرہ صاف کیا اور اسکی اس حرکت پر

غصے سے اسے دیکھا اور زور دار تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا

جس کی وجہ سے وہ سیدھا بیڈ پر جاگری

اسکا سر بیڈ کراؤن سے لگا تھا ایک لمحے کے لیے اسے تکلیف سے آنکھیں بند کر لیں لیکن اس وقت اسے اپنی کوئی تکلیف نہیں دیکھنی تھی اس وقت اسے بس  
یہاں سے نکلا تھا

visit for more novels:

وہ جلدی سے بیڈ سے اترنے لگی جب اسکے اوپر جھک کر حیدر نے اسے اپنی سخت گرفت میں قید کر لیا

○ ○ ○ ○ ○

آنکھ کھلنے پر اسے غائب دماغی سے ہر جگہ کو دیکھا

اور حواس بحال ہوتے ہی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ اس وقت وہ اپنے  
گھر میں اپنے کمرے میں موجود تھی

وہ جھٹکے سے اٹھی اور ایسا کرتے ہی سر میں شدید تکلیف ہوئی اسے سر پر ہاتھ  
رکھا جہاں پڑی بندھی ہوئی تھی یقیناً اسکے سر پر چوٹ لگی تھی

اسے گزرا ہر لمحہ یاد آنے لگا اور یاد آتے ہی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جو دھیرے  
دھیرے شدت اختیار کر گئے

اسکے رونے کی آواز سن کر فند صاحب اور زینت بیگم کمرے میں داخل ہوئے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسے روتے دیکھ کر زینت بیگم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے حصار میں لیا اور  
انہیں اپنے نزدیک پاتے ہی وہ مزید شدت سے رونے لگی روتے روتے اسکی  
ہچکیاں بندھ چکی تھیں لیکن نہ کسی نے اس سے کچھ پوچھا نہ اسے بتایا

اس میں کچھ بتانے کی ہمت تھی بھی نہیں پر یہ ایک ایسی حقیقت تھی جو وہ  
چھپا بھی نہیں سکتی تھی

اسے مسلسل روتے دیکھ کر سکندر نے ان دونوں کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور  
اسکے ایسا کرتے ہی اپنا سر ہلاکر وہ دونوں باہر چلے گئے

ان کے جانے کے بعد سکندر اسکے قریب آکر بیٹھا

"مناہل رونا بند کرو"

"م- میں یہاں ک کیسے آئیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

میں لایا ہوں تمہیں یہاں تم مجھے سڑک پر بے ہوش ملی تھیں بتاؤ مجھے تمہارے"

ساتھ کیا ہوا تھا" اسکے کہنے پر مناہل نے ہچکیوں سمت اسے ساری بات بتادی

جسے سن کر اسکی کیفیت عجیب سی ہو گئی دکھ کی غصے کی

مناہل اسے سڑک پر بے ہوش پڑی ملی تھی اور

مناہل جس حالت میں اسے ملی تھی اسے دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ اسکے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن یہ سب حیدر نے کیا ہوگا یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

حیدر ایک ایسا انسان تھا جو اپنے بد لے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا لیکن وہ اس حد تک چلا جائے گا اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

جس ہاسپیٹ میں وہ مناہل کو لے کر گیا تھا وہاں ایک لیڈی ڈاکٹر تحریم کی دوست تھی اسکے ذریعے ہی سکندر نے اسکا سارا ٹریمٹمنٹ کرایا تھا

یہ شاید ایک اتفاق ہی تھا جس پر اس نے خدا کا شکر ادا کیا جو ڈریس مناہل نے پہنی تھی بلکل ویسی ہی ڈریس تحریم کے پاس بھی موجود تھی اور اسی کے سائز کی تھی

اسلیے تحریم کو کال کر کے اس نے ڈائیور کے زریعے وہی ڈریس مناہل کے لیے

منگولیا تھا

ورنہ مناہل کے کپڑے جس حالت میں تھے ایسی حالت میں وہ اسے اسکے ماں  
باپ کے سامنے نہیں لے جاسکتا تھا  
اسکا ٹریمٹ ہوتے ہی وہ اسے اسکے گھر لے آیا کیونکہ یقیناً اسکی غیر موجودگی اسکے  
ماں باپ کو پریشان کر رہی ہوگی

اسنے گھر آکر ان دونوں کو یہی بتایا تھا کہ راستے میں کچھ لڑکوں نے مناہل اور منزہ  
کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی لیکن سکندر کے صحیح وقت پر وہاں  
پہنچنے کی وجہ سے وہ دونوں محفوظ تھیں بس مناہل چوٹ لگنے کی وجہ سے بے ہوش  
ہو گئی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

سکندر یہ بات انہیں پہلے ہی بتا چکا تھا کہ جب وہ اٹھے گی تو روئے گی ضرور  
کیونکہ جو کچھ آج اسکے ساتھ ہوا اسکے بعد وہ اچھی خاصی گھبرا چکی تھی اسلیے اسکے  
رونے کی وجہ زینت بیگم اور فہد صاحب کو یہی لگی کہ وہ ابھی تک اس حادثے  
کے باعث خوف میں ہے

وہ حیدر پر کیس کرنا چاہتا تھا لیکن اگر وہ ایسا کچھ کرتا تو جو بات اسے مناہل کے گھر والوں سے چھپائی تھی وہ ان سب کے سامنے آجائی تھی اور وہ ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا

حیدر نے غلط کیا یہ کوئی نہیں دیکھتا مناہل اسکے فارم ہاؤس پر گئی یہ چیز ساری دنیا نے دیکھنی تھی کیونکہ اس معاشرے کے مطابق غلط تو ہمیشہ صرف عورت ہی ہوتی ہے

وہ مانتا تھا کہ غلطی مناہل کی بھی تھی لیکن اتنی بھی نہیں کہ اسے سب کے سامنے قصور وار ٹھہرا�ا جاتا

Manaheel کی حالت بہتر ہوتے ہی وہ اپنی والدہ اور تحریم کو اسکے گھر بھج چکا تھا Manaheel اسکی محبت تھی جسے وہ کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا تھا اور اس وقت وہ جس کیفیت میں تھی ایسے میں سکندر جلد از جلد اسے اپنے پاس لے آنا چاہتا تھا

تاکہ اسکا خیال رکھ سکے اسے اس مشکل وقت سے نکال سکے  
 اسکا پروپوزل آتے ہی زینت بیگم اور فند صاحب بنا دیر کیے ہاں کہہ چکے تھے  
 بھلے سکندر سے انکی اتنی جان پہچان نہیں تھی لیکن جتنی اس سے ملاقات ہوئی  
 تھیں اسکے حساب سے تو سکندر ایک بہت اچھا انسان تھا  
 ان دونوں کے پوچھنے پر مناہل بھی ہاں کہہ چکی تھی انکار کا کوئی جواز بنتا نہیں  
 تھا

سکندر پہلے ہی اسے یہ بات بتاچکا تھا کہ وہ اسکے گھر پر رشتہ بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے  
visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جس کا جواب اسے ہاں کی صورت میں دینا ہے ورنہ انکار کی صورت میں سکندر اور  
 اسکا تعلق یہیں ختم ہو جانا تھا

وہ کیسے انکار کر سکتی تھی اسے پتہ تھا کہ سکندر ایک اچھا انسان ہے لیکن سکندر  
 اسکی سوچ سے زیادہ اچھا انسان تھا

جب وہ اسے ہر بات جاننے کے بعد قبول کر رہا تھا تو پھر وہ کیوں انکار کرتی انکار کی صورت میں وہ صرف اسے کھو دیتی اور وہ سکندر کو نہیں کھونا چاہتی تھی

اس وقت اسے جس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی وہ سکندر تھا جو اسے سمجھتا تھا اپنے ماں باپ کے سامنے وہ خود کو نارمل ظاہر کر رہی تھی تاکہ وہ پریشان نہ ہوں

لیکن اس وقت وہ کس کیفیت سے گزر رہی تھی یہ تو صرف اس کا خدا وہ خود یا پھر سکندر ہی جانتا تھا

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

○ ○ ○ ○ ○

ایک ہفتے بعد ہی سادگی سے ان دونوں کانکاح ہو گیا اور مناہل سکندر کے نام ہو گئی گھر آکر ساری رسومات ہوتے ہی وہ اسے اپنے ساتھ اپنے فارم ہاؤس پر لے گیا لیکن وہاں مناہل کی خراب ہوتی طبیعت کے باعث وہ اچھا خاصا پریشان ہو چکا تھا

پہلا خیال اسے یہی آیا کہ شادی کی وجہ سے اسکی طبیعت خراب ہو گئی ہو گی لیکن  
 پھر بھی وہ مناہل کے معاملے میں کوئی لاپرواٹی نہیں کر سکتا تھا  
 اسلیے بنا دیر کیے اسے ہاسپٹ لے گیا جہاں جا کر اسے مناہل کی پریکنیشنی کا علم  
 ہوا

ان دونوں کی زندگی جو نارمل لائف پر آئی تھی وہ پھر سے خراب ہو گئی  
 دو دن بعد انکا ولیمہ تھا اور ان دو دنوں تک وہ مناہل کے ساتھ فارم ہاؤس پر ہی رہا  
 جانتا تھا اس وقت ان دونوں کی جو کیفیت ہے اسکے باعث گھر میں سب نے  
 visit for more novels:  
 ان دونوں کو مشکوک نظرؤں سے دیکھنا تھا اور پہلا اندازہ یہی لگانا تھا کہ ان دونوں  
 کی لڑائی ہو گئی یا کوئی پھر کوئی اور بڑی بات

ان دونوں کے پچ خاموشی کی ایک دیوار بن چکی تھی جسے سکنڈ نے گرانا تھا

اسے پتہ کہ اب مناہل کی سوچیں ہر وقت بس اسی بچے کے ارد گرد گھومتی رہتی ہوں گی کہ سکندر اسے اپنا لئے گا یا نہیں اگر سکندر نے اسے چھوڑ دیا تو پھر کیا ہوگا

لیکن سکندر اسے بھلا کیسے چھوڑ سکتا تھا سکندر کی تو اس میں جان تھی یہ اولاد بھلے حیر کی تھی لیکن اسکا مطلب یہ تو نہیں تھا کہ حیر کے کیے کی سزا اسکی اولاد کو ملتی

وہ تو ایک نخا سا معصوم سا وجود تھا جسے دنیا کا کچھ علم ہی نہیں تھا سکندر اسے

visit for more novels:

کیسے تکلیف دے سکتا تھا  
www.urdunovelbank.com

○ ○ ○ ○

اپنے ولیمے پر بھی اسے صرف خاص لوگوں کو دعوت دی تھی مناہل پر یکنینٹ ہے اس بات سے سکندر کے علاوہ سب ہی انجان تھے اور سکندر کا ان سب کو یہ بات چند دن بعد بتانے کا ارادہ تھا

یونی کا کوئی بھی شخص اسے وہاں نہیں بلا�ا تھا نہ ہی کوئی میڈیا تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ حیر ریا انکے گروپ کے کسی بھی شخص کو انکی شادی کا علم ہو

وہ ان سب لوگوں سے ہر رابطہ ختم کر چکا تھا یہاں تک کہ اپنا گھر بھی تبدیل کر چکا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ انکی زندگی میں پھر سے حیر نامی باب کھلے

لیکن زندگی کے ایک موڑ پر آکر یہ باب پھر سے کھل چلا تھا

○ ○ ○ ○ ○

علیجہ اسکی زندگی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسنے علیجہ کے لاد اٹھائے تھے لیکن اسے کسی بھی طرح نازک نہیں بننے دیا تھا

وہ چاہتا تھا کہ علیجہ ایک مظبوط اور بہادر لڑکی بنے جس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکے اور اپنی اس کوشش میں وہ کامیاب بھی ٹھرا تھا

علیجہ اسکی بیٹی تھی جو اسے جان سے زیادہ عزیز تھی

وہ جانتا تھا کہ حالات جیسے بھی ہوں علیحہ ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کر سکتی

ہے

لیکن پھر اس دن حیدر کی اپنے آفس میں موجودگی اسے حیران کر چکی تھی  
اتنے سالوں میں انکے درمیان کوئی رابطہ نہیں رہا تھا حیدر نے کبھی کرنا بھی چاہا تو  
اس نے خود وہ دروازہ بند کر دیا لیکن آج وہ اسکے سامنے کھڑا تھا

اور اسکے آنے کی وجہ سن کر سکندر کا جیسے دماغ گھوم چکا تھا

وہ یہاں اسکے آفس میں کھڑا اسکی بیٹی کارشنہ مانگنے آیا تھا وہ بھی بہت فخر سے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکا ارادہ علیحہ کو یہاں سے دور بھجنے کا تھا لیکن اس سے پہلے ہی انکی زندگی میں

وجдан شیرازی داخل ہو گیا

اور اس حادثے نے سکندر کو بہت کچھ سوچنے کر مجبور کر دیا

اسے پتہ تھا کہ حیدر کے پیچھے پولیس لگی پڑی ہے اسکے کروتوں کی وجہ سے

لیکن آج تک کوئی اسے پکڑ نہیں پایا تھا وہ اسکا پیسہ اسکی پاور

لیکن اس بار جو آفیسر اسکے پیچھے پڑا تھا وہ مختلف تھا اس حادثے سے پہلے  
اسنے مشارب سے ہی بات کی تھی

حیدر کو وہ اچھے سے جانتا تھا اسے پتہ تھا حیدر کیا کام کرتا ہے اگر آج تک اس نے  
حیدر کے خلاف کچھ اسٹینڈ نہیں لیا تھا تو صرف اسلیے کیونکہ اسے حیدر کے کسی  
بھی معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن اب یہاں بات اسکی بیٹی کی تھی  
جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

اسنے مشارب سے ایک تفصیلی ملاقات کی تھی جس میں اسنے مشارب کو ہر وہ  
بات بتائی جس کا اسے حیدر کے بارے میں علم تھا

○ ○ ○ ○ ○

دیکھیے درانی صاحب میں نے جو کچھ بھی کیا وہ اپنا آپ بچانے کے لیے کیا ہاں" شاید آپ کی بیٹی کا نام لے کر میں نے غلطی کی لیکن اگر میں ایسا نہیں کرتا تو "آپ کی بیٹی کے ساتھ بھی کیا ہو سکتا تھا آپ بہتر جانتے ہیں

میں بس اتنا جانتا ہوں کہ تم نے اس سے جھوٹے نکاح کا دکھاوا کیا ہے اب سچا نکاح کرو میری بیٹی کو اپنے نکاح میں لو" اسکی بات سن کر وجدان نے حیرت سے اسے دیکھا

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"

"وجدان میری بیٹی اس وقت اگر محفوظ رہ سکتی ہے تو صرف تمہارے پاس"

"اور میں آپ کی بیٹی کو محفوظ کیوں رکھوں گا وہ میری ذمیداری نہیں ہے"

اس مصیبت میں وہ صرف تمہاری وجہ سے پھنسی ہے ویسے بھی اگر یہ نکاح" نہیں ہوا تو تم بھی پھنس سکتے ہو کیونکہ اس وقت لوگوں کی زبان پر صرف ایک

ہی ٹاپک ہے تو بہتر ہے میری بات مان لو علیجہ سے نکاح کرلو کچھ وقت بعد جب  
"یہ معاملہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو ہم اس معاملے کو ختم کر دیں گے

آپ کی بیٹی غیر محفوظ ہے کس سے "اسکے کہنے پر سکندر نے گھر اسنس لیا اور"  
مختصر لفظوں میں اسے ساری بات بتا دی

مشارب اس کیس پر کام کر رہا تھا اور جیسے ہی اسے حیدر کا کیس سولو کرنا تھا ان  
دونوں کے نکاح کا چیپڑ بھی ختم ہو جانا تھا مگر جب تک کے لیے یہ نکاح ضروری  
تھا

اسکی بات سمجھ کر وجدان نے ہولے سے اپنا سر اشیات میں ہلا کیا وہ خود بھی جانتا  
تھا کہ اس وقت اسکے پاس خود بھی ایک یہی راستہ موجود ہے

○ ○ ○ ○ ○

"تم خوش ہو اس نکاح سے"

نکاح ہوتے ہی وہ اسکے قریب بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگی جس پر دعا ہلکا سا  
مسکرائی

تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے اگر میں کہوں میں خوش نہیں ہوں تو تم یہ نکاح"  
اپنے میں ختم کر دو گی

بس ایسے ہی پوچھ لیا ویسے تم دونوں کے نکاح کا سن کر مجھے بہت حیرت ہوئی"  
تھی کیونکہ مجھے واقعی میں یہی لگا تھا تم مشارب کی بیوی ہو اور واقعی میں کوئی  
چھوٹو آنے والا ہے" اسکے کہنے پر دعائے مسکرا کر اپنا سر جھکا لیا آج تو مسکراہٹ

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اور اسکا یہ شرماتا روب اسکی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہا تھا  
اسنے آف وائٹ رنگ کا گمراہ پہنا ہوا تھا ساتھ ہی ہلکی پھلکی جیولری اور برائیڈل  
میک اپ کے ساتھ وہ بے انتہا حسین لگ رہی تھی

جبکہ اسکے برعکس علیجہ نے آج کے دن کی مناسبت سے واٹ سمپل کرنی کے ساتھ بليو جينز پہنی ہوئی تھی اور یہ اسکی شادی کے لیے بیسٹ ڈریسنگ تھی

اسکے کپڑے دیکھ کر ناز بیگم کا دکھ ختم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اپنے اکلوتے دیوار کی شادی میں ایسے ہی آگئی ساتھ ہی خود پر غصہ بھی آ رہا تھا

انہیں اندازہ نہیں تھا کہ علیجہ کے پاس شادی کے حساب سے کوئی جوڑا ہے یا نہیں اور نہ ہی مصروفیت میں انکا دھیان اس بات پر گیا اوپر سے وہ وجدان کے ساتھ سب سے آخر میں ہال میں آئی تھی ورنہ اگر وہ لوگ گھر میں ہوتے تو ناز

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسے بار بار اپنے پاس بلا کر وہ لوگوں سے اسے اپنی بھو کے طور پر متعارف کروارہی تھیں جبکہ وجدان انہیں پہلے ہی اس بات سے منع کر چکا تھا کہ علیجہ کو کسی سے نہیں ملوانا

جب یہ رشتہ ہی نہیں رہنا تھا تو پھر کیا فاءرہ اسے لوگوں کی نظروں میں لانے کا

لیکن وجدان کی بات ایک کان سے سن کر وہ دوسرے سے نکال چکی تھیں

○ ○ ○ ○ ○

تحوڑی دیر بعد اسے اسٹیج پر بیٹھے مشارب کے ساتھ لا کر بھاڑایا گیا

اور اس پر نظر پڑھتے ہی دعا جیسے اپنی جگہ سن ہو چکی تھی

ڈارک بلیو کلر کے پرنس کوٹ میں آج وہ ضرورت سے زیادہ حسین لگ رہا تھا

دعا اپنی نظروں کو تھوڑا قابو میں رکھو جان اس طرح تم میرے جذبات جگا رہی"

ہو" اسکے کہنے پر دعا نے سٹپٹا کر نظریں پھیریں اور اپنی بے خودی پر خود کو کوئے لگی

"ایسی کوئی بات نہیں ہے"

کیسی بات نہیں ہے "ا سنے دلچسپی سے پوچھا"

"میں آپ کو نہیں دیکھ رہی تھی"

تم دیکھ رہی تھیں لیکن اس میں چھپانے والی کوئی بات نہیں ہے تمہاری اپنی "پر اپنی ہوں تم نہیں دیکھو گی تو کون دیکھے گا" اسکے کہنے پر دعا نے نگاہوں کا رخ دوبارہ اسکی جانب موڑا

مشارب کی بات سن کر وہ اپنے اصلی انداز میں لوٹ کر اسے یہ نہیں کہ سکتی تھی کہ اب وہ اپنی پر اپنی پر کسی کی نظر پڑھنے بھی نہیں دے گی "آپ نے میری تعریف نہیں کی"

تم خوبصورت لگ رہی ہو میں اس وقت اتنا ہی کہ سکتا ہوں کیونکہ میں تفصیلی"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکی بات کا مطلب سمجھ کر اس نے اپنی نگاہیں جھکالیں اور اس سے پہلے وہ اسکی جھکی نظروں پر بھی کوئی تبصرہ کرپاتا وہاں پر شایان آکھڑ ہوا

○ ○ ○ ○

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

google.com/search?q=u

urdu novel bank

All Images News Videos Books

visit for more novels:

<https://www.urdunovelbank.com>

Urdu Novel Bank

interesting and best famous urdu novels free Pdf Download on One click. all Categories new and old urdu novel stories..

All Urdu Novels List

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے  
اور اچھے معیاری ناول  
تمام کیٹلگری میں ---

گوگل پر طاہپ کریں

**Urdu Novel Bank**

اور ویب سائٹ سے  
ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں  
مکمل ناول مفت میں

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

سر کچھ بات کرنی تھی" اسے جھگکتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت مشارب کو اسکے " اتنے خاص موقع پر تنگ کرنا اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے شایان کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور تھوڑے فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں شور تھوڑا کم تھا "کیا ہوا ہے"

سر وہ سوری میں آپ کو ڈسٹرپ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اگر نہیں بتاتا تو آپ " بعد میں غصہ کرتے

شایان جو بات ہے وہ بتاؤ" اسکے سختی سے کہنے پر شایان جلدی سے اسے بتانے" لگا

"سر وہ گیلانی کی میلنگ ہے آج رات کو وہ خود بھی ہو ٹل میں آئے گا"

تم نے اچھا کیا جو مجھے بتادیا میں اتنا اچھا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے سکتا"  
"پر دکھ بھی ہوا تم نے میرا اتنا اہم دن برباد کر دیا

مشارب کی پہلی بات سن کر جہاں اسکے چہرے پر خوشی کے تاثرات ابھرے وہیں  
اسکی دوسری بات سن کر وہ سارے تاثرات غائب ہو گئے

"سوری سر"

اب چلو" اسے چلنے کا اشارہ کر کے وہ سیدھا وجدان کے پاس گیا"

"وجدان مجھے ضروری کام سے جانا ہے"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"مشارب آج کے دن سکون سے بیٹھ جاؤ"

"میرا جانا ضروری ہے تم یہاں سب سنبھال لینا"

کچھ نہیں سمجھالنا مجھے تمہاری شادی ہے تم ہی سن بھالو" اسے آکتا ہوئے  
لبھ میں کما

مانا کے تم اس شادی سے خوش نہیں ہو پر بھائی کے لیے تھوڑا میخ نہیں"

"اکر سکتا

اسکا کندھا تھپٹھپا کر وہ جلدی سے وہاں سے چلا گیا

جس پر وجدان اپنا سر نفی میں ہلاکر ناز بیگم کو ڈھونڈنے لگا انہیں بتانا بھی تھا کہ  
انکا لاڈلا اپنی شادی چھوڑ کر کام پر چلا گیا

اسے مشارب اور دعا کے رشتے پر اعتراض نہیں تھا تو خوشی بھی نہیں تھی

اسنے مشارب سے اس بارے میں تفصیلی بات کی تھی کپونکہ وہ کسی بھی ایسی  
لڑکی کو اپنے گھر کا فرد نہیں بنانا چاہتا تھا جس کے بارے میں اسے کچھ پتہ ہی  
نہ ہو

دعا کے بارے میں اسنے چو کچھ بھی سنا تھا وہ صرف مشارب کی زبانی ہی سنا تھا  
اوپر سے یہ لڑکی اسے ہمیشہ سے مشکوک لگتی تھی جتنی معصوم وہ دکھتی تھی اتنی  
وہ تھی نہیں اور اس بات کا وجدان کو یقین تھا

لیکن اسکے ہر سوال کا مشارب کے پاس جواب موجود تھا  
 اسے دعا سے ہی شادی کرنی تھی وہ ایک عقل شعور رکھنے والا سمجھدار انسان تھا وہ  
 خود جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور جب وہ خوش تھا تو پھر وہ بھی اپنے بھائی کی  
 خوشی میں خوش تھا

○ ○ ○ ○

گھر پہنچتے ہی ناز بیگم نے علیہ کے ساتھ اسے مشارب کے کمرے میں بھجوادیا انکا  
 تو کب سے غصہ ہی ختم نہیں ہو رہا تھا کہ مشارب اپنی شادی چھوڑ کر چلا گیا

visit for more novels:

ایسا بھی کیا کام کہ اپنی دلمن کو ہی اسی سیج پر آکیلا چھوڑ گیا اوپر سے نہ تواب تک  
 وہ واپس آیا تھا اور نہ ہی کوئی کال پک کر رہا تھا

بس وجدان کے موبائل پر ایک سیج بھیج دیا کہ اسے آنے میں دیر ہو جائے گی اور  
 تب سے ہی ناز بیگم کا غصہ برٹھے جا رہا تھا

انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ گھر کے سارے دروازے بند کر دیں تاکہ مشارب اندر ہی داخل نہ ہو سکے اور اگر وہ یہ سب کرنے کی وجہ پوچھے تو پھر اسے کہیں کہ جا کر اب بھی اپنا کام ہی کرو

○ ○ ○ ○ ○

اسے بیڈ پر اپچھے سے بھٹا کر وہ خود کمرے سے چلی گئی  
جب اسکے جانے کے بعد دعا پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی جسے آج نہ لیت ہی  
خوبصورتی سے سجا یا گیا تھا

visit for more novels:

اسنے کبھی کہیں سوچا تھا کہ وہ کبھی اس کمرے میں اس حق سے آئے گی وہ تو  
یہاں اس مقصد سے آئی ہی نہیں تھی

پر شاید خدا نے اسی طرح اسکے نصیب میں مشارب کو لکھا تھا  
اسے مشارب سے محبت تھی کب کیسے وہ شخص دل کی گمراہیوں میں اترتا چلا گیا  
اسے علم ہی نہ ہو سکا لیکن اسے کبھی بھی اسکے ساتھ کی تمنا نہیں کی تھی

ایسے میں وہ اسے بن مانگے مل گیا تھا اور اسے یہ سب ایک کرشمہ لگ رہا تھا  
 اس نے مسکراتے ہوئے بکھرے پھولوں کو اپنے ہاتھ میں لیا یہ وہی کمرہ تھا جس  
 میں مشارب نے اسے آنے سے منع کیا تھا اور اب وہ پورے حق سے یہاں بیٹھی  
 تھی

زہن کے پردے پر وہ بات یاد آتے ہی وہ چونکی  
 "دعا آج کے بعد میری غیر موجودگی میں کبھی میرے کمرے میں قدم مت رکھنا"  
 وہ جلدی سے بیڈ سے اتری مشارب یہاں نہیں تھا لیکن جب آ جاتا اور اسے اپنے  
 بیڈ پر دیکھتا تو شاید غصہ کرتا کیونکہ اسے اپنے کمرے میں آنے سے وہ منع کر چکا  
 تھا

چند لمحے سوچ کر وہ اس کمرے سے نکل گئی دیے بھی یہاں بیٹھ کر کیا کرنا تھا  
 جس کی وجہ سے وہ یہاں موجود تھی وہ تو پہنچنے کیا غائب تھا

○ ○ ○ ○ ○

کل کی طرح وہ پھر سے ناز بیگم کے کمرے میں آگئی ارادہ آج بھی ان کے پاس سونے کا تھا کیونکہ اگر اس بیویسٹر کے پاس جاتی تو اس میں پھر سے کوئی چھپھوری روح گھس جاتی

"علیحہ بیٹا تم اپنے کمرے میں جا کر سوجاؤ"

"کیوں آنٹی آپ کو میرا یہاں سونا اچھا نہیں لگتا"

نہیں ایسی بات نہیں ہے یہ بھی تمہارا اپنا کمرہ ہے پر تمہارے یہاں ہونے سے "وجدان کا برا لگتا ہوگا

visit for more novels:

نہیں لگتا بلکہ انہیں تو اچھا لگتا ہوگا کیونکہ انہیں میرا اس کمرے میں رہنا نہیں" پسند اگر میں جاؤں گی تو پھر صوفے پر سوالائیں گے" اسے معصومیت بھرے انداز میں کما

شاید اس کا معصومیت بھرا انداز دیکھ کر ناز بیگم اسے نہ بھیجیں

نہیں سوالئے گا میں نے اسے سمجھایا ہے اور اگر ایسا کرے تو سیدھا تم میرے "پاس آنا اب جاؤ شاباش"

انکی بات سن کروہ مصنوعی مسکراہٹ چھرے پر سجائے انکے کمرے سے چلی گئی

یقیناً آنٹی جی کو آج اسے وجدان کے کمرے میں بھیجے بنانیند نہیں آنی تھی

پتہ نہیں وہ کون سی ساس ہوتی ہیں جو بیٹوں اور بھوؤں کو لڑواتی رہتی ہیں"

میری بچاری ساس تو ہمیشہ ملواتی رہتی ہیں" بڑبڑاتے ہوئے وہ وجدان کے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

کیا ہوا آج اماں جان نے کمرے سے نکال دیا" اسکے کمرے میں داخل ہوتے" ہی وجدان نے کہا جس پر وہ منہ بنانکر رہ گئی

نہیں دراصل انکا خیال ہے کہ میرا وہاں سونا تمیں برا لگتا ہے اسلیے انہوں نے "

"مجھے یہاں بھیج دیا

درحقیقت انہوں نے بس تمیں تھوڑی عزت کے ساتھ اپنے کمرے سے دفعہ"

"کیا ہے سید ہے سید ہے کہتیں تو تمیں برا لگتا

"میرا اس وقت تم سے بحث کو کوئی مود نہیں ہے"

"میرا بھی نہیں ہے"

"پھر بھی کر رہے ہو"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

پلیز زبان دراز ابھی کے لیے چھوڑ دو ان باتوں کو جا کر خاموشی سے صوفہ پر"

"سو جاؤ" اس نے صوفے کی جانب اشارہ کیا لیکن پھر کچھ یاد آتے ہی لبوں کر  
مسکراہٹ بکھر گئی

"زرا اپنا موتی تو دکھانا" اسکے کہنے پر علیجہ نے اپنی شرت ہر طرف سے سیٹ " کرنے لگی

میرے ساتھ یہ گندی باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے "اسکے کہنے پر ہنستے"

ہوئے وہ اپنی جگہ سے اٹھا

جبکہ بھوری آنکھیں علیحہ کے وجود پر جمی ہوئی تھیں

اگر تم اس حسین موتی کو اس لفظ سے پکارتی ہو تو پھر تم یہ گند کرو سکتی ہو"  
ہم کیا کہہ بھی نہیں سکتے" اسکے قریب آکر وجدان نے اسکی کمر پر اپنا ہاتھ رکھا اور  
جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر لیا

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"دیکھو مجھ سے تو دور ہی رہو"

"بس ایک کس ہی لوں گا"

مجھے اس وقت بہت نیند آرہی ہے تم میرے قریب آؤ گے تو مجھے پھر برش کرنا"  
پڑے گا" اسکی بات سن کر وجدان نے حیرت و نامموجھی سے اسے دیکھا

"کیا مطلب جب میں تمہیں کس کرتا ہوں تو تم برش کرتی ہو"

ہاں کرتی ہوں جب تم نے مجھے کس کیا تھا تو میں نے دو دفعہ برش کیا تھا اور"

جب تم نے ایسے ایسے مجھے ہاتھ لگایا تھا نہ تو میں نے شاور لیا تھا کیونکہ مجھے

نہیں پسند تھا را ہاتھ لگانا" وہ باقاعدہ اسی طرح اپنے وجود پر ہاتھ پھیر کر اسے

دیکھانے لگی جس طرح وجدان نے اسکے وجود پر پھیرے تھے

اچھا دیکھتا ہوں میں تم میرے قریب آنے پر کب تک یہ کام کرتی ہو" اسے"

اپنے بے حد نزدیک کر کے وہ اسکے لبوں پر جھک گیا

اور اسکا شدت بھرا انداز دیکھ کر علیہ کو اپنے کے لفظوں پر پھختاوا ہوا اگر برش

کرتی ہی تھی تو اسکے سامنے بولنے کی بھلا کیا ضرورت تھی

چھوڑو مجھے" سانسوں کو آزادی ملتے ہی اسے وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے"

خود سے دور کیا اور وہ بھی گیا

جاؤ برش کر کے آو" اسکے کہنے پر وہ منہ بناتی ہوئی واشروم میں چلی گئی"

نیند اس وقت کچھ زیادہ ہی آرہی تھی اسلیے برش صح کرنے کا ارادہ کر کے اسنے  
بس کلی کلی

باہر آتے ہی وہ صوفے پر جا کر سونے لگی جب وہاں کھڑے وجدان نے اسے  
اپنے قریب کھینچا اور پھر سے اسکے لبوں پر جھک گیا

کیا مسلہ ہے" اسکے دور ہٹتے ہی علیحہ نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ "جھنجھلا"  
کر کہا جس پر اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری

"جاوہ نہ ڈارلنگ برش کر کے آو"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"سمجھا ہوا نہیں ہے مجھے یقین ہے تم پاگل ہو"

تمہاری اماں جان نے کہا تھا اگر وجدان تمہیں دوبارہ کچھ الٹا سیدھا کئے تو مجھے"  
" بتانا اور اب میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گی بلکہ سیدھا انہیں ہی بتاؤں گی

منہ پر ہاتھ پھیرتی ہوئی وہ کمرے سے جانے لگی جب اسکا ہاتھ پکڑ کر وجدان نے اسے بیڈ پر دھکا دیا اور اسکے اوپر جھک گیا

علیحہ نے گھبرا کر جلدی سے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے فاصلہ بنانا چاہا

میری اماں جان بہت سیدھی ہیں انہیں تم جیسی چالاک لڑکی سے دور رکھنا"

"پڑے گا

"اچھا نہیں جارہی میں چھوڑو مجھے"

نہیں چھوڑ رہا تم یہیں سوہنگی میرے پاس میرا قرب آنا تمہیں برا لگتا ہے تواب"

"تم ساری رات ایسے ہی میری بامبوں میں ہی سوہنگی

اگر یاد ہو تو بتا دوں کہ تم نے ہی مجھے بیڈ پر سونے سے منع کیا تھا" اسے وجدان کی کہی بات اسے یاد دلائی

تو بیڈ پر سونے کے لیے بھی میں ہی کہہ رہا ہوں" اسے اپنے لفظوں پر زور دیا"

"میں تمہاری غلام نہیں ہوں جو تمہاری ہر بات مانوں گی"

بلکل تم میری غلام نہیں ہو میری بیوی ہو" اسے اپنے ساتھ لگائے وہ بیڈ پر" ٹھیک سے لیٹ گیا جب علیحہ نے اٹھنا چاہا لیکن اسکے دونوں پاؤں اور ہاتھوں سمیت وہ اسے ہر طرح سے اپنی قید میں لے چکا تھا

"چھوڑو مجھے ورنہ میں چھنوں گی"

ساونڈ پروف ڈور ہے جتنا چیننا ہے چخ لو کوئی نہیں آنے والا اور اگر مجھے پریشان" کرنے کے لیے یہ کروگی تو شوق سے کرو مجھے اس سب سے کوئی فرق نہیں

"پڑھنا"

اسکے اطمینان سے کہنے پر علیحہ نے غصے سے اسکے سینے پر ہاتھ مارنا چاہا لیکن کیسے مارتی ہر طرف سے وہ اسکی گرفت میں قید میں تھی

کچھ سوچ کر وہ وجدان کے مزید قریب ہوئی اور اسکے سینے پر اپنے دانت گاڑھ دیے

اپنے سینے پر چین محسوس کر کے وجدان نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اسے  
تکلیف ہو رہی تھی لیکن اسکے پھرے پر کوئی تکلیف دہ تاثرات نہیں تھے اسے  
سکون سے واپس اپنی آنکھیں بند کر لیں

اور دوسری طرف اسکی جانب سے کوئی رسپانس نہ پا کر علیحدہ تھک ہار کر خود ہی  
پچھے ہٹ گئی اب ساری رات اسے ایسے ہی گزارنی تھی یہ تو طے تھا

○ ○ ○ ○ ○

رات بھر وہ گھر سے باہر رہا تھا فجر کے وقت اسکی واپسی ہوئی

visit for more novels:

مسجد میں نماز فجر ادا کر کے وہ سیدھا گھر آیا اور آتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے  
کمرے میں چلا گیا لیکن خالی کمرہ دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑے

قدم واپس موڑ کر وہ دعا کے کی طرف گیا اور اندازے کے عین مطابق وہ  
وہیں تھی

چہرے پر معصومیت سجائے کتنے آرام سے وہ سورہی تھی اور اسکی معصومیت دیکھ  
کر مشارب کو اپنا سارا غصہ اتنا محسوس ہوا

آگے بڑھ کر اسے دعا کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اپنے کمرے کی  
طرف چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

اسے نیند سے بھری آنکھیں کھول کر مشارب کو دیکھا اور اسے اتنے نزدیک دیکھ کر  
ساری نیند اڑ گئی

visit for more novels:

لمحوں میں ہی اسے سمجھ آگیا کہ وہ اس وقت کہاں تھی

"مشارب نیچے اتاریں مجھے"

"اس کمرے میں کیا کر رہی تھیں تم"

تو اور کہاں جاتی "اسے الٹا سوال کیا"

"ہمارے کمرے میں"

کمرے میں داخل ہو کر اس نے ٹانگ سے دروازہ بند کر کے دعا کو بیڈ پر بھایا

"آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آپ کی اجازت کے بغیر آپ کے کمرے میں نہ آؤ"

ہاں پر یہ بات میں نے جب کہی تھی جب میرا تم سے کوئی رشتہ نہیں تھا اب"

"تم میری بیوی ہو اور مجھ سمتیت میری ہر چیز پر تمہارا اتنا ہی حق ہے جتنا میرا ہے

اسکی بات پر دعا نے سمجھنے والے انداز میں اپنا سر ہلایا جس پر مسکراتے ہوئے وہ

اپنی جگہ سے اٹھ گیا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"آپ کہاں جا رہے ہیں"

جاگنگ پر میری یونیفارم نکال دینا آج تک میرے سارے کام اماں جان کرتی"

تحصیں پر اب یہ تمہاری ذمیداری ہے جاگنگ سے میری واپسی دیر سے ہوتی ہے تو

"تب تک تم چاہو تو سو جانا

لیکن آپ رات کے گئے تو اب گھر آئے ہیں" اسکا فکر مند لجھ دیکھ کر مشارب " کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی

تمہیں دیکھ لیا نہ تو میری ساری تھکن اتر گئی" اسکے گال پر ہاتھ رکھ مشارب نے " اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی پہلی مرثیت کی

سو نے کا ب اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ یہ وقت اسکے جانے کا ہوتا ہے

وارڈروب سے ٹریک سوت نکال کر وہ واشروم میں گھس گیا جس پر دعا بھی کندھے اچکا کر دوبارہ لیٹ گئی لیکن اب اسے نیند نہیں آئی تھی یہ الگ بات

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تھی

○ ○ ○ ○ ○

آنکھ کھلتے ہی اسکی پہلی نظر ڈریسنگ مرد کے سامنے کھڑے وجدان پر گئی جو شرٹ لیس کھڑا تھا

اسکے سینے پر گھنے مردانہ بال دیکھ کر علیجہ نے اپنی نگاہوں کا رخ پھیل لیا

اٹھ گئیں تم دیکھو اپنا کارنامہ "اسے اٹھتے دیکھ کر وہ جا کر اسکے قرب کھڑا ہوا"

جس پر علیجہ نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا

"کس کارنامے کی بات کر رہے ہو"

"میں زخم کی بات کر رہا ہوں"

"کون سا زخم"

جو تم نے اپنے دانتوں سے مجھے دیا ہے" اسکے کہنے پر علیجہ کی نظر اسکے سینے پر" گئی لیکن وہاں بالوں کے علاوہ اور کچھ دکھا ہی نہیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اس جنگل میں کوئی زخم تم ہی ڈھونڈ سکتے ہو" اسکے کہنے پر وجدان نے اسے"

جھٹکے سے بیڈ سے اٹھایا اور اسکی کمر کے گرد بازو حائل کر کے اسے اپنے قرب

کر لیا

ڈھونڈو گی تو زخم تمیں اس جنگل میں بھی مل جائے گا" اسے علیجہ کا ہاتھ پکڑا"

کر اس جگہ پر رکھا جہاں علیجہ نے اپنے دانتوں کا نشان چھوڑا تھا اسکے دانتوں کے

باعث وہاں واقعی زخم بن چکا تھا لیکن وہ حد سے زیادہ معمول چھوٹ تھی کم از کم وجدان جیسے بندے کو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑھنا چاہیے تھا

"دکھا" اسکے کہنے پر علیحہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ اسکے سینے سے ہٹایا"

دل میں عجیب سی ہلچل مج رہی تھی

اسکے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹا کر وہ بیڈ سے اتر کر بھاگنے کے انداز میں واشروم میں گھس گئی

کیونکہ وجدان کا یہ انداز اسے وجدان کے سامنے کھڑا نہیں ہونے دے رہا تھا

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com . . . .

اسکا سارا سامان نکال کر دعا نے بیڈ پر رکھا جب واشروم کا دروازہ کھلا

اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر نگاہوں کا رخ پھیر لیا اس وقت وہ اپنی یونیفارم میں ملبوس تھا

اور یہ بات دل میں کہنے میں دعا نے دیر نہیں لگائی تھی کہ اس پر یہ وردی خوب  
بجھتی تھی

جاگنگ سے واپس آتے ہی وہ تیار ہونے کے لیے چلا گیا تھا کیونکہ اسکی ڈیوٹی کا  
ٹائم ہونے والا تھا

ویسے ایک بات بتاؤ" اسے گھڑی پہنتے ہوئے سامنے کھڑی دعا سے پوچھا جس پر"  
وہ سوالیہ نظرؤں سے اسکی جانب دیکھنے لگی  
"جی کہیں"

visit for more novels:

تم نے مجھ سے نکاح کے لیے حامی کیوں بھری مانا بہت ہیندِ سُم بندہ ہوں پر"  
"لڑکیاں اسکے علاوہ بھی بہت کچھ دیکھتی ہیں

"آپ بتائیں میں نے آپ سے شادی کیوں کی ہوگی"

اگر دولت کے خاطر کی ہے تو یہ فیصلہ تمہارا غلط ہے کیوں کہ یہ دولت یہ "مینشن یہ سب کچھ وجدان کا ہے یہ سب اسکی محنت ہے میں تو ایک عام سا "پولیس آفیسر ہوں

"آپ عام نہیں ہے آپ خاص ہیں مشارب تب ہی تو میں نے آپ کو چنا ہے" اسکے کہنے پر مشارب نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا "واقعی"

جی بلکل" اسے سائیڈ پر رکھا اسکا والٹ اٹھا کر اسے دیا"

visit for more novels:

کچھ پوچھوں آپ سے "اسے جھگلتے ہوئے کہا جس پر مشارب نے اپنا سر ہلایا"

وہ آپ کے کپڑے نکال رہی تھی نہ تو اس میں ایک لاکر دیکھا تھا اس لاکر میں "کیا ہے

"میری ضروری فائلز ہیں"

اسکا کوڈ کیا ہے" اسے جلدی سے پوچھا جس پر مشارب نے بھنوں اچکا کر  
اسے دیکھا

وہ اگر آپ کو ضرورت ہوئی اور آپ گھر میں نہیں ہوئے تو ایسے وقت میں مجھے "پتہ تو ہونا" اسکے دیکھنے پر دعا نے جلدی سے وضاحت دی

"اچھا ہوا بتادیا ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا تم میری فائل چرانے والی ہو"

اسکے کہنے پر دعا نے گھبرا کر اسکی طرف دیکھا ایک پل کے لیے اسے لگا وہ سب حقیقت جان گیا ہے لیکن وہ ہنس رہا تھا وہ مذاق کر رہا تھا جسے دیکھ کر اسے سکون

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

بھرا سانس لیا

"نہیں ایسی بات نہیں ہے"

خیر میرا کوڈ"

yeux verts

" ہے

"اسکا کیا مطلب"

تم خود ڈھونڈو" موبائل جیب میں رکھ کر اسے دعا کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا

○ ○ ○ ○

خالا بی میرا ناشتہ آج میری بیگم بنائیں گی "ڈائیننگ روم میں داخل ہوتے ہی اسے" وہاں کھڑی خالا بی سے کہا کیونکہ ناشتہ اور کھانا وہی بناتی تھیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکے کہنے پر خالا بی نے اپنا سر ہلا�ا جبکہ علیجہ منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھنے لگی

"میں کیوں بناؤں گی"

ہاں وجدان وہ کیوں بنائے گی ابھی شادی کو وقت ہی کتنا ہوا ہے جو تم اسے" "کچن میں بھیج رہے ہو ویسے بھی پہلے علیجہ کچھ میھٹا بنائے گی یہی رسم ہوتی ہے

امان جان آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے ہماری شادی کتنی رسم و رواج کے " ساتھ ہوئی ہے خیر میں ہمارے رشتے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں میں چاہتا " ہوں علیحہ میری پسند نہ پسند جانے مجھے جانے

وجدان کے کہنے پر علیحہ نے گھور کر اسے دیکھا اب اس کے لیے وہ زبان دراز سے علیحہ ہو چکی تھی

جاوہ علیحہ میرے لیے ناشستہ بناؤ خالا بی تمہیں بتا دیں گی میں کس طرح کا ناشتہ " "اکرتا ہوں

سمیہ اسکے ساتھ ہی رہنا اسے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اسکی مدد کرنا " ناز " بیگم نے خالا بھی کی طرف دیکھتے ہوئے تاکید کی جس پر وجدان بس گمراہانس لے کر رہ گیا

اماں جان کچن میں جارہی ہے جنگ پر نہیں" ناز بیگم نے اسکی بات کا کوئی " جواب نہیں دیا تھا یقیناً انہیں علیحہ کا اسے کچن میں بھجننا برا لگ رہا تھا ابھی اسکی شادی کو وقت ہی کتنا ہوا تھا

لیکن انہوں نے کچھ کہا نہیں تھا کیونکہ یہ سب وہ اپنے رشتے کو سمجھنے کے لیے کر رہا تھا

"علیحہ بیٹا پہلے ناشتہ کرلو"

"نہیں آنٹی اب تو ناشتہ وجدان جی کے ساتھ ہی کروں گی"

visit for more novels:

وجدان کو زبردست گھوری سے نواز کروہ کچن میں چلی گئی بہت شوق چڑھ رہا تھا بیرسٹر صاحب کو اسکے ہاتھ کا ناشتہ کرنے کا تواب وہ اسے اچھا سانا شتہ کرانے کا ارادہ رکھتی تھی

خالا بی آپ میرے پیچھے مت آئیں جا کر آرام کریں" اسے اپنے ساتھ چلتی خالا" بی کہا

کیونکہ آج کچن میں وہ ناشستہ بنانے جا رہی تھی اور اس کے بعد جو کچن کی حالت ہونی تھی تو اسے پھر خالا بی نے ہی تو صاف کرنا تھا تو پھر بہتر تھا کہ انہیں تھوڑی دیر کے لیے آرام کرنے دیا جائے

○ ○ ○ ○ ○

اسکے ڈائیننگ روم میں داخل ہوتے ہی ناز بیگم کا غصہ اسے یونیفارم میں دیکھ کر مزید بڑھا

مشارب یہ کیا حرکت ہے کل تو تمہاری شادی ہوئی ہے اور تم آج ڈیوٹی پر"

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"جار ہے ہو

اماں جان آپ جانتی ہیں گھر میں فارغ بیٹھنا مجھے نہیں پسند اوپر سے آج کل" ایک بہت اہم کیس پر کام کر رہا ہوں چھٹی نہیں کرسکتا" اسکی بات سن کروہ اپنا سر نفی میں ہلا کر رہ گئیں اس معاملے میں مشارب نے کون سا انکی بات سننی تھی

گھر کا ماحول آج بھی شور شرا بے والا ہو رہا تھا کیونکہ کل مشارب کا ولیمہ تھا جس کی تیاریاں ہو رہی تھیں

ویسے تو ناز بیگم کا ارادہ ان دونوں کا ولیمہ ساتھ ہی کرنے کا تھا لیکن وجدان پتہ نہیں کہ یہ کام کرتا اور تب تک وہ مشارب کو لٹکا کر نہیں بیٹھنے والی تھیں اسی سے نکاح کی تاریخ کے ساتھ ساتھ ولیمہ کا دن بھی انہوں نے طے کر لیا تھا "رات کو کب آئے تھے تم"

تین بجے "اسکے جھوٹ پر دعا نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا"

visit for more novels:

"جھوٹ مت بولو" [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

دعا سے پوچھ لیں" اس نے دعا کی طرف اشارہ کیا اور ناز بیگم کی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ گم ٹبردا گئی

"دعا کب آیا تھا یہ"

تین بجے "اس نے ہلکی آواز میں کہا"

"بیٹا بتاؤ مجھے کب آیا تھا جھوٹ مت بولو مجھ سے"

ڈانسٹینگ تو نہیں" اسکی معصوم سی آواز پر ناشتہ کرتے مشارب کے لب کھل " کر مسکراتے

"تمہیں تھوڑی کچھ کہوں گی"

"انہیں بھی کچھ مت کیجئے گا"

"مت بتاؤ تمہارا شوہر ہے تم ہی جانو کب آتا ہے جب جاتا ہے"

انکے لجے میں غصہ نہیں تھا لیکن پھر بھی اسے لگا کہ وہ اس سے ناراض ہو چکی  
Visit for more novels  
www.urdunovelbank.com

اداسی سے وہ ناز بیگم کی پشت کو دیکھنے لگی اور مشارب پیار بھری نظروں سے اپنی  
 معصوم سی بیوی کو

○ ○ ○ ○ ○

اماں جان بھی جا چکی تھیں اور مشارب بھی ناشتہ کر کے جا چکا تھا بس ایک وہی  
تھا جو کب سے اپنے ناشتے کا انتظار کر رہا تھا

آج اسے آفس نہیں جانا تھا اسلیے بھی وہ آرام سے بیٹھا ہوا تھا

تھوڑی دیر مزید انتظار کرنے کے بعد وہ اٹھ کر جانے لگا

ارادہ یہ دیکھنے کا تھا کہ علیحدہ میڈم اتنی دیر سے کچن میں کیا کر رہی تھیں لیکن  
تب ہی دعا اسکے راستے میں آگئی

"وجدان بھائی کچھ پوچھنا تھا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"ہممم"

"Yeux verts"

"اسکا مطلب کیا ہوتا ہے"

مشارب نے کہا ہو گا تم سے یہ لفظ" اسکے کہنے پر دعا نے اپنا سر اشبات میں ہلایا"

ٹین اتھ میں اسے الگ زبانیں سیکھنے کا شوق چڑھا تھا تب اسے فرتیخ زبان " سیکھی تھی یہ فرتیخ زبان کا لفظ ہے پر اسکا مطلب کیا ہے یہ مجھے نہیں معلوم " اسکی بات سن کر وہ تھنک یو کہتی وہاں سے چلی گئی اور اسکے جانے کے بعد وجدان بھی کچن میں چلا گیا

○ ○ ○ ○

یہ سب کیا ہے " کچن کا حال دیکھتے ہی صدمے سے اسکا منہ کھلا رہ گیا " ایسا لگ رہا تھا وہاں کوئی کشتی لڑی گئی ہو سبزیوں کے چھلکے جگہ جگہ پر بکھرے پڑے تھے جبکہ فرائی پین جس میں پہتہ نہیں اس نے کیا کارنامہ سر انعام دیا تھا پورا جل چکا تھا ایک انڈا زمیں پر گرا پڑا تھا تو دوسرا چولے پر جبکہ وجدان کے لیے بنایا گیا ناشستہ بڑی شان سے اسے ٹرے میں سجا رکھا تھا

وجدان نے قریب جا کر ٹرے اٹھائی جس میں جلا ہوا ٹو سٹ اور ٹوٹا ہوا ہاف فرائید  
ایگ رکھا تھا اس انڈے کو ہاف فرائے کہنا بیچارے ہاف فرائے کی بے عزتی ہوگی  
وجدان کو تو ایسا ہی لگا

جبکہ ایک طرف باہل میں انڈے کے ساتھ اسنسے موٹے موٹے پیاز کے ٹکرے  
ڈالے ہوئے تھے شاید آمیلیٹ بنانے کی کوشش کی جا رہی تھی  
یہ کیا حال کیا ہے تم نے کچن کا" ٹرے غصے سے سلپ پر رکھ کر وہ علیجہ"  
کی طرف متوجہ ہوا

visit for more novels:

"تمہارے لیے ناشستہ بنایا ہے"

"اسے ناشستہ کہتے ہیں"

"ہاں تو مجھے نہیں آتا کچھ بنانا"

"زبان درازی کے علاوہ کچھ آتا بھی ہے تمہیں"

ہاں لوگوں کی ہڈیاں توڑنا مجھے بہت اچھے سے آتا ہے" وہ اپنی آستین اور "اپر"

چڑھانے لگی جیسے واقعی میں کسی کی ہڈیاں توڑنے کا ارادہ ہو

اس سے پہلے وجدان اسکی بات پر اسے کوئی جواب دیتا نظر اسکے ہاتھ کی طرف  
گئی

"یہ کیا ہوا ہے"

جل گیا تھا تمہاری وجہ سے" اسے آرام سے بتایا اور وجدان پہلی بار ایسی لمکی دیکھ" رہا تھا جو اپنی کسی چوٹ پر واویلا کرنے کے بجائے آرام سے کھڑی تھی

visit for more novels:

دکھاؤ مجھے" اسے علیجہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا جب اسے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا"

"اتنا بھی نہیں جلا خود ہی ٹھیک ہو جائے گا"

"اکم از کم مجھے دیکھنے تو دو"

نہیں دکھانا" اسکے کہنے پر وجدان نے غصے سے وہاں رکھا گلاس زمیں پر پھینکا اور"

اسکے ایسا کرتے ہی علیجہ میدم نے رونا شروع کر دیا

میرا ہاتھ جل گیا بہت تکلیف ہو رہی تھی" وجدان نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا" لیکن پھر خود ہی سمجھ گیا یقیناً کہ میں پیچھے ناز بیکم موجود ہوں گی تب ہی وہ یہ حرکتیں کر رہی تھی

اور اسکا اندازہ سی تھا چند سیکنڈ بعد ہی ناز بیکم وہاں پر آگئیں ہائے اللہ کیا ہوا" وہ علیجہ کا ہاتھ پکڑ کر دیکھنے لگیں جو سوں سوں کرتی رو رہی" تھی

اسکے آنسو مگر مجھ کے تھے یہ بات وہ تو جانتا تھا لیکن اسکی بھولی ماں نہیں

visit for more novels:

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے وجدان جب منع کیا تھا تو کیا ضرورت تھی اسے" کچن میں بھجنے کی مل گیا بیوی کے ہاتھ کا ناشتہ" اسے جھڑک کر وہ خالا بی کو آواز دینے لگیں اور علیجہ کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گئیں

○ ○ ○ ○ ○

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے لا کر کھولا جو اسکے کوڈ لکھتے ہی کھل گیا

وہاں الگ الگ فائلز رکھی ہوئی تھیں ساری فائلز نکال کر وہ جلدی سے دیکھنے لگیں

جب اسے اپنی مطلوبہ فائلز مل گئیں

اسنے کھول کر دیکھا وہ حیران گیلانی کی ہی فائل تھی

کتنی محنت سے مشارب یہاں تک پہنچا ہو گا اور وہ کتنی آرام سے اسکی ساری محنت برباد کر رہی تھی یہ بات سوچتے ہی وہ دل میں خود کو لعنت ملامت کرنے لگی

اسنے باقی کی ساری فائلز واپس لا کر میں رکھیں اور اسے بند کر دیا

اسکا کام ہو چکا تھا مطلب اب اسے یہاں سے چلے جانا تھا اس سے پہلے مشارب

visit for more novels:

کو اسکی حقیقت کا علم ہوتا  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اس سے دور جانے کے خیال سے دل میں جیسے اک دم سے ادا سی چھا گئی لیکن

جانا تو تھا وہ کون سا یہاں ہمیشہ کے لیے آئی تھی

اسے باہر سے آتی ناز بیگم کی آواز سنائی دینے دی جسے سن کر اسنے ہاتھ میں پکڑی فائل جو اسنے لاکر سے نکالی تھی دوسری وارڈوب میں کپڑوں کے نیچے رکھی اور باہر چلی گئی

○ ○ ○ ○ ○

جی آنٹی آپ نے بلایا تھا" اسنے باہر جا کر ناز بیگم سے پوچھا"

ہاں یہ شایان ہے " انہوں نے وہاں کھڑے پولیس یونیفارم میں ملبوس شایان" کی طرف اشارہ کیا

visit for more novels:

جسے دیکھتے ہی اسے یاد آگیا کہ اس شخص کو اسنے اپنی شادی والے دن دیکھا تھا

اسے مشارب نے مجھجا ہے کچھ ضروری فائز چاہیں وہ کہہ رہا ہے اسکے لاکر میں" ہے " انکی بات سن کر اسکا دل زوروں سے دھڑکا اگر مشارب نے حیدر گیلانی کی فائل منگوائی ہوگی تو پھر وہ کیا کرے گی

اسے اپنے کام میں آج تک اتنا ڈر کبھی نہیں لگا تھا

"کون سی فائل"

بلیو کلر کی ہے آپ مجھے فائلز دکھا دیں میدم میں خود دیکھ لیتا ہوں" اسکے کہنے پر"  
اپنا سر ہلاکر وہ اندر گئی

اس نے لاکر کھول کر وہاں رکھی تمام بلیو فائل اٹھائیں اور باہر جا کر اسکے سامنے رکھ دیں جن میں سے اپنی مطلوبہ فائل نکال کر اس نے باقی ساری اسے واپس دے دیں

یہ مشاہد سر نے بھجوایا تھا" اس نے ایک گفت باکس اسکی جانب بڑھایا"

اس نے حیرت سے شایان کے ہاتھ میں موجود وہ باکس دیکھا اور اسے اپنے ہاتھوں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

میں لے لیا

○ ○ ○ ○ ○

وجدان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے منہ بنانا کر اپنا رخ پھیر لیا اس وقت  
وہ ناز بیگم کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جبکہ اسکے برابر میں ناشتے کی خالی  
ڑرے پڑی ہوئی تھی

"تم سے زیادہ ڈرامے باز لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی"

"اب تو دیکھ لی نہ"

ہاں بلکل" اس نے اپنا سر اقرار میں ہلا کیا اور جا کر اسکے قرب بیٹھ گیا"

اسکے بیٹھنے پر علیحہ پیچھے ہونے لگی جب وجدان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے قرب  
کر لیا

غلطی تو اسے خود اپنی ہی لگ رہی تھی اسے پہلے علیحہ سے پوچھنا چاہیے تھا کہ اسے  
کھانا بنانا آتا بھی ہے یا نہیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ہو گیا معائنہ" علیحہ نے اسے غور سے اپنا ہاتھ دیکھتے ہوئے ہوچھا جس کا جواب"

دیے بنا وہ وہاں رکھی سائیڈ دراز میں سے ٹیوب باکس نکالنے لگا

باکس نکال کر اس نے آئین بینٹ نکالا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر جلے ہوئے حصے پر لگانے

لگا

علیجہ غور سے اسکی ہر حرکات دیکھ رہی تھی پہلی بار ہی تو وہ اتنے غور سے اسے  
دیکھ رہی تھی

اسکے ماتھے پر چند لٹیں جھول رہی تھیں جبکہ وہ کسی ماہر ڈاکٹر کی طرح اپنا کام  
کر رہا تھا

"ہو گیا" اسکے کہنے پر علیجہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی اور جلدی سے اس سے "فاسلے پر ہو کر بیٹھی

"تم نے نیوز دیکھی آج کی"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"اپنی تعریف سننا چاہتے ہو"

"نمیں بس جانا چاہ رہا تھا"

"ہاں دیکھ لی"

صالحہ کا بھائی اس وقت جیل میں تھا وجدان نے کہا تھا وہ یہ کیسی جیتے گا اور اس نے جیت کر دکھایا تھا آج صح سے اسے ہر طرف یہی خبر دیکھنے اور سننے کو مل رہی تھی اور یہ خبر سننے ہی اسکے دل میں سکون کی لمبیں دوڑ رہیں تھیں

○ ○ ○ ○ ○

کمرے میں داخل ہو کر اس نے باقی فائلز لا کر میں رکھیں اور دوسری وارڈوب کھول کر اس فائل کو دیکھا وہ وہیں تھی جہاں اس نے رکھا تھا شکر بھرا سانس لے کر وہ اپنے ہاتھ میں موجود گفت باکس کھولنے لگی جس میں موبائل تھا

اسکے پاس موبائل تھا لیکن یہ بات کسی کو پتا نہیں تھی اسی لیے مشارب نے اسے یہ تحفہ بھیجا تھا

"یہ فرتیخ زبان کا لفظ ہے"

وجدان کی بات یاد آتے ہی اس نے موبائل کھولا اور واٹی فائی کا پاسورڈ ڈال کر گوگل پر اس لفظ کا مطلب سچ کرنے لگی جو مشارب نے اپنا کوڈ لگایا ہوا تھا

اسکا مطلب تھا گرین آئیز اس لفظ کا مطلب بڑھ کر اسے بے حد حیرت ہوئی

گرین آئیز اب بھلا یہ لگانے کا کیا مقصد تھا" وہ خود سے بڑھاتے ہوئے سوچنے" لگی

جب ہاتھ میں پکڑا موبائل بجھنے لگا انجان نمبر سے کال آرہی تھی لیکن اسے پتہ تھا  
کہ یہ کال یقیناً مشارب کر رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○

"ہیلو"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"فون پسند آیا تمہیں"

"جی اچھا ہے لیکن اسکی ضرورت نہیں تھی"

اسکی ضرورت تو آج کل سب کو ہوتی ہے اور یہ میں نے تمہاری ضرورت کے"

"لیے نہیں لیا اپنی ضرورت کے لیے لیا ہے

اس سے آپ کی کیا ضرورت پوری ہوگی" اسے نامجھی سے پوچھا"

اس سے میری یہ ضرورت پوری ہوگی کہ جب مجھے کام کرتے وقت تمہاری یاد" ستائے گی تو یہ فون کم ازکم تمہاری آواز تو سنائے گا" اسکی بات سن کر دعائے اپنے لبوں کو دبا کر مسکراہٹ روکی

میں بعد میں بات کروں مشارب ابھی مجھے آنٹی بلا رہی ہیں" اسکے کہنے پر مشارب" نے ٹھیک ہے کہ کر کال کاٹ دی

دعائے مسکراتے ہوئے موبائل کان سے ہٹایا لیکن جلدی ہی اسکی مسکراہٹ سمٹ گئی اسے اب یہاں سے جانا تھا اس سے پہلے مشارب گھر آ جاتا

اسے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھا آج وہ اس گھر سے جانے والی تھی لیکن یہاں سے کوئی چیز وہ اپنے ساتھ نہیں لے جانا چاہتی تھی

اسے پتہ تھا یہاں سے جا کر بھی مشارب کی یادیں اسکا پیچھا نہیں چھوڑیں گی اسلیے وہ کوئی ایسی چیز نہیں لے جانا چاہتی تھی جسے دیکھ کر مشارب کی یاد مزید ستائے

اسنے الماری میں رکھی وہ فائل نکالی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانی گھر سے باہر  
جانے لگی

گھر کے سارے افراد اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھے ایسے میں وہ آرام سے  
بیہاں سے جا سکتی تھی

کیب وہ پہلے ہی منگوا چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○

فائل چینچ کر لی کامران" اسنے فون کال پر موجود دوسری جانب کامران سے کہا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"جی سر کر لی اور اسکے بد لے دوسری بھی رکھ دی تھی"

اسکے کہنے پر مشارب نے ہنکار بھر کر کال کاٹ دی اسے پتہ تھا دعا نے یہ کام  
آج ہی سر انجام دینا تھا اسلیے اسنے ساری پلینگ پہلے ہی کر لی تھی

اسکے کمرے میں سی سی ٹی ڈی کمیرے لگے ہوئے تھے اور یہ بات گھر میں  
وجدان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا

اسلیے کیمرے کے زریعے اسے آسانی سے دعا کی ساری کاروائی دیکھ لی تھی یقیناً  
وہ اس بات سے انجان تھی کہ مشارب کے کمرے میں کیمرے لگے ہوئے تھے  
ورنہ کبھی بھی اتنی لاپرواٹی سے کام نہیں کرتی

اسنے کامران اور شایان کو پہلے ہی وہاں بھیج دیا تھا

تکہ جیسے ہی دعا فائل نکالے شایان اسکا دھیان بٹائے اور کامران فائل بدلتے

اب بس اسے انتظار تھا تو دعا کے جانے کا اسے جاننا تھا کہ وہ جا کہاں جا رہی  
تھی

visit for more novels:

نجتے فون کی آواز پر وہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلا شایان کی کال آرہی تھی

"سر دعا میدم گھر سے نکل چکی ہیں"

"دعا بھا بھی کو شایان"

"سوری سر دعا بھا بھی گھر سے نکل چکی ہیں"

پچھا کرو اسکا دیکھو وہ کہاں جا رہی ہے اور ساتھ ساتھ مجھے بھی بتاتے رہو اور یہ "کام اتنی خاموشی سے ہونا چاہیے کہ اسے اس بات کا علم نہ ہو" اسکا لجہ سنجدہ تھا "فکر مت کریں سر"

ایک لیڈی آفیسر تمہارے ساتھ ہونی چاہیے وہاں پولیس کے پہنچتے ہی دعا کو وہ "لیڈی آفیسر لے جائے گی یاد رہے شایان یہ تمہاری ذمیداری ہے پولیس کے وہاں پہنچتے ہی دعا وہاں سے غائب ہونی چاہیے" اسکی بات سمجھ کر شایان نے اپنا سر ہلا کیا

visit for more novels:

"بے فکر ریں سران کو گھر تک چھوڑنا میری ذمیداری ہے"

○ ○ ○ ○ ○

کیب کے رکتے ہی وہ جلدی سے اتری

یہ ایک کھنڈر نما جگہ تھی

لیکن اسے اس طرح کی جگہ دیکھ کر حیرانی نہیں ہوئی کیونکہ وہ یہاں پہلی بار  
نہیں آئی تھی

حیدر صاحب کہاں ہیں" اندر داخل ہوتے ہی اسے سنجیگی سے وہاں کھڑے"  
آدمیوں سے پوچھا

حیدر اسکا باپ تھا لیکن وہ ہمیشہ اسے مسٹر گیلانی حیدر صاحب یا پھر مسٹر حیدر کہہ  
کر مخاطب کرتی تھی

وہ نہیں آئے تم فائل لائی ہو" شوکت نے آگے اسکے قریب آکر پوچھا"

visit for more novels:

وہ حیدر کا سب سے خاص ملازم تھا اسکے سارے کام وہی کرتا تھا

اسکے کہنے پر دعا نے ہاتھ میں کپڑے فائل اسکی طرف بڑھائی جسے اسے لگئے ہی  
لمح تھام لیا

لیکن فائل کھولتے ہی اسے غصے سے دعا کی جانب دیکھا

یہ کیا ہے "اسے غصے سے فائل زمیں پر پھینکنی"

جس پر دعا نے اسے حیرت سے دیکھا اور جھک کر خود وہ فائل اٹھا لیکن حیرت کا پھاڑ اسکے سر پر بھی گرا کیونکہ فائل میں اندر صرف کورے کاغذ تھے اسے یاد رکنے کی کوشش کی لاکر سے تو اسے یہی فائل نکالی تھی پھر بدل کیسے گئی

اسنے گھر سے نکلنے سے پہلے ایک بار بھی فائل کھول کر نہیں دیکھی تھی کیونکہ یہ فائل بلکل ویسی ہی تھی جیسی اسے لاکر سے نکالی تھی

اور اس فائل کو چیک نہ کرنا ہی اسکی سب سے بڑی بے وقوفی تھی

visit for more novels:

دعا کیا ہے یہ "شوکت کے چلانے پر دعا نے گھور کر اسے دیکھا آج تک دعا"

حیر پر چلانے کی ہمت جو کسی نے نہیں کی تھی

"اپنی آواز قابو میں رکھو"

میں رکھ لوگ گا تمہارا باپ نہیں رکھے گا اتنے وقت سے تم وہاں یہ کر رہی" تھیں" اسکا لجھ سخت تھا لیکن آواز پہلے کی نسبت ہلکی تھی

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہہ پاتا وہاں اندر آتے لڑکے کی موجودگی اسے خاموش کر گئی

شوکت پولیس نے ہر طرف سے گھیر لیا ہے "اسکے کہنے پر شوکت سمیت وہاں" سب نے دعا کی طرف دیکھا

کیونکہ انکا خیال یہی تھا کہ یہ سب کرنے والی دعا ہے لیکن اس وقت انہیں اپنی جان بچانی تھی نہ کہ دعا سے بحث

بھاگو سب "شوکت کے چلاتے ہی وہاں بھگ دُمچ گئی جب دو سے تین پولیس'

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اور یہ سب دیکھ کر دعا کوئی قدم اٹھا پاتی اس سے پہلے ہی کسی نے اسے گردن سے دبوچ کر اسکے چہرے پر رومال رکھ دیا جس کے باعث تیز خوشبو اسکی ناک میں

چڑھی

اس نے اپنی گردن پر موجود اس ہاتھ کو جھکا لیکن اس سے پہلے وہ مزید کچھ کپانی انکھوں کے آگے اندھیرا چھانے کے باعث وہیں بے ہوش ہو کر گر گئی

میں نے کیا کہا تھا اسے سب سے پہلے یہاں سے لے کر جانا" مشارب نے"

گھور کر اس لیڈی آفیسر کو دیکھا

سر میں یہی کرنے والی تھی" اسکے گھونے پر لیڈی آفیسر نے جلدی سے کہا"

اسکی بات کا بنا کوئی جواب دیے مشارب نے دعا کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور  
اسے لے کر باہر چلا گیا

visit for more novels:

اس جگہ پر زیادہ افراد نہیں تھے اور جو تھے پولیس اپنی حرast میں لے چکی تھی

اس جگہ پر ڈرگز اور اس طرح کی کئی غیر قانونی چیزیں رکھی ہوئی تھیں جواب  
انکے ہاتھ لگ چکی تھیں

○ ○ ○ ○ ○

آنکھ کھلتے ہی اسکی پہلی نظر کمرے کی چھت پر گئی جسے دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی  
 کہ وہ اس وقت مشارب کے کمرے میں موجود تھی  
 اسے اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگائی اور نظر صوفے پر اطمینان سے بیٹھے مشارب پر گئی  
 جو اس وقت سادہ سی بلیک شرٹ اور بلیک جینیز میں ملبوس تھا  
 "فائل آپ نے بدی تھی"  
 "ہاں"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"آپ جانتے تھے میں فائل چرانے والی ہوں"

"تمہاری نیت میں پہلے دن سے جانتا تھا"

"پھر بھی مجھے یہاں رکھا"

یہ بات مجھے جلد ہی پتہ چل گئی تھی اور مجھے پتہ تھا کہ تم ہی مجھے حیران کیلانی" اسکے پہنچاؤ گی

تو اسلیے مجھے اپنے گھر میں رکھا تھا اسلیے مجھ سے نکاح کیا تھا" اسکے لبوں کر تنظیم "مسکراہٹ بکھری جسے دیکھ کر مشارب نے اپنا سر نفی میں ہلا کیا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے قریب آ کھڑا ہوا

ہاں گھر میں تمہیں اسی لیے رکھا تھا البتہ نکاح اس وجہ سے نہیں کیا نکاح تو" اسلیے کیا ہے کیونکہ تم پسند ہو مجھے" اسے اپنا چہرہ دعا کے قریب کیا جو بنا بلکہ چھپکائے اسے دیکھ رہی تھی

مشارب کو دیکھ کر وہ ہمیشہ خوفزدہ ہو جاتی تھی لیکن آج اسکی آنکھوں میں کوئی خوف نہیں تھا

اور شکر کرو تم مجھے پسند آگئیں ورنہ یقین جانو میرے دشمن کی بھیجی ہوئی لڑکی" "ہو تم اپنا کام مکمل ہوتے ہی گولی مار دیتا تمہیں

تو ماردیں میں ڈرتی نہیں ہوں آپ سے "اسکا سخت لجھہ ہوا جبکہ اسکا یہ انداز دیکھ" کر مشارب کے لب کھل کر مسکرائے

تمہیں اندازہ نہیں ہے تمہارا یہ روپ مجھے کتنا اچھا لگ رہا ہے ایک اہم بات" بتاؤں جب میں تمہیں اپنی بانہوں میں اٹھا کر گھر میں لایا تو اماں جان نے پوچھا میری بچی کو کیا ہوا ہے بتاؤں انہیں انکی یہ معصوم دھنے والی بچی اندر سے کیا ہے"

اسکی بات پر دعا نے اپنا چہرہ موڑ لیا وہ یہ کبھی بھی نہیں چاہتی تھی کہ ناز بیگم کے سامنے اسکی سچائی آئے وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ بات جان کر اس محبت میں کبھی بھی کمی آئے جو ناز بیگم اس سے کرتی تھیں

اسکی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر مشارب نے اسکا چہرہ اپنی جانب کیا

"فکر مت کرو یہ راز تمہارے اور میرے درمیان ہی رہے گا"

"اب آپ مجھے چھوڑ دیں گے"

"مشارب شیرازی مر تو سکتا ہے پر دعا مشارب کو چھوڑ نہیں سکتا"

سب کچھ جاننے کے باوجود بھی آپ مجھے نہیں چھوڑیں گے "اسنے بے یقینی"

سے پوچھا

تمہاری حقیقت سے میں کبھی بھی لاعلم نہیں تھا اگر چھوڑنا ہی ہوتا تو اپنا تباہ

"کیوں

"مجھ سے کوئی وضاحت کوئی صفائی نہیں مانگیں گے"

"تم نے مجھ سے نکاح کے لیے ہاں کیوں کہا تھا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کیونکہ مجھے آپ سے محبت ہے "اسنے بنا دیر کیے اظہار کیا"

تو پھر مجھے کچھ کیوں نہیں بتایا پہلے تمہاری مجبوری میں سمجھ سکتا ہوں پر جب

"میرا تم سے نکاح ہو چکا تھا تو تم نے مجھے سچائی کیوں نہیں بتائی

کیونکہ مجھے ڈر تھا اگر میں آپ کو سب بتاتی اور حیدر گیلانی کو یہ بات پتہ چل

"جاتی تو آپ کی جان کو خطرہ ہوتا

میری جان کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے میری جان اللہ کے ہاتھ میں"  
ہے دعا تو پھر میں کسی انسان سے کیوں ڈوں" اسکے کہنے پر دعا نے اپنی نم  
آنکھیں بند کیں اور اسکے سینے سے لگ گئی

میں آپ سے دور نہیں جانا چاہتی مشارب" اسے رندھی ہوئی آواز میں کہا"

تمہیں مجھ سے دور کر کون رہا ہے دعا" اسے نرمی سے دعا کی کمر سلائی"

میں آپ کو کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گی" اسے مشارب کے گرد اپنی"  
گرفت مزید تنگ کی جسے محسوس کر کے وہ بے اختیار ہنسا

visit for more novels:

کہہ دو پھر کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے کہہ دو کہ اس دل پر صرف مشارب راحم"  
شیرازی کا قبضہ ہے" اسے خود سے دور کر کے مشارب نے اسکے گال پر پھیلے  
آنسو صاف کیے اور اسکے دل کے مقام پر اپنے لب رکھ دیے جس پر دعا شرم اکر  
دوبارہ اس کے سینے سے لگ گئی

میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے میرے دل پر صرف آپ کا قبضہ ہے"  
 میرے وجود پر میری روح پر صرف آپ کا حق ہے" دعا نے اسکے سینے سے سر  
 اٹھا کر اسے دیکھا

میں آپ کی محبت میں اس قدر ڈوب چکی ہوں کہ اب آپ سے دور جانا میرے"  
 "لیے ممکن نہیں ہے  
 "پھر بھی تم مجھ سے دور جارہی تھیں"

تب اقرار نہیں کیا تھا مجھے لگا آپ سب جانے کے بعد مجھے چھوڑ دیں گے"  
 نفرت کریں گے آپ کے نام کے ساتھ ساری زندگی آپ سے دور تو رہ سکتی ہوں  
 "لیکن آپ کی بے رخی برداشت نہیں کر سکتی

مشارب نے اسکے بھیگے گالوں پر نرمی سے اپنے لب رکھے

"Je t'aime ma dame aux yeux verts épouse"

(بہت پیار کرتا ہوں تم سے میری سبز آنکھوں والی بیگم)

اسکے بولنے پر دعا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اسکے پورے جملے میں سے اسے

صرف

yeux verts

کا مطلب ہی سمجھ آیا تھا

"اب تم اسکا مطلب پوچھو گی"

میں جانتی ہوں یہ فرنچ زبان ہے اور"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

yeux verts

"کا مطلب گرین آئیز ہوتا ہے لیکن سمجھ نہیں آیا بھلا ایسا کوڈ بھی کوئی لگاتا ہے

میں لگاتا ہوں اور یہ کوڈ میں نے تب لگایا تھا جب تمہیں اس گھر میں پہلی بار"

"لے کر آیا تھا تمہیں دیکھ کر اس سے اچھا نام یاد نہیں آیا

"اور مجھے دیکھ کر یہی نام کیوں یاد آیا"

"اکیونکہ تمہیں پہلی بار جب دیکھا تھا تو تم نے گرین لینس لگائے ہوئے تھے"  
 اسکے کہنے پر چند لمحے سوچ کر دعا کو یاد آگیا کہ مشارب نے اسے پہلی بار کب  
 دیکھا تھا کیونکہ اسے گرین لینس زندگی میں اب تک صرف ایک ہی بار لگائے تھے  
 اور مشارب نے یقیناً اسے وہیں دیکھا ہوگا

"مطلوب آپ مجھے بہت پہلے سے جانتے تھے"

نمہیں میں نے تمہیں صرف دیکھا تھا جانا تواب ہے "اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں"  
 لے کر مشارب نے اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے

اجازت دیتی ہو کہ تمہیں ہر طرح سے اپنا بنا سکوں "اسکے کہنے پر دعا نے نظریں"  
 اٹھا کر اسے دیکھا اور نظریں جھکا کر ہولے سے اپنا سر ہلا دیا

اسکا اقرار سن کر مشارب نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور اسے بیڈ پر لٹا کر اسکے  
 لبوں کر اپنی گرفت میں لے لیا

اسے اپنے اس قدر قریب پا کر دعا نے بے ساختہ اپنے ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر  
فاصلہ بنانا چاہا لیکن اب ایسا ممکن کہاں تھا

اسکے لبوں کو آزاد کر کے وہ اسکی گردن پر جھک کر اپنے لمس سے اسکی گردن کو  
مرکانے لگا اور اسکا یہ انداز دعا کو آنکھیں میچنے پر مجبور کر گیا

اسکی گردن سے چہرہ نکال کر مشارب نے اسکے سرخ چہرے کو دیکھا اور نرمی سے  
اسکی بند آنکھوں پر اپنے لب رکھ دیے

اسکا لمس اپنی آنکھوں پر محسوس کر کے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اسے دیکھتے ہی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مشارب نے اسکے چہرے کا رخ واپس اپنی جانب موڑا اور پھر سے اسکے نرم لبوں پر  
جھک گیا

○ ○ ○ ○ ○

ہوش میں آتے ہی اسے اپنے آپ کو کرسی پر بندھا ہوا پایا

اسے جہاں تک یاد تھا وہ ایک لڑکی کے ساتھ ہوٹل کے اس کمرے میں آیا تھا  
اسکے بعد اچانک ایسا کیا ہوا کہ وہ بے ہوش ہو گیا اور اب ہوش میں آتے ہی اسے  
خود کو ان رسیوں کی قید میں بندھا ہوا پایا

اسے اپنے آپ کو اقید سے آزاد کرنے کی کوشش کی لیکن باندھنے والے نے وہ  
رسی بہت زیادہ مظبوطی سے باندھی تھی جو اسکی کوشش کے باوجود بھی کھل  
نہیں پا رہی تھی

visit for more novels:

"اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے"

کسی لڑکی کی آواز اپنے کانوں میں پڑھتے ہی وہ چونکا یہ بات تو وہ بھول ہی گیا تھا  
کہ کسی نیت سے وہ ایک لڑکی کو اس کمرے میں بھی لا یا تھا

"اس سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے سفیان صاحب"

سفیان نے گھور کر اس لڑکی کو دیکھا جس نے بلیک پینٹ شرٹ کے ساتھ بلیک  
جیکٹ پہنی ہوئی تھی

اسنے بالوں کی اوپنجی پونی بنائی ہوئی تھی جبکہ آنکھوں پر گرین کلر کے لینسز لگائے  
ہوئے تھے

وہ جب بھی اپنے کسی شکار کے پاس جاتی تھی تو عام دونوں سے مختلف حولیے  
میں جاتی تھی

وہ حیدر گیلانی کی بیٹی تھی جس کا باپ برائی کے ہر کام میں ملوث تھا

visit for more novels:

اسکے باپ کو اس سے محبت نہیں تھی اور یہ بات وہ نچپن سے جانتی تھی اسکی

ماں اسے چھوڑ کر جا چکی تھی جبکہ باپ کو اس سے کوئی سروکار ہی نہیں تھا

اگر تھوڑی بہت پرواہ وہ اسکی کرنے لگا تھا تو تب سے جب سے وہ بڑی ہوئی  
تھی

کیونکہ اسے پتہ تھا آگے جا کر اسکی بیٹی نے اسکے کتنے کام آنا ہے

حیدر گیلانی کا بزنس کی دنیا میں ایک نام تھا لیکن اسکے علاوہ اسکا جرم کی دنیا میں  
بھی ایک نام تھا

لیکن کوئی اسے آج تک پکڑ نہیں پایا تھا وجہ اسکی پاور اور اسکا پیسہ  
اگر کوئی پولیس آفیسر اسکے خلاف لڑتا چاہتا تو وہ پہلے اسے اپنے پیسے کے ذریعے  
خاموش کرواتا اور جب وہ نہیں مانتا تو پھر یہ کام دعا کرتی تھی

آج تک جتنے بھی آفیسرز اسکے خلاف لڑنے آئے تو وہ سب پیچھے ہٹ چکے تھے کچھ  
اسکے پیسے کے زور پر

visit for more novels:

تو کچھ دعا کے باعث اور جو دونوں وجہ سے نہیں ہے انہیں اسنے خود دنیا سے ہی

ہٹا دیا

○ ○ ○ ○ ○

دعا نے آگے بڑھ کر اسکے لبوں سے ٹیپ کھینچنے کے انداز میں اتارا

بنا وقت ضائع کیے بتا دو حیدر گیلانی کے خلاف تمہارے پاس جو بھی ثبوت ہیں " "وہ اس وقت کہاں ہیں " نہیں بتاؤں گا "

سوچ لو اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو شور مچا کر سب کو یہاں بلا لوں گی میرا کچھ " نہیں بگڑے گا پر تمہاری اچھی خاصی بدنامی ہو جائے گی " اسے اپنی جیب سے نوک دار چاقونکاں کر اسکی شہرگ رکھا " جلدی بتاؤ کہاں ہیں وہ سارے ثبوت "

visit for more novels:

وہ یہاں نہیں ہیں " چاقو کا دباؤ اپنی گردن پر محسوس کر کے اسے جلدی سے کما " " تو پھر کہاں ہیں "

وہ میرے گھر پر ہیں " اپنی گردن پر اس چاقو کا دباؤ محسوس کر کے وہ جلدی جلدی اسے وہ جگہ بتانے کا جہاں اسے سارے ثبوت رکھے تھے

اسکی بات سن کر دعا نے اپنی جیب سے فون نکالا اور کال کر کے وہ جگہ اس شخص کو بتانے لگی جہاں کا سفیان نے بتایا تھا

تھوڑی دیر انتظار کے بعد اسکے موبائل پر مسیح رنگ ٹون بھی جسے بنا دیکھے بھی وہ جانتی تھی کہ ڈن کا مسیح لکھا ہوگا

اور ایسا ہی تھا اسے مسکراتے ہوئے مسیح پڑھا اور پہلے کی طرح ہی سفیان کو پھر سے بے ہوش کر دیا

اسکے بے ہوش ہوتے ہی دعا نے اسے رسیوں سے آزاد کیا اور وہ رسیاں وہاں رکھے اپنے بیگ میں ڈال لیں

وہ اپنی موجودگی کا کوئی ثبوت نہیں چھوڑتی تھی

آج اسے اس کام میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا کیونکہ سفیان نے اسکی امید سے زیادہ جلدی اسکا کام کر دیا تھا

سفیان کے گھر کے باہر وہ پہلے ہی ایک شخص کو کھڑا کر چکی تھی

کیونکہ اسے اندازہ تھا سارے ثبوت اسکے گھر میں ہی ہوں گے  
 اور اس بات کا یقین ہوتے ہی اس نے سفیان کے گھر کے باہر کھڑے شخص کو  
 اس جگہ کے بارے میں بتا دیا جسے سنتے ہی وہ سیدھا اس جگہ پر گیا جہاں کا دعا  
 نے اسے سمجھایا تھا

اسکے گھر کے سارے افراد اس وقت اسی ہوٹل میں موجود تھے اسلیے اسکے بھیجے  
 ہوئے شخص کو اندر جانے میں زیادہ مشکلات کا سامنا انہیں کرنا آپڑا

اسے یقین تھا اب تک تو وہ سارے ثبوت جل کر راکھ بھی بن چکے ہوں گے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

ڈی ایس پی صاحب نے اپنی بیٹی کی شادی کی خوشی میں اس ہوٹل میں دعوت  
 رکھی تھی جس میں انہوں نے اپنے سب ہی ساتھوں کو فیملی سمیت بلایا تھا  
 سفیان بھی وہاں اسی سلسلے میں گیا تھا جب اسکی نظر وہاں کھڑی دعا پر پڑی

وہ لڑکی خود اسے اپنے قرب بلا رہی تھی تو وہ کیسے نہ جاتا لیکن اسے پتہ نہیں تھا  
کہ اپنی اس حرکت سے وہ کتنا بڑا نقصان اٹھا چکا تھا اسکی مہینوں کی ساری محنت  
ایک لمحے میں تباہ ہو چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○

یہاں سکیورٹی کافی سخت تھی صرف وہی لوگ اندر ہو ٹول میں آرہے تھے جنہیں  
انویشن ملا تھا

کیونکہ باہر کھڑے گارڈز بغیر انویشن کے کسی کو اندر نہیں آنے دے رہے تھے  
اتنی سخت سکیورٹی میں وہ ہو ٹول کے اندر کس طرح آئی تھی یہ تو صرف وہ خود جانتی  
تھی

کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی جانے لگی جب اسکی کسی سے زور  
دار لکر ہوئی اسے ایک نظر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے مشارب کو دیکھا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ اس وقت پولیس یونیفارم میں نہیں تھا لیکن اسے پتہ تھا کہ وہ آدمی پولیس والا  
ہی ہوگا

پہلی بات وہ دکھنے میں ہی کچھ ایسا لگ رہا تھا دوسرا یہاں پر زیادہ تر پولیس فورس  
کے لوگ ہی آئے ہوئے تھے

"سوری"

کہتی ہوئی وہ جلدی سے وہاں سے چلی گئی  
مشارب نے چہرہ موڑ کر اس لڑکی کی پشت کو دیکھا وہ چہرے کبھی نہیں بھولتا تھا  
چاہے سامنے والے شخص کی ایک جھلک ہی کیوں نہ دیکھی ہو

پر اگلی بار اس چہرے کو دیکھنے پر اسے یاد بھی آجاتا تھا کہ اس نے یہ چہرہ کہاں دیکھا  
تھا

○ ○ ○ ○ ○

ایک ہاتھ میں کافی کپ پکڑے وہ دوسرے ہاتھ سے موبائل اسکرولنگ کرنے میں مصروف تھی جب کمرے کا دروازہ کھول کر حیراندر داخل ہوا اسے ایک نظر دیکھ کر وہ دوبارہ اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی

ان کے درمیان کام کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہوتی تھی

"تم سے کچھ بات کرنی ہے دعا"

ہمم "اسکی نظریں ہنوز موبائل پر جمی ہوئی تھیں"

تمہیں ایس پی مشارب کے پاس جانا ہے وہ آج کل میرے پیچھے پڑا ہوا ہے"  
میں مجھے پتہ چلا ہے کہ اس کے پاس میرے خلاف کافی ثبوت جمع ہو چکے ہیں تکیں اسکے پاس جانا ہے اور وہ ثبوت ڈھونڈنے ہیں پر وہ باقیوں کی طرح نہیں ہے میں کوشش کر کے دیکھ چکا ہوں اسے اپنی ادائیں سے مت پھنسانا اسے پھنسانے کے لیے تمہیں اس بار کچھ اور کرنا پڑے گا

جس نے بتایا ہے کہ اسکے پاس آپ کے خلاف ثبوت ہیں تو اسی سے وہ ثبوت"

"بھی ڈھونڈ والو

میں نے کوشش کی تھی پر وہ نہیں ملے اسے میرے خلاف ایک فائل تیار کی" ہوئی ہے اور وہ فائل اسکے گھر میں ہے تمہیں کسی بھی طرح اسکے گھر میں جا کر "اس فائل کو ڈھونڈنا ہے

میں اس بار کچھ نہیں کرنے والی مسٹر حیدر اور ویسے بھی ہر وقت ہی کوئی نہ" کوئی آپ کے خلاف کیس کھول کر بیٹھا ہوتا ہے ایسا کام ہی کیوں کرتے ہیں جو ہر وقت اسی ڈر میں جلتے رہتے ہیں" اسے تلخی سے کہا جس پر حیدر نے گھور کی اسے دیکھا

تم سے جتنا کہا ہے اتنا کرو ورنہ اپنے لیے کوئی اور بندوبست کرو تم جانتی ہو جو" بندے میرے کام کے نہیں ہوتے میں انہیں اپنے پاس نہیں رکھتا" اسکا لجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا

اپنی بات کہہ کر وہ بنار کے وہاں سے چلا گیا اسکے جانے کے بعد دعا نے غصے  
سے کپ زمیں پر پھینکا

اسے نفرت تھی حیدر سے پر یہ بھی سچ تھا کہ وہ یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھی وہ  
عیش و عشرت میں پلی ہوئی لڑکی تھی جس نے زندگی میں ہمیشہ پیسے پانی کی طرح  
بہایا تھا اگر کہیں اور چلی بھی جاتی تو کیسے رہتی

اور اگر جاتی بھی تو کہاں جاتی اس دنیا میں اسکا صرف ایک یہی ٹھکانہ تھا جماں  
نام کا ہی سی پر اسکے پاس ایک رشتہ تو تھا

visit for more novels:

"کہاں ملے گا وہ" [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسنے حیدر کو میسج ٹائپ کیا اور ٹھیک دو منٹ بعد ہی اسے حیدر کا جواب موصول  
ہو گیا

فارغ وقت میں وہ اکثر شکار پر جاتا ہے جب مجھے اسکے جانے کی خبر ہوگی تو تمہیں " بتا دوں گا تم بھی وہیں جانا اس سے مل کر تمہیں کیا کہنا ہے یہ مجھے بتانے کی " ضرورت نہیں ہے یہ کام تم خود بہت اچھے سے کر لیتی ہو

○ ○ ○ ○ ○

"آپ مجھ سے ملنا چاہتے تھے"

پولیس اسٹیشن میں داخل ہوتے ہی جو بات اسے شایان سے سننے کو ملی وہ یہ تھی کہ سکندر درانی اس سے ملنا چاہتا ہے اور اسکے انتظار میں کب سے بیٹھا ہوا

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

تمہا

سکندر درانی کون تھا یہ بات وہ اچھے سے جانتا تھا لیکن یہاں کیوں آیا تھا یہ اسکے لیے سوچنے والی بات تھی

ہاں میں نے سنا ہے حیدر گیلانی کے کیس پر تم کام کر رہے ہو اسکے کہنے پر" مشارب ایک پل کے لیے چونکا

وہ یہ بات کیوں پوچھ رہا تھا

"جی بلکل"

"میں تمہاری اس میں مدد کر سکتا ہوں"

مجھے آپ کی مدد نہیں چاہیے الحمد للہ میں اپنا کام خود ہی بہت اچھے سے کر رہا"

"ہوں

ٹھیک ہے جیسا تم میں اچھا لگے پر کبھی بھی اس معاملے میں میری ضرورت ہو تو"

تم مجھ سے مدد مانگ سکتے ہو" اسکے کہنے پر مشارب نے اپنا سر ہلاکا لیکن زہن

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

میں ایک الجھن تھی

"پر آپ میری مدد کیوں کرنا چاہتے ہیں مسٹر درانی"

کیونکہ میں حیدر کے بارے میں بہت کچھ ایسا جانتا ہوں جو تمہارے کام آسکتا"

"ہے

"اور آپ کیسے جانتے ہیں"

"وہ کبھی میرا دوست ہوا کرتا تھا"

"اور آپ اپنے دوست کے ساتھ یہ سب کر رہے ہیں"

میں نے کہا وہ میرا دوست ہوا کرتا تھا پر اب دشمن سے کم نہیں ہے "اس بار"  
اسکے لجے میں حیدر کے لیے نفرت تھی

وہ کیوں اس سے نفرت نہ کرتا اس نے پہلے مناہل کو اس سے چھیننا اور اب علیحدہ  
کے پیچھے پڑ گیا تھا

پہلے وہ خاموش ہو گیا تھا لیکن اس بار سکندر کا اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تھا

○ ○ ○ ○ ○

تیز تیز قدم اٹھاتی وہ جنگل میں بھاگ رہی تھی اسکے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے  
ہوئے تھے جبکہ بدن پر بھی زخموں کے نشان موجود تھے

بھاگتے ہوئے اسے چند لمحے کر اپنا سانس بحال کیا جب سامنے نظر آتے منظر  
کو دیکھ کر اسکے قدم اپنی جگہ جم گئے

اسکے سامنے ایک شیر موجود تھا یہ جنگل خطرناک جانوروں سے بھرا پڑا تھا اسلیے  
یہاں کسی شیر کی موجودگی کوئی حیرانی والی بات نہیں تھی

لیکن وہ خوفزدہ تھی شاید کوئی بھی شخص اس خطرناک جانور کو اپنے سامنے دیکھ کر  
ہو جاتا خوف سے اسکا وجود کیپتا رہا تھا آج تک اگر کبھی اس خطرناک جانور کو اسے  
دیکھا بھی تھا تو صرف پنجرے میں لیکن آج وہ کسی پنجرے میں قید نہیں تھا

وہ سانس بھی نہیں لے رہی تھی اسے الٹے قدم اٹھانے شروع کیے جب اسکے  
قدموں کی آواز سن کر وہ شیر اسکی جانب متوجہ ہوا اور اپنے شکار کو دیکھتے ہی اس  
پر جھپٹنے لگا

اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر وہ خوف سے لگئے ہی پل بے ہوش ہو چکی تھی

بھاگ کر وہ شیر اسکے قریب آیا لیکن اس سے پہلے وہ اسے کوئی نقصان پہنچا پاتا

ایک گولی سیدھا آکر اس شیر کو لگی اسی طرح دوسری اور تیسرا بھی

درد سے ترپتا ہوا وہ وہیں پر گر گیا

جب تیز تیز قدم اٹھاتا مشارب اس نازک وجود کے قریب آیا

اور اپنی رائفل سائیڈ پر رکھ کر اس نے دعا کے بے ہوش وجود کو اپنی بامبوں میں اٹھالیا

اور اسے لے کر وہاں سے چلا گیا

اس جانوروں سے بھرے جنگل میں وہ اس انجان لڑکی کو آکیلا تو نہیں چھوڑ سکتا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تمہا

○ ○ ○ ○ ○

اسے اپنی بامبوں میں اٹھائے وہ گھر میں داخل ہوا اور اسے سیدھا گیست روم کی

طرف لے گیا

اسے بیڈ پر لٹا کر اسے خالا بی اور اماں جان کو آواز دی جو اسکی آواز سنتے ہی

جلدی سے اس کمرے میں آئیں

کیا ہوا سب خیہت تو ہے "ناز بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پوچھا لیکن"

تب ہی نظر وہاں لیٹی دعا پر گئی

انہوں نے نا سمجھی سے مشارب کی جانب دیکھا

"مشارب یہ لمکی کون ہے"

یہ مجھے جنگل میں ملی تھی امان جان میں اسے وہاں اکیلا کیسے چھوڑ آتا اسلیے"

visit for more novels:

یہاں لے آیا پلیز اس کے کپڑے چینچ کرائیں میں تب تک ڈاکٹر کو کال کر دیتا

"ہوں

پھر اس لمکی کا کیا کرنا ہے" اسے جاتے دیکھ کر خالا بی نے جلدی سے پوچھا"

"پہلے اسے ہوش میں آنے دیں پھر دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے"

اسنے ایک گھری نظر دعا پر ڈالی اور کمرے سے چلا گیا

وہ شکلیں کبھی نہیں بھولتا تھا جنگل میں اس لڑکی کو دیکھ کر ہی اسے یاد آگیا تھا  
کہ وہ پہلے بھی اس لڑکی کو دیکھ چکا ہے اور اسکے چہرے پر غور کرنے سے پتہ  
بھی چل گیا کہ اس لڑکی کو اس نے ہوٹل میں دیکھا تھا

سبز آنکھوں والی لڑکی لیکن یہ بات بھی وہ جانتا تھا کہ وہ سبز آنکھیں اسکی اپنی  
نہیں تھیں اس نے لینس لگائے ہوئے تھے

پہلے وہ لڑکی اسے ہوٹل میں ملی اور اب کچھ ٹائم بعد جنگل میں یہ بات تو طے  
تھی جب تک وہ ہوش میں نہیں آ جاتی اور مشارب اس سے بات نہیں کر لیتا  
تب تک اسے اسی کشمکش میں رہنا تھا کہ وہ لڑکی واقعی میں اس جنگل میں  
غلطی سے آئی تھی یا اسکے دشمنوں کی بھیجی ہوئی تھی

○ ○ ○ ○

آنکھ کھلتے ہی اسے حیرت سے اس نئی جگہ کو دیکھا وہ زندہ تھی جب کہ اسے تو  
لگ رہا تھا وہ شیر اب تک اسکی ہڈیاں بھی نگل چکا ہو گا

وہ خوفزدہ تھی شاید زندگی میں پہلی بار

اسنے اس خطرناک جانور کو اپنے اتنے قریب دیکھا تھا اسکا خوفزدہ ہونا بتا بھی تھا  
وہ اسی طرح خوف زدہ ہو کر اس منظر کو سوچ رہی تھی جب ایک لڑکی اس کرے  
میں داخل ہوئی

آپ ہوش میں آگئیں میں چھوٹے صاحب کو بتا کر آتی ہوں "اسے دیکھتے ہی وہ"  
خوشی سے واپس باہر چلی گئی

اسکے جانے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ کمرے کا جائزہ لینے لگی جب دھیان  
اپنے کپڑوں کی طرف گیا اسے جہاں تک یاد تھا اسکے کپڑے تو پھٹ پکے تھے  
لیکن یہ کپڑے بلکل صحیح حالت میں تھے

اسنے بے اختیار اپنی چوڑوں پر ہاتھ رکھا خود کو مظلوم ظاہر کرنے کے لیے اسنے  
چوڑیں بھی اپنے آپ کو خود لگائی تھیں اور کپڑے بھی جگہ جگہ سے پھاڑ دیے

تھے لیکن اب اسکی چوٹ پر بھی مرہم پئی ہو چکی تھی اور اسکے کپڑے بھی تبدیل کیے جا چکے تھے

اس وقت جو کپڑے اسے پہلے ہوئے تھے یقیناً اسکے نہیں تھے اسکے نازک وجود کے لیے وہ بہت ڈھیلے ڈھالے تھے

لیکن اسکا دھیان صرف اس بات پر تھا کہ اسکے کپڑے چیخ کس نے کیے دروازہ پھر کھلا اور وہ خوبرو مرد اندر داخل ہوا اسے ایک نظر اٹھا کر سامنے کھڑے مشارب کو دیکھا اور اپنی الجھن بھری نظریں جھکالیں

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسلیے اسے خالا بی کو بلا کر جان بوجھ کر اسکے کپڑوں کا ذکر کیا تھا تاکہ اسے پتہ چل جائے کہ اسکا لباس کس نے تبدیل کیا تھا

شیر کا خوف تو پہلے ہی نہیں اترا تھا اوپر سے یہ بندہ سامنے کھڑا اسے مسلسل گھور رہا تھا

اسکا زہن اس وقت جیسے بند ہوتا جا رہا تھا اور اسی بند ہوتے زہن کے ساتھ جو سب سے بڑی غلطی اسے کی تھی وہ تمہی مشارب کو اپنا نام بتانا

تم نے اپنا نام نہیں بتایا" مشارب کے کہنے پر اسکے لب ہولے سے ملے"

"د- دعا حیدر"

○ ○ ○ ○ ○

اپنی اس بے وقوفی کا اسے بعد میں جی بھر کر پچھتاوا ہوا

اسنے اپنا نام اسے بتا دیا اگر وہ اسے پہچان گیا تو  
visit for more notes:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

ویسے تو حیدر نے آج تک اسے اپنی بیٹی کے طور پر کسی سے نہیں ملوایا تھا پر پھر بھی وہ کوئی رسک کیوں لیتی

وہ حیدر گیلانی کی بیٹی تھی یہ بات صرف اسکے خاص بندے ہی جانتے تھے

سوچی ہوئی کہانی تو اسے مشارب کو سنا دی تھی کہ وہ جنگل تک کیسے پہنچی اور  
شاید اسکی کہانی پر مشارب کو یقین بھی ہو گیا تھا

لیکن پھر بھی دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا تھا کہیں وہ اسکی حقیقت نہ جان لے  
یقیناً مشارب کبھی اس بات کو نہیں جان پاتا کہ وہ حیدر گیلانی کی بیٹی تھی پر  
پھر بھی وہ اپنی اس غلطی کو درست کرنا چاہتی تھی تاکہ کہیں کوئی غلطی کی  
گنجائش نہ رہے

پر اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ مشارب تو اسکی ساری انفارمیشن اسکے نام بتاتے ہی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

نکلو اچکا تھا

اسکا نام دعا حیدر تھا اور اس وقت وہ حیدر گیلانی کے کہیں پر کام کر رہا تھا پہلا  
شک اسے یہی ہوا کہ اسے حیدر گیلانی نے بھیجا ہے اور پھر ساری معلومات نکلو<sup>a</sup>  
کر اسکا شک یقین میں بدل گیا

اسے حیدر نے ہی بھیجا تھا پر وہ اسکی بیٹی تھی یہ بات جان کر اسے بے حد حیرت ہوئی تھی کیونکہ حیدر گیلانی کی کوئی بیٹی ہے یہ بات آج تک کبھی سامنے نہیں آئی تھی

○ ○ ○ ○ ○

اسکا ارادہ اپنی غلطی ٹھیک کرنے کا تھا پر اس غلطی کو ٹھیک کرنے کے لیے وہ ایک اور غلطی کرچکی تھی

وہ کوئی بہانہ بنا سکتی تھی کہ اسکا حقیقی نام کچھ اور ہے لیکن غلطی سے اسے

visit for more novels:

اسکا نام دعا ہی ہے

"دیکھو دعا"

میرا نام دعا نہیں ہے " مشارب کے کہنے پر اسے جلدی سے کما جس پر اسے " اپنی بھنویں اچکا کر اسے دیکھا

تو کیا میں نے کل دعا حیدر غلط سنا تھا" اسکے کہنے پر دعا نے جلدی سے اپنا سر "نفی میں ہلا�ا پتہ نہیں اس بندے کی سیاہ آنکھوں میں کیا مسلہ تھا جو اچھے خاصے بندے کو کنفیوز کر دیتا تھا

"مطلب میرا نام دعا ہے لیکن سب مجھے دیا بلا تے ہیں"

"تو تم چاہتی ہو میں بھی تمہیں دیا بلاؤں"

نہیں آپ دعا بلا لیں" اسے ایسا لگ رہا تھا اسکا سانس رک رہا ہو اور اگر یہ بندہ " تھوڑی دیر تک اسی طرح مزید سوال کرتا رہتا تو شاید واقعی میں اسکا سانس بند ہو

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جاتا

مشارب کے جانے کے بعد اس نے سکون بھرا سانس لیا لیکن پھر خود کو ڈپٹہ کیا ضرورت تھی اسکے سامنے یہ سب کہنے کی

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا اب تو جو ہونا تھا ہو گیا

○ ○ ○ ○ ○

اسے یہاں رہتے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا اور یہ بات اسے تسلیم کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی کہ یہ گھر اسکے اپنے گھر سے کافی اچھا تھا

یہاں ایسے لوگ تھے جن سے اسکا کوئی رشتہ نہیں تھا پھر بھی وہ اسکا ہر طرح سے خیال رکھ رہے تھے اور ایک اسکا باپ تھا جس نے ہمیشہ اسے صرف اپنے مطلب کے لیے استعمال کیا تھا

یہ گھر اسے واقعی میں بہت اچھا لگا تھا اگر دکھ تھا تو بس اس بات کا کے ایک دن اسے یہاں سے چلے جانا تھا

اسے خود بھی پتہ نہیں چلا تھا کہ گزرتے وقت کے ساتھ مشارب کب اسکے دل پر قبضہ کر کے بیٹھ گیا

پر یہ بات اسے ہمیشہ اپنے دل میں ہی رکھی تھی اسے پتہ تھا یہ ساری باتیں بے معنی ہیں مشارب تو اسکے بارے میں کچھ ایسا سوچتا بھی نہیں ہو گا

پر اسے حیرت ہوئی تھی جب ناز بیگم نے اسکے سامنے یہ کہا کہ وہ مشارب کے کہنے پر اسکے پاس ان دونوں کے رشتے کی بات کرنے آئی تھیں

وہ انکار کر دینا چاہتی تھی یقیناً اسکی حقیقت پتہ چلنے پر مشارب اس سے نفرت کرتا لیکن حیدر اسے اس بات سے منع کر چکا تھا

وہ جانتا تھا کہ دعا نکاح کے بعد با آسانی اپنا کام سر انجام دے سکتی تھی جس کے لیے وہ وہاں گئی تھی تو پھر اس نکاح میں انکار کی وجہ کیا تھی بعد میں بھلے یہ رشتہ ختم ہو جاتا اسے پروانہ میں تھی

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

بھلے وہ مشارب سے دور چلی جاتی لیکن اسکا نام تو اسکے ساتھ جڑا رہتا نہ اور اسکے لیے یہی کافی تھا

اسلیے فائل ملتے ہی وہ وہاں سے چلی گئی تھی

کیونکہ جتنا وقت وہ وہاں گزار رہی تھی وہاں سے جانا اتنا ہی مشکل لگ رہا تھا

پر یہ بات وہ سوچ چکی تھی کہ یہاں سے جانے کے بعد وہ حیدر کے پاس واپس نہیں جائے گی اب وہ مزید اسکی کوئی بات نہیں ماننے والی تھی اب اسے اپنی زندگی خود جی بنی تھی

پر اس سب کی نوبت ہی نہیں آئی تھی کیونکہ مشارب اسے اس جگہ سے لے کر آچکا تھا

اور اسکی ساری حقیقت جاننے کے بعد بھی وہ اس سے نفرت نہیں کر رہا تھا یہ بات اسکے دل کو سکون پہنچا گئی

وہ سب کچھ جانتا تھا شروع سے پھر بھی انجان بنارہا یہ بات جان کر اسے بے حد حیرت ہوئی تھی لیکن دل میں سکون بھی محسوس ہوا

اچھا تھا مشارب سب کچھ خود ہی جانتا تھا ورنہ وہ تو شاید ساری زندگی اسے یہ حقیقت نہیں بتا پاتی

○ ○ ○ ○ ○

"یہ کیا ہے"

ناز بیگم کے ہاتھوں سے بوكس لے کر اسنے حیرت سے پوچھا

یہ میں کل تمہارے لیے لائی تھی تم نے شادی پر بھی عام سا جوڑا پہنا ہوا تھا"  
"اسلیے میں تمہارے لیے یہ لے آئی

"لیکن آئی اس کی ضرورت نہیں تھی آپ نے فضول میں تکلیف کی"

اسکے کہنے پر ناز بیگم نے مسکراتے ہوئے اسکی تھوڑی کوچھوا

تمہارے اوپر خرچ کرنے سے مجھے بھلا کیا تکلیف ہوگی یہ تو میرے لیے خوشی"

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"کی بات ہے اب اپنا سامان نکالو اور دعا کے ساتھ پارلر چلی جاؤ

آنٹی یہ سوٹ پھن لوں گی پر پارلر نہیں جاؤں گی "اسنے منہ بنایا"

"اپنے دیور کی شادی میں ایسے ہی چلی جاؤ گی"

نہیں میں گھر میں ہی تیار ہو جاؤں گی پلیز پارلر جانے کے لیے اسرار مت کچیے" گا" اسکے منت بھرے انداز پر وہ مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلا کر باہر چلی گئیں انکے جانے کے بعد گھر اسنس لے کر اس نے باکس کھولا اس میں سرخ رنگ کی سارٹھی تھی

اس نے حیرت سے اسے نکال کر دیکھا آج تک تو اسے ڈوبٹہ نہیں لیا تھا کیونکہ اس سے سنبھالا نہیں جاتا تھا اور کہاں ناز بیگم اسے یہ سارٹھی دے گئی تھیں جس کو پہننا اسے نام کو نہیں آتا تھا

visit for more novels:

دانتوں میں لب دبائے وہ اس سارٹھی کو دیکھ رہی تھی جب کمرے کا دروازہ ناک ہوا

سارٹھی بیڈ پر رکھ کر اس نے دروازہ کھولا وہاں ملازمہ ہاتھ میں بیگ پکڑے کھڑی تھی یہ بڑی بیگم نے بھجوایا ہے وہ آپ کو دینا بھول گئی تھیں "اس نے بیگ اسکے ہاتھ سے لیا اور اسکے جاتے ہی دروازہ واپس بند کر کے بیگ میں موجود سامان دیکھنے لگی

جس میں سارا میک اپ کا سامان موجود تھا سامان دیکھ کر اسے منہ بناتے ہوئے

بیگ سائیڈ رکھا

مطلوب ناز بیگم اسکی تیاری کا سارا احتمام پہلے ہی کرچکی تھیں

○ ○ ○ ○

"خالا بی"

اسنے کچن میں کام کرتی خالا بی کو نرم لبھے میں پکارا جس پر انہوں نے چونک کر  
اسکی طرف دیکھا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اپنے لیے علیجہ کا ایسا لبھے انہوں نے بھلا پہلے کب سنا تھا

"ایک مسلہ ہے"

"ہاں کہو"

کیا آپ کو پتہ ہے سارہی کیسے پہنی جاتی ہے "اسکے کہنے پر خالا بی نے شرم کر" ڈوپٹہ دانتوں میں دبایا

میرے شوہر جی نے تو جوانی میں مجھے اتنی سارہیاں پہنائیں ہیں کہ میں تو اس "اکام میں اچھی خاصی ماہر ہو چکی ہوں

گڑ تو جلدی سے آئیں میری مدد کریں" اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے وہ جلدی سے کمرے میں چلی گئی

جبکہ اسکی بات سن کر گھر میں داخل ہوتے وجدان کے لب مسکرانے

visit for more novels:

تو میدم کو سارہی پہننے میں نہ چاہتیے [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

خالا بی میرے لیے جلدی سے چائے بنادیں" خالا بی جو جلدی جلدی برتن رکھ کر وجدان کے کمرے کی طرف جا رہی تھیں اسکے پکارنے پر منہ بننا کر رہ گئی

"وہ بیٹا علیجہ نے بلایا ہے تو پہلے اسے دیکھ آؤ"

نہیں آپ میرے لیے چائے بنائیں پھر جس کی چاہیں دیکھتی رہیے گا" اسکے " کہنے پر اپنا سر ہلا کر وہ واپس کچن میں چلی گئیں

اور انکے جاتے ہی وہ خود بھی اپنے کمرے میں چلا گیا

○ ○ ○ ○

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے علیجہ کو دیکھا جو اپنے ہاتھوں میں سارہی پکڑے کھڑی تھی

"میں مدد کر دوں"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکی آواز سن کر وہ بڑی طرح چونکی اسے تو یہی لگا تھا کہ خالا بی آئی ہوں گی

"ضرورت نہیں ہے میں خود کرلوں گی"

"اگر تمیں خود کرنی آتی تو خالا بی سے نہیں کہتیں"

ہاں نہیں آتی مجھے باندھنی پر تمہاری مدد تو بلکل نہیں لوں گی" اسکے کہنے پر"

وجدان نے گھری مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا اور اسکے قریب جا کھڑا ہوا

پر میں تو مدد کرنا چاہتا ہوں" اسکی بہکی بہکی نظریں علیجہ کے اوپر جمی ہوئی تھیں"

اسے اپنے اس قدر قریب دیکھ کر وہ پیچھے کی طرف ہونے لگی

جب اسکے قدم لڑکھڑائے لیکن اس سے پہلے وہ پیچھے بیڈ پر گرتی اسکی کمر کے گرد

بازو حائل کر کے وجدان اسے گرنے سے روک چکا تھا

ن-- نہیں چاہیے تمہاری مدد" اسے لڑکھڑاتے ہوئے کہا اور اپنا لجہ دیکھ کر اسے"

خود بھی حیرت ہوئی آج تک گن چلاتے ہوئے اسکے ہاتھ نہیں کانپے تھے لیکن

اس شخص کے قریب آتے ہی اسکا جیسے سانس رک جاتا تھا

"ویسے تو تمہاری زبان برڑی چلتی ہے میرے قریب آتے ہی اسے کیا ہو جاتا ہے"

کچھ نہیں ہوتا چھوڑو مجھے" اسے وجدان کو دھکا دیا اور اسکے دور ہوتے ہی ساڑھی"

اٹھا کر کمرے سے باہر بھاگ گئی

یہ بات پہلے زہن میں کیوں نہیں آئی خالا بی کی مدد لینے سے بہتر تھا وہ نیٹ پر طریقہ دیکھ لیتی

اف علیجہ تم بھی نہ " اسے پیشانی پر ہاتھ مار کر اپنی عقل پر ماتم کیا"

○ ○ ○ ○ ○

تیار ہو کر وہ سیدھا مشارب کے کمرے میں گیا سب ہی تیار ہو گئے تھے بس دعا کو پارلر سے پک کرنا تھا

"مشارب تیار ہو"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسنے کمرے میں داخل ہو کر پوچھا اور اسے دیکھ کر لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی

بلیک کلر کا پینٹ کوٹ پہنے وہ آج ہمیشہ سے کچھ زیادہ ہی خوب رو گ رہا تھا

یا شاید شادی کی خوشی میں اس پر اتنا روپ آگیا تھا

ہاں بلکل میں تیار ہوں کیسی لگ رہا ہوں" اسے مڑ کر وجدان کی طرف دیکھا"

بہت اچھے لگ رہے ہو بس تمہارے بال ٹھیک نہیں لگ رہے" اس نے  
مشارب کے بکھرے بالوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا یقیناً بھی تک اسے اپنے بال  
نہیں بنائے تھے اور کہہ رہا تھا تیار ہوں

ہاں بس یہی رہ گئے تھے "اسکے قریب جا کر وجدان نے اسے ڈریسنگ ٹیبل کے"  
سامنے رکھی کرسی پر بٹھایا اور خود اسکے بال بنانے لگا

جبکہ اسکی اس حرکت کی کے باعث مشارب کو اپنا آپ کسی بچے کی طرح لگا

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com ° ° ° ° °

علیجہ کو تو لے آو" اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر ناز بیگم نے لوگا جس پر وہ منہ"  
بگاڑ کر اندر چلا گیا

سب جا رہے تھے اس لڑکی کو خود بھی خیال ہونا چاہیے تھا ابھی تک اسکی تیاری"  
ہی کمل نہیں ہوئی

تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ناز بیگم کے کمرے کی طرف جانے لگا کیونکہ علیجہ وہیں پر تیار ہو رہی تھی

اسکے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا اور کمرے سے نکلتے اس وجود کو دیکھ کر وہ دم بخود رہ گیا

پہلی بار ہی تو وہ علیجہ کا ایسا روپ دیکھ رہا تھا

اس نے سرخ رنگ کی ساری ہی پہنی ہوئی تھی جبکہ میک اپ کے نام پر اس نے صرف آنکھوں میں کاجل اور لبوں پر لسٹک لگائی ہوئی تھی

visit for more novels:

لیکن اس تیاری میں بھی وہ وجدان کا دل دھڑکا رہی تھی

کیسی لگ رہی ہوں "علیجہ نے اسے اپنے سامنے کھڑے دیکھ کر پوچھا اور اسکی" آواز سن کر وجدان ہوش کی دنیا میں واپس آیا

منہ بند رکھو تو پیاری لگو گی منہ کھولو تو زبان دراز ہی لگو گی" اسکی تعریف پر علیجہ" بس اسے گھور کر رہ گئی

مجھے بعد میں دیکھ لینا ابھی چلو" اسکے کہنے پر وہ منہ بناتی ہوئی چلنے لگی لیکن "اسکی رفتار آج دھمی تھی

یقیناً سارہی کی وجہ سے وہ اس سارہی میں غیر آرام دہ تھی اور یہ بات وجدان بھی محسوس کر چکا تھا لیکن وہ اسے یہ بات ہرگز نہیں کہنے والا تھا کہ جا کر چلنج کر کے آجائے کیونکہ ان کپڑوں میں وہ ضرورت سے زیادہ حسین لگ رہی تھی اور وجدان بس اسکا یہ روپ اپنی آنکھوں میں بسا لینا چاہتا تھا

○ ○ ○ ○ ○

علیجہ میری جان کتنی پیاری لگ رہی ہو" اس پر نظر پڑھتے ہی مناہل حیرت سے " کہا

اسنے پہلی بار ہی تو علیجہ کو سارہی میں دیکھا تھا سارہی تو دور کی بات اسنے تو آج تک کمیز شلوار نہیں پہنی تھی اسلیے اسے ایسے دیکھ کر مناہل کی حیرت تو بنتی تھی

"آج تو میری بیٹی واقعی میں ایک لڑکی لگ رہی ہے"

مام ویری فنی "اس نے منہ بنایا جس پر مناہل کو اس پر مزید پیار آیا"

"ازبار اور آیت کماں ہیں"

"وہ دونوں تو برات کے لگلے دن ہی کا ج ٹرپ پر چلے گئے تھے"

"ہائے میری معصوم بلی کو اسکے ساتھ اکیلے کیوں بھیج دیا"

"اب تم ٹرپ پر تو اسکے ساتھ نہیں جا سکتی تھیں"

جا تو سکتی تھی لیکن فلکال اس بات کو چھوڑیں میں آپ کو آنٹی سے ملواتی ہوں"  
آپ کا پوچھ رہی تھیں "مناہل کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے ناز بیگم کے پاس لے گئی

○ ○ ○ ○ ○

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سوچوں میں گم بیٹھی دعا کو دیکھا

جو بے بی پنک کلر کی میکسی پہنے کوئی گڑیا لگ رہی تھی

تقریب میں تو وہ اسے ٹھیک سے دیکھ ہی نہیں پایا اسلیے اب گھری نظروں سے  
اسکے خوبصورت وجود کو دیکھ رہا تھا

"اکیا سوچ رہی ہو"

اسکی آواز پر وہ چونکی جب مشارب کی نظر اسکے ہاتھ میں موجود موبائل پر پڑی وہ  
موبائل وہ تو نہیں تھا جو اسے دعا کو دیا تھا

لیکن اس سے پہلے وہ کچھ پوچھ پاتا دعا کے ہاتھ میں موجود موبائل تھر تھرانے لگا  
اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر وہ خود دیکھنے لگا جماں پر حیدر گیلانی لکھا آرہا تھا

visit for more novels:

کال کاٹ کر اسے دعا کی طرف دیکھا جو اسکے ہاتھوں میں موجود موبائل کو دیکھ رہی  
تھی

"اکیا ہوا ہے"

"وہ مجھے فون کر رہے ہیں لیکن میں نہیں اٹھا رہی"

"کیوں نہیں اٹھا رہی ہو"

اٹھالیا تو وہ مجھے پھر سے کہیں گے کہ میں انکا کام کروں اگر میں نے نہیں کیا" تودھمکی دینے پر آجائیں گے "اسکا لجہ بھیگنے لگا

اسکی بھیگی آواز سن کر مشاہد نے اسکے موبائل میں سے سم نکالی اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے دور پھینک دی

"جو چیز پریشان کرے اسے زندگی میں رکھنا ہی نہیں چاہیے"

اسنے موبائل سائیڈ پر پھنکنیے کے انداز میں رکھا اور اسے اپنے سینے سے لگایا

"میرے ساتھ رہو گی تو تمہیں اپنے باپ سے دور رہنا پڑے گا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"میں ویسے بھی انکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی"

"اس شخص سے تم اتنی نفرت کیوں کرتی ہو"

اسکے کہنے پر دعا نے اسکے کندھے سے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں

"محبت کی انہوں نے کوئی وجہ ہی نہیں دی مشارب"

انہیں اپنی اولاد سے کوئی سروکار ہی نہیں تھا جب میں انکے قریب جاتی تھی تو" وہ مجھے ہمیشہ جھٹک دیتے تھے اور اسی وجہ سے میں نے انکے قریب جانا چھوڑ دیا میرے ساتھ ایک گورنر ہمیشہ رہتی تھی انہوں نے ہی مجھے پالا بڑا کیا تھا اور دنیا "کی سمجھ سکھائی تھی لیکن پھر ایک دن وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی

انکے جانے کے بعد میں جانتی تھی کہ اب اپنا سہارا مجھے خود بننا ہے اسیے میں" نے خود کو مظبوط بنایا میں نے خود سیکھا کہ اس دنیا میں کیسے رہا جاتا ہے اور پھر اسی طرح ایک دن میرے باپ کو لگا کہ میں اسکے کسی کام آسکتی ہوں اور اسی "وجہ سے اسے یاد آیا کہ اسکی ایک بیٹی بھی ہے

انہوں نے خود مجھے مخاطب کیا تھا مشارب زندگی میں پہلی بار اتنے پیار سے" انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں چاہ کر بھی انہیں کسی کام کے لیے انکار نہیں کرپائی پر مجھے یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ صرف مجھے اپنے مطلب کے لیے استعمال کر رہے ہیں میں یہ سب نہیں کرنا چاہتی تھی کبھی بھی نہیں لیکن میرے منع

کرنے پر وہ ہمیشہ مجھے گھر سے نکل جانے کا کہتے تھے اور اسی بات سے میں ڈرتی تھی وہ میرے پاس ایک واحد رشتہ تھے وہ چاہے جیسے بھی تھے پر تھے تو "میرے اپنے میں انہیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی

وہ اب ہجکیوں سمیت رہ رہی تھی

مشارب نے سائیڈ پر رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر اسکے لبوں سے لگایا جس میں سے چند گھونٹ پی کر اسے گلاس سائیڈ پر رکھ دیا

"تو اب کیوں چھوڑ رہی ہو انہیں"

visit for more novels:

کیونکہ میں غلط تھی مجھے لگتا تھا کہ اگر میں نے انہیں چھوڑ دیا تو شاید میں اس "دنیا میں تنہا نہیں رہ پاؤں گی پر ایسا نہیں ہے میں انکے بنا اس دنیا میں رہ سکتی تھی پر ایسا ہوا نہیں کیونکہ خدا نے مجھے اس ایک رشتے کے بد لے بہت خوبصورت "رشتے دے دیے ہیں

مشارب نے اسکے بھیگے گال صاف کر کے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور اسے  
اپنے سینے سے لگالیا

وہ اسے سننا چاہتا تھا وہ ساری باتیں سننا چاہتا تھا جو اسے آج تک کسی سے نہیں  
کہیں اسکا دکھ تکلیف کا ہر لمحہ وہ سننا چاہتا تھا

○ ○ ○ ○

رات کافی ہونے کے باعث وہ سب سونے کے لیے اپنے کمروں میں چلے گئے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

دو سے تین اسٹوڈنٹس کو ایک ہی روم شئیر کرنا تھا جبکہ سارے ٹپھر ز کو الگ الگ

روم دیا گیا تھا

سارے اسٹوڈنٹس میں بس ایک آیت ہی تھی جسے الگ کمرہ دیا گیا تھا کیونکہ وہ

ایک ٹپھر کی بیوی تھی

اسلیے اسکے لیے تھوڑا وی آئی پی والا ماحول رکھا گیا تھا

انکا یہ ٹرپ دو سے تین دن کا ہی تھا جو ختم ہونے والا تھا اور کل انہیں واپس

جانا تھا

کپڑے تبدیل کر کے وہ کمبل درست کر کے لیٹنے لگی جب اسکے کمرے کا دروازہ

بجا

اس نے گھری کی طرف دیکھا رات کا ایک بجھنے والا تھا اس وقت کون ہو گا

فکرمندی سے کہتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا جہاں ازہار کھڑا تھا جبکہ اسکے ہاتھ میں

ایک بیگ تھا

visit for more novels:

"ازہار اس وقت آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں"

"اندر نہیں بلاؤ گی"

"نہیں"

"شاید تم بھول رہی ہو آئیت یہ الگ کمرہ تمہیں میری وجہ سے ملا ہے"

آیت کے اندر نہ بلانے پر وہ اسے سائیڈ کرتا خود ہی اندر آگیا

○ ○ ○ ○ ○

"ازہار دیکھیں ابھی جائیں ہم صح بات کریں گے"

اسکی بات کا بنا کوئی جواب دیے اسے آیت کو سائیڈ کر کے دروازہ بند کیا اور بیگ  
اسکے ہاتھ میں پکڑا دیا

"جاؤ اسے پہن کر آو"

ازہار کے کہنے پر اسے بیگ میں ہاتھ ڈال کر اس چیز کو نکالا جو ازہار اسے پہننے  
کے لیے کہہ رہا تھا

لیکن اس بیگ میں نائنٹی دیکھ کر حیرت سے اسکا منہ کھل گیا  
وہ نائنٹی ازہار نے اسے شلپنگ مال میں دلائی تھی لیکن اسے امید نہیں تھی کہ  
ازہار اسے یہاں اٹھا کر لے آئے گا

"اف ازہار حد ہوتی ہے یہ چیز کوئی ٹرپ پر لاتا ہے"

"میں لایا ہوں نہ اب جاؤ اور جلدی سے چلنج کر کے آو"

میں نہیں جا رہی ہوں اسے پکڑیں اور اپنے کمرے میں جائیں" اسے نائی ازہار" کے منہ پر پھینکی

اچھا تمیں نہیں پہنی تو کوئی مسئلہ نہیں ہے تم یہ بعد میں پہن لینا بھی بس" میرے پاس آجو" اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے آیت کو اپنے قرب کھینچا

ازہار کی اس حرکت پر اسے بوکھلا کر اسکی جانب دیکھا  
visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"ازہار یہ کیا حرکت ہے چھوڑیں مجھے"

میری جان آج میں تمہارا یہ چھوڑنے والا ڈائیلگ نہیں سننا چاہتا" اسکے بالوں"

میں ہاتھ پھنسا کر وہ بنا اسکی مزید کوئی بات سے اسکے لبوں پر جھک گیا

اور اسے اپنے اس قدر پا کر آیت کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا

اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر آئیت نے اسے خود سے دور کیا جو اس سے دور ہوتے ہی  
اسکی گردن پر جھک کر اپنا پیار بھرا المس چھوڑنے لگا

"ازہار پلیز چھوڑیں مجھے"

اسنے گھبرا کر اسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن شاید آج ازہار کا اس سے دور ہونے  
کا کوئی ارادہ نہیں تھا

ازہار پلیز یہ غ۔ غلط ہے ہماری رخصتی نہیں ہوئی ہے "اسکے کہنے پر ازہار نے"  
اسکی گردن سے چہرہ نکال کر اسکی طرف دیکھا

visit for more novels:

تم میرے نکاح میں ہو آئیت میری محروم ہوا ایک پاک بندہن میں بندھے ہیں ہم"

"دونوں تمہارے قریب آنے کے لیے کیا یہ سب کافی نہیں ہے

ا- ازہار آپ میری بات کو س- سمجھیں "اسکے لفظ لرکھڑائے"

تم سمجھو میری محبت کو میرے جذبوں کو" اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیا لے " میں لیے وہ پھر سے اسکے لبوں پر جھکا اور اس بار جیسے اسکی سانوں کو آزاد کرنا ہی بھول گیا

اپنی رکتی سانسوں کے باعث اس نے ازہار کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنا چاہا لیکن اسکی اس حرکت پر ازہار کا انداز منید شدت اختیار کر گیا اسکے لبوں کو آزاد کر کے ازہار نے اسکے کندھے سے کمیز ہٹائی اور وہاں پر اپنے لب رکھ دیے

ازہار چھوڑیں م- مجھے "اپنی کمر پر اسکی انگلیوں کا لمس محسوس کر کے اسکی جان" نکلی

"ا- ازہار"

اسے خود سے دور نہ ہوتا دیکھ کر اس نے لگھے ہی پل ازہار کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے زور سے دھکا دیا جس کی وجہ سے وہ پیچھے بیٹھ پر جا گرا

شرمندگی کے احساس سے اسکا چہرہ سرخ ہوا

"ازہار آئی ایم سوری"

وہ اپنی حرکت پر شرمندہ ہوئی اسکا ایسا کوئی ارادہ تو نہیں تھا وہ تو بس اسے خود سے  
دور رکھنا چاہ رہی تھی

بھلے وہ ازہار کے نکاح میں تھی لیکن اسکے ساتھ رخصت تو نہیں ہوئی تھی نہ

"ا-ازہار"

اس نے اپنا کپکپاتا ہاتھ ازہار کے کندھے پر رکھا جب اسکا ہاتھ جھٹک کر وہ تیز تیز قدم  
اٹھاتا اسکے کمرے سے چلا گیا

ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا جب اسکے قریب آنے پر آئیت نے مزاہمت کی ہو وہ  
ہمیشہ یہی کرتی تھی دکھ اسے اگر ہوا تھا تو اسکے دھکا دینے پر ہوا تھا  
اسے خود سے دور کرنے پر ہوا تھا وہ مزاہمت کرتی بری نہیں لگتی تھی لیکن آج  
اسکا ایسا انداز ازہار کو برا لگا تھا

ڈوپٹہ گلے میں ڈال کر وہ نیچے آئی

جہاں گارڈن بنا ہوا تھا اسے اپنے کمرے کی کھڑکی سے ازیار کو وہیں کھڑے دیکھا  
اسیلے خود بھی وہیں آگئی

وہ ناراض ہو چکا تھا اور جب تک وہ مان نہیں جاتا تب تک آیت کو سکون نہیں ملنا

تھا

اسے کھڑکی سے جب اسے دیکھا تھا تب وہ آکیلا تھا لیکن اب اسکے ساتھ ایک اور

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وجود کھڑا تھا

وہ حرا تھی جو ازیار سے چند انچ کے فاصلے پر کھڑی تھی اسے ازیار کے ساتھ دیکھ  
کر وہ اپنی جگہ رک گئی

"یہاں کیا کر رہی ہو تم"

"آپ کو اکیلے دیکھا تو یہاں آگئی"

آیت ازہار کے نکاح میں تھی یہ بات وہ جانتی تھی لیکن پھر بھی وہ ازہار کے آس پاس گھومتی رہتی تھی اس امید کے ساتھ کہ شاید کبھی تو ازہار کو اسکی محبت دکھ جائے

"آپ کو میرا یہاں کھڑا ہونا اچھا نہیں لگ رہا تو میں چلی جاتی ہوں"

اسکے کہنے پر ازہار نے چہرہ موڑ کر اسکی طرف دیکھا جب اسے کچھ فاصلے پر کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اور بنا دیکھے بھی اسے پتہ تھا کہ وہ آیت ہوگی لیکن اس وقت وہ اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا

visit for more novels:

"ایسی بات نہیں ہے حراثم رکنا چاہو تو رک جاؤ"  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکی بات سن کر جہاں حرا کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی وہیں اسکی بات سن کر پچھے کھڑی آیت کی آنکھیں نم ہو گئیں  
 بنا کچھ کئے وہ وہیں سے واپس پلٹ گئی اس وقت جیسے کہنے کے لیے اسکے پاس کچھ نہیں تھا

تم جانتی ہونہ حرا آیت میرے نکاح میں ہے "ا سنے سنجیگی سے پوچھا"  
"جی"

تو پھر کیوں خود کو جھوٹے خواب دکھارئی ہو حرا آیت میری بچپن کی محبت ہے"  
میں اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا اور اسکے سوا میری زندگی میں کوئی اور لڑکی آ بھی  
نہیں سکتی ہے بہتر ہے اس بات کو سمجھ جاؤ اور یہ فضول کے خیالات اپنے  
"دماغ سے نکال دو"

حرا اسکے بارے میں کیسے بھی جذبات رکھتی اسے پرواہ نہیں تھی لیکن بہتر تھا ایک  
بار اسے یہ بات اچھے سے سمجھا دی جاتی کہ وہ صرف آیت کا ہے اسکی زندگی  
میں کسی اور لڑکی کی گنجائش نہیں تھی

○ ○ ○ ○ ○

نبختے الارم کی آواز سن کر وہ جلدی سے اٹھی

اسے جہاں تک یاد تھا کمرے میں آکر وہ روتے روتے ہی سوگئی تھی

اور اب بختے الارم کی وجہ سے آتکھ کھلی تھی

اسے ازہار کی حرکت بری لگی تھی اسکا ناراض ہونا نہیں حرا سے بات کرنا اور جب

وہ ازہار کو منالے گی تو اس بات کی شکلیت اس سے ضرور کرے گی

اپنے کپڑے بیگ میں سے نکال کر وہ واشروم میں گھس گئی ناشستہ وہ سب باہر

کرنے والے تھے اور اسکے بعد انہیں نکلنا تھا

○ ○ ○ ○ ○

نیچے آتے ہی اسکی پہلی نظر ازہار پر پڑی جو بلیو جیز اور واٹ شرٹ کے ساتھ بلیو

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جیکیٹ پہنے کھڑا تھا

اور دوسری نظر اسکی حرا پر پڑی جو دوسری سائیڈ پر کھڑی اپنا میک اپ چیک

کر رہی تھی

اسنے بالوں کی اوچی بندھی پوئی مزید ٹائٹ کی اور دانت پیسٹے ہوئے جا کر اسکے

قرب کھڑی ہو گئی

"تم کل رات کو ازہار سے کیا بات کر رہی تھیں"

"جو بھی باتیں کروں تمہیں کیا"

"حرما میدم ان سے دور ہی رہو تو تمہارے لیے اچھا ہوگا"

ورنہ تم کیا کر لو گی آیت" اسکا انداز آیت کو منیڈ سلگا چکا تھا"

"اس سے دور رہنا حرما"

اب تو اور پاس رہنا پڑے گا" اس نے مسکراتے ہوئے ایک آنکھ دبائی جس پر آیت بے قابو ہوتی اس پر چھبٹی اور اسکے بال نوچنے لگی اسے اپنے بال نوچتے دیکھ کر حرما بھی اسکے بال نوچنے لگی

ان دونوں کو اس طرح لڑتے دیکھ کر وہاں کھڑی لڑکیاں انہیں چھڑانے کی کوشش کرنے لگیں لیکن وہ دونوں تو جیسے ایلفی سے چپک چکی تھیں جو ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں

انہیں ایک دوسرے سے دور نہ ہلتے دیکھ کر ان سب کے شور مچانا شروع کر دیا جسے سن کر دوسرے سائیڈ پر کھڑے ٹھپڑ بھاگ کر آئے یہاں کا منظر تو انکے لیے بھی کافی حیران کن تھا

"چھوڑو یہ کیا ہو رہا ہے محلے کی عورتوں کی طرح لڑھی ہو دونوں"

مس ندا ان دونوں کو الگ کروانے لگیں

جب ازہار نے آیت کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچ لیا

visit for more novels:

"یہ کیا حرکت ہے اتنی بڑی ہو گئی ہو دونوں اور مینیز نام کی کوئی چیز نہیں ہے"

اس نے شروعات کی تھی "اس نے ازہار کی طرف دیکھ کر اپنی صفائی دینے کی" کوشش کی جس نے ایک سے دوسری نظر بھی اس پر نہیں ڈالی تھی

جبکہ اسکا اشارہ اپنی طرف پا کر حرا کا پورا منہ کھل گیا

"نہیں میم اس نے شروعات کی تھی پہلے اس نے میرے بال نوچنا شروع کیے تھے"

تو تم میرے شوہر کے بارے میں ایسے بات کرو گی اور میں کھڑی کھڑی سنتی" رہوں گی" غصے سے وہ اسکی طرف واپس بڑھنے لگی جب ازہار نے اسے واپس پیچھے کھینچ لیا

البتہ اسکی بات سن کر لبوں پر مسکراہٹ ضرور پھیلی تھی جسے وہ بڑے ہی آرام سے چھپا گیا

مطلوب لڑائی اسکی وجہ سے ہوئی تھی "آیت جھوٹ بول رہی ہے میدم میں نے کچھ نہیں کہا"

visit for more novels:

بس کرو تم دونوں کو تو اب میں کالج جا کر ہی دیکھتی ہوں" مس ندا کے کہنے پر" اسنے غصے سے آیت کو دیکھا

پتہ نہیں اب انکے ساتھ کیا ہونا تھا آیت کی سفارش کے لیے تو ازہار ہی کافی تھا پر اسکے ساتھ اب کیا ہوتا اسے تو پکا کوئی بڑی پنشمند ملنی تھی

آیت کو گھورتے ہوئے وہ مسلسل یہی سوچ رہی تھی



"دعا بس کرو یہ تمہاری تیسری کینڈی ہے"

دو کوٹن کینڈی وہ پہلے کھاچکی تھی اور تیسری اسکے ہاتھ میں تھی جبکہ چوتھی کی فرماش جاری تھی

ہاں تو آئیسکریم کھلانے سے آپ مجھے منع کر چکے ہیں اب اس پر کوئی پابندی"

مت لگائیں" اسے گھورتے ہوئے اسے کینڈی منہ میں ڈالی

visit for more novels:

موسم سرما کا آغاز تھا اور آج موسم کچھ زیادہ ٹھنڈا لگ رہا تھا اسلیے ناز بیگم نے

اسے ہر طرح سے ڈھک کر مجھجا تھا تاکہ کہیں اسے ٹھنڈ نہ لگ جائے

بلیو جیز اور واٹ ہائی نیک کے ساتھ اسے ریڈ کلر کی شرت پہنی ہوئی تھی

کھلے بال دونوں شانوں پر بکھرے پڑے تھے جبکہ سر پر اسے ریڈ کلر کا ولین کیپ

پہنا ہوا تھا

ہاں میں نے کہا تھا آئیسکریم نہیں کھلاؤں گا کیونکہ موسم نہیں دیکھ رہی ہو تم"

"فضول میں بیمار پڑ جاؤ گی

اسکے کہنے پر وہ منہ بننا کر اپنی کینڈی کھانے لگی

اپنے کام کی وجہ سے مشارب تین دنوں کے لیے فیصل آباد جانا تھا اسلیے وہ دعا  
کو اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا اب تو ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ تین دن تک وہ  
اس سے دور رہتا

لیکن تھوڑی ڈائیو کرنے پر ہی دعا کی نظر سامنے بنے پارک کی طرف گئی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکی ضد کی وجہ سے مشارب نے گاڑی وہیں روک دی

اس پارک میں کوئی ایسی رائیڈ نہیں تھی جس میں دعا نہیں بیٹھی ہو

اس نے کہا تھا کہ اسے اپنی زندگی نہیں جی اپنا بچپن کھل کر نہیں جیا

وہ اسکا گمرا وقت تو واپس نہیں لاسکتا تھا لیکن اپنے ساتھ گزارے اسکے ہر لمحے کو  
خاص اور یاد گار تو بنا سکتا تھا نہ

○ ○ ○ ○ ○

یہ کیا جاہلوں کی طرح لڑ رہی تھیں" اسکا ہاتھ پکڑ وہ اسے دوسری طرف لے کر"  
گیا جہاں لوگ کافی کم تھے

میں نے کچھ نہیں کیا بس اسے آپ کے بارے میں بات ایسی بولی تھی اسلیے" مجھے غصہ آگیا" اسے ہونٹ لٹکا کر معصومیت سے کہا

visit for more novels:

اچھا تو تمہیں کیا مسلہ ہے کوئی میرے بارے میں کچھ بھی کہے تمہیں فرق" "نمہیں پڑنا چاہیے

"کیوں فرق نہیں پڑنا چاہیے شوہر ہیں آپ میرے"

ابھی تو ہمارا صرف نکاح ہوا ہے جب رخصتی ہو گی تب تم مجھ پر پورا حق رکھو گی" "اسلیے اب کوئی میرے بارے میں کچھ بھی کہے تم کچھ نہیں کہو گی

آیت نے بھیگی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا یقیناً وہ اسکی رات والی حرکت کی وجہ سے  
ایسا کہہ رہا تھا

"ازہار میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا تھا"

آیت میرا اس وقت تمہارے منہ لگنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اپنا سامان لے کر"

"آؤ اور اب اس طرح کی کوئی حرکت کی تو میں برداشت نہیں کروں گا

اسے گھوری سے نواز کرو وہ وہاں سے چلا گیا اسکے جانے پر آیت نے نم آنکھوں  
سے اسکی پشت کو دیکھا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

تو بتاؤ کیا چاہیے تمہیں" اسے گن اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اس سے پوچھا"

وہ دکھنے میں بلکل اصلی گن لگ رہی تھی لیکن وہ اصلی تھی نہیں

وہ اس وقت شونگ گیم کھیل رہے تھے جس میں انہیں گن سے نشانہ لگا کر دور رکھے ڈسپوزبل کپ گرانے تھے اور سارے کپ گرنے پر وہاں رکھی چیزوں میں سے وہ کچھ بھی لے سکتے تھے

"پہلے نشانہ تو لگائیں جب لگ جائے تب مجھ سے پوچھیے گا کہ کیا چاہیے"

"تم جانتی نہیں ہو مجھے ایس پی مشارب کا نشانہ کبھی غلط نہیں ہوتا"

اسنے اپنے ہاتھ میں پکڑی گن نشانے پر رکھی اور چند لمحوں بعد اسکا نشانہ دیکھ کر وہ واقعی میں حیران رہ گئی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

سارے کپ گرا کر اسنے دعا کی طرف دیکھا جو ابھی تک حیرت میں تھی

"مجھے چاہیے وہ ٹیڈی"

اسنے وہاں رکھے واٹ ٹیڈی کی طرف اشارہ کیا جس کے پیچ میں لال رنگ کا دل بنा ہوا تھا اور اس پر آئی لو یو لکھا ہوا تھا

دعا کے کہنے پر وہاں کھڑے آدمی نے وہ ٹیڈی اٹھا کر اسے دیا جسے لے کر اسے  
اپنے سینے سے لگالیا اور اسکی اس حرکت پر مشارب کھل کر ہنسا

○ ○ ○ ○

"جب دیکھو کام ہی کرتے رہتے ہو"

اس وقت لاونچ میں بیٹھا وہ سامنے میز پر رکھی فائلوں میں اپنا سر کھپا رہا تھا

جب ناز بیگم کی بے زار سی آواز اسکے کانوں میں پڑی

اسنے چونک کر انکی طرف دیکھا جو ابھی ابھی وہاں آئی تھیں  
visit for more novels  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"تو اور کیا کروں اماں جان"

"اڑے مشارب سے ہی کچھ سیکھ لو اب دیکھونہ اپنی بیوی کو لے گیا گھمانے"

اماں جان وہ کام کے سلسلے میں گیا ہے "اسنے ناز بیگم کی غلط فرمی دور کرنی"

چاہی

بھلے کام کے لیے گیا ہے لیکن لے کر تو گیا ہے نہ کم از کم دونوں اب ساتھ " کچھ وقت ہی گزار لیں گے تمہاری طرح تھوڑی جب سے شادی ہوئی ہے بیوی کو گھر میں ہی بند کر رکھا ہے" وہ خاموشی سے انکی تقریر سن رہا تھا یقیناً انکے کہنے کا مطلب یہی تھا کہ وہ بھی علیجہ کو کہیں گھمانے کے لیے لے جائے

"اماں جان آپ کیا چاہتی ہیں میں کیا کروں"

"تم بھی علیجہ کو کہیں لے جاؤ زیادہ نہیں تو کم از کم کھانے پر ہی لے جاؤ"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"جی اماں جان میں لے جاؤں گا پر پھلے کام کروں"

آج ہی لے جانا" انکی بات کر اسنے اپنا سر ہلایا"

اسے پتہ تھا اب جب تک وہ علیجہ کو ڈنر پر نہیں لے جاتا اماں جان نے اسی طرح اسکے پیچھے پڑے رہنا تھا

○ ○ ○ ○ ○

"مجھے تو چکر آرہے ہیں"

لگاڑا رائید سے اترتے ہی اسے اپنے سر پر ہاتھ رکھا  
اسے اس طرح دیکھ کر مشارب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں رکھی چئیر پر بٹھادیا  
"اکیا ہوا ہے تمہیں"

وہ رائید اتنی تیز تیز گھوم رہی تھی ایسا لگ رہا ہے میں ابھی تک اس میں بیٹھی "ہوئی ہوں" اسے اپنی انگلی کو تیز تیز گھماتے ہوئے اسے بتایا کہ رائید کتنی تیز گھوم رہی تھی جبکہ اسکے انداز پر مشارب بے ساختہ ہنسا

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ پورا پارک گھوم چکی تھی سوائے ان دو رائیدز کے اور ان بیچاری رائیدز کا کیا قصور تھا جو دعا ان میں نہیں بیٹھی

اسلیے ان میں بیٹھنا بھی اسے اپنا فرض سمجھا  
اپنا ٹیڈی تو وہ پہلے ہی گاڑی میں رکھ آئی تھی تاکہ گھومنے کے چکر میں وہ گھوم ہی نہ ہو جائے

"بس اب کسی رائیڈ میں نہیں بیٹھو گی"

"لیکن ایک رہتی ہے"

دعا ہم پھر کبھی آئینگے ابھی دیر ہو رہی ہے زیادہ دیر یہاں گزاری تو وہاں پہنچتے"

"ہوئے رات ہو جائے گی ابھی چلتے ہیں

اسکی بات سمجھ کر دعا نے اپنا سر ہلا کیا

"اچھا ٹھیک ہے لیکن وعدہ کریں دوبارہ لے کر آئینگے"

ہاں وعدہ کرتا ہوں دوبارہ ضرور لاؤں گا" اسکا ہاتھ پکڑ کر مشارب نے اسے کھڑا"

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کیا

ہائے مشارب وہ دیکھیں "اسنے وہاں کھڑے آدمی کی طرف اشارہ کیا جس کے"

ہاتھ میں چند غبارے موجود تھے

"دیکھ لیا اب کیا کروں"

پلیز ایک بیلوں دلادیں" اسکا انداز اس وقت بچوں جیسا تھا"

"دعا تم اسکا کیا کرو گی"

"مجھے اچھے لگتے ہیں"

اچھا ٹھیک ہے آو" اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اس آدمی کے پاس لے گیا اور اسکے

ہاتھ میں موجود سارے غبارے خرید کر اسے دے دیے

"دھیان سے پکڑتا کہیں ایسا نہ ہو تمہیں ہی اڑا لے جائیں"

میں اتنی نازک بھی نہیں ہوں" اس نے منہ بنایا جس پر مسکراتے ہوئے مشارب"

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

نے اسے اپنے قرب کر کے اسکے گال پر اپنے لب رکھے

میرے لیے تو تم بہت نازک ہو دل چاہتا ہے تمہیں ہر وقت اپنی بانہوں میں"

ہی اٹھائے رکھوں" اسکی بات سن کر دعا کے گال لال ہوئے جنہیں وہ بڑی

فرصت سے دیکھنے لگا

اب ہم چلیں" اسے مسلسل خود کو دیکھتا پا کر اس نے یاد دلایا کہ انہیں اب جانا تھا"

"ہاں چلو"

اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ باہر کی طرف جانے لگا جب دعا کے ہاتھ میں موجود غباروں میں  
سے ایک اڑتا ہوا دور چلا گیا

"میرا بیلوں اڑ گیا"

"کوئی بات نہیں ایک ہی تو ہے"

نہیں میں لے کر آتی ہوں "مشارب کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر وہ اسکے پیچھے"  
بھاگی جو اڑتے اڑتے پارک سے باہر جا چکا تھا  
visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اور اس وجہ سے وہ خود بھی باہر چلی گئی

بھاگتے ہوئے اسے زمیں پر گرا غبارہ اٹھایا اور مر کر مشارب کو دیکھنے لگی جو اس  
سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا

میں نے پکڑ لیا" اسکا بتانے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کتنی بڑی کامیابی حاصل "کرنی ہو

بہت اچھا کیا دعا اب آجاؤ ہم چلتے ہیں" اسے اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا"  
 جسے دیکھ کر وہ اسکی جانب بڑھنے لگی لیکن تب ہی ایک تیز رفتار کار اسے ٹکر مار  
 کر چلی گئی

"دعا"

اسکے لبوں سے بے ساختہ چھ نکلی

بھاگنا ہوا وہ اسکے قریب جانے لگا جو ٹکر لگنے کے باعث کافی دور جاگری تھی اسکے  
 ہاتھ میں موجود سارے غبارے ہوا کے ذریعے اس سے دور جا رہے تھے

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)  
 دعا ، دعا میری جان" اسکے قریب جا کر مشارب نے اسے اپنی بانسون میں لیا"

وہ بے ہوش ہو چکی تھی اور اسکی یہ حالت دیکھ کر مشارب کی جان پر بن آئی تھی  
 لوگوں کی بھیڑ انکے ارد گرد جمع ہونے لگی

"کال دی ایمپولینس"

اسکے چلانے پر وہاں کھڑے لوگوں میں سے ایک لڑکے نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا

○ ○ ○ ○ ○

مشارب کی کال سنتے ہی وہ تیز ڈائیو کرتا ہا سپیٹل پہنچا

"مشارب دعا کیسی ہے"

و ج د ان نے اسکے قریب آ کر پوچھا جس پر اسنے ہلکے سے اپنا سر ہلا دیا

"اک پسے ہوا یہ سب"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"یہ سب چیز گیلانی نے کیا ہے"

اس وقت اسکی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو رہی تھیں یقیناً وہ اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا

۱۱ تمہیں کیسے پستہ ۱۱

اپنے ولیمے والے دن ہی وہ وجدان کو دعا کی ساری حقیقت بتاچکا تھا

جانتا تھا کبھی نہ کبھی تو یہ بات اسکے سامنے آتی تو بہتر تھا کہ وہ خود ہی بتا دیتا

جس گاڑی سے ایکسیڈینٹ ہوا ہے وہ گاڑی حیدر گیلانی کی ہے وجدان میرا"

ارادہ بس اسے گرفتار کرنے کا تھا پر اب ایسا نہیں ہو گا میں اسے سزا دلاؤں گا  
اسنے میری بیوی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اسکی سزا اسے ضرور ملے

"اگی

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا تھا جیسے اگر اسکا بس چلتا تو وہ حیدر کو جان سے

visit for more novels:

مارنے میں دیر نہیں کرتنا [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مشارب اندر جاؤ اس وقت دعا کو تمہاری ضرورت ہے اسکے پاس جاؤ ہم اس"

"بارے میں بعد میں بات کریں گے

اسے کمرے میں بھج کر اسے ناز بیگم کو کال ملائی کیونکہ آتے وقت وہ یہ بات انہیں بھی بتا چکا تھا یقیناً وہ پریشان ہو رہی ہوں گی اور جب تک وجدان نے انہیں کال کر کے مطمئن نہیں کرنا تھا تب تک انہوں نے ایسے ہی پریشان رہنا تھا وجدان انہیں ہا سپٹل کا نام نہیں بتا کر آیا تھا ورنہ اب تک تو وہ یہاں پہنچ چکی ہوتیں

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ جا کر اسکے قریب کھڑا ہو گیا بھی تک وہ ہوش میں نہیں آئی تھی

آج پہلی بار ہی تو ایسا ہوا تھا کہ بنا کسی ڈر کے وہ زندگی کو کھل کر جی رہی تھی لیکن حیرا سے پھر اسے اسی زندگی کی طرف لے آیا جہاں سے وہ دور جانا چاہ رہی تھی

یقینا وہ جان چکا تھا کہ اب دعا اسکے کسی کام ہی نہیں تھی ہاں لیکن دعا کے پاس ایسا بہت کچھ تھا جو وہ حیدر کے خلاف استعمال کر سکتی تھی ایسے میں حیدر کے پاس اسے مارنے کے علاوہ اور کوئی آپشن ہی نہیں بچا تھا

اب میں تمیں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہاری زندگی میں اب کوئی غم نہیں"

آنے دوں گا دیکھنا تم تمہاری زندگی کو خوشیوں سے بھر دوں گا یہ وعدہ ہے

"مشارب شیرازی کا

اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اسے اپنا دوسرا ہاتھ اسکے چہرے پر پھیرا اور نرمی سے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

پورے راستے نہ ازہار نے اس سے کوئی بات کی نہ اسے خود بات کرنے کا موقع

ملا

گھر پہنچتے ہی وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا اور وہ خود مناہل سے ملنے چلی گئی  
تاکہ انہیں اپنے آنے کا بتا سکے

اسلام و علیکم ممانی" کمرے میں داخل ہو کر اس نے سلام کیا اور اسکی آواز سن کر"  
کتاب پڑھتی مناہل چونکی

"آیت تم لوگ کب آئے"

بس ابھی آئے تھے میں نے سوچا آپ سے مل لوں" وہ اسکے قریب جا کر بیٹھ گئی"

"ازبار کہاں ہے"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"وہ اپنے کمرے میں چلے گئے"

"کھانا کھایا تم لوگوں نے"

"جی راستے میں کھالیا تھا"

"اچھا تو تم جا کر آرام کرو سفر سے آئی ہو تھک گئی ہو گی"

"آپ سے کچھ بات کرنی تھی"

ہاں کہو" وہ پوری طرح آئت کی جانب متوجہ ہو کر بیٹھی "

"میری ازہار سے لڑائی ہو گئی"

ازہار کی ناراضگی دیکھ کر اسے اپنا رویہ غلط لگ رہا تھا وہ اسکا شوہر تھا اسکا محرم اگر  
وہ اسکے قرب آبھی رہا تھا تو اس میں براہی کیا تھی

یہ بات وہ علیحہ کے سامنے کھل کر کہ سکتی تھی لیکن مناہل کے سامنے نہیں  
پر کسی سے تو بات کرنی تھی نہ

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"کیوں"

اب اس کیوں کا وہ بھلا کیا جواب دیتی

وہ حرا ہے نہ جو میری کلاس میں پڑھتی ہے وہ ازہار سے بات کر رہی تھی میں"  
نے انہیں منع کیا تھا اس سے بات کرنے کے لیے لیکن انہوں نے پھر بھی  
"کری تھی تو بس اسی بات پر ہماری لڑائی ہو گئی اور وہ اب مجھ سے ناراض ہیں

اصل ناراضگی تھی کس بات پر یہ بات تو وہ مناہل کو بتا نہیں سکتی تھی

"آیت بھلا بات کرنے میں کیا برأئی ہے"

بات کرنے میں کوئی برأئی نہیں ہے ممکن لیکن وہ ازہار کو پسند کرتی ہے وہ تو" اسکی طرف غلطی سے دیکھتے بھی ہیں تو وہ خوشی سے پاگل ہو جاتی ہے اور ایسے میں وہ اس سے بات کر رہے تھے وہ بلا وجہ میں کسی غلط فہمی کا شکار ہو جائے گی" اسکی بات سن کر مناہل ہلکا سا مسکرائی

بات اتنی بڑی نہیں تھی کہ اس پر لڑائی کی جاتی اگر واقعی میں اس بات پر لڑائی ہوئی تھی تو بس آیت کی جیلیسی کی وجہ سے

آیت وہ لڑکی جو بھی سوچتی ہے سوچتی رہے یہ تمہارا مسلہ نہیں ہے اور ازہار نے اس سے ایسی تو کوئی بات نہیں کہی نہ جس کی بنا پر وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہو جاتی وہ ازہار کی اسٹوڈنٹ ہے ہو سکتا ہے وہ اسی حیثیت سے بات کر رہی ہو ہاں

اگر تمیں ازہار کا اس سے بات کرنا نہیں پسند تو تم کہہ سکتی ہو کہ وہ اس لڑکی "سے بات نہ کرے"

"میرے کہنے پر وہ اس سے بات کرنا چھوڑ دیں گے"

ہاں بلکل جب وہ یہ خواہش رکھتا ہے کہ تم صرف اسکی رہو اسکی بات مانو تو پھر "اے بھی تمہاری بات ماننی چاہیے

"ویسے اگر وہ میری ہر بات مانیں گے پھر تو مجھے بھی انکی ہر بات ماننی چاہیے نہ"

ہاں بلکل اگر وہ کوئی غلط خواہش نہیں ہے تو اسے پورا کرنے میں بھلا کیا ہی"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"حرج ہے

اسکی بات سمجھ کر آیت نے ہلکے سے مسکرا کر اپنا سر اثبات میں ہلایا اور اٹھ کر وہاں سے چلی گئی

○ ○ ○ ○ ○

اسنے غصے سے گھور کر وہاں بیٹھے مشارب کو دیکھا جو اسکی حالت سے کافی لطف

انداز ہو رہا تھا

کیونکہ ناز بیگم اسکی بیماری ٹھیک کرنے کا سارا سامان اٹھا کر لائی تھیں

ابھی ابھی انہوں نے اسے سوپ کا پیالہ پلایا تھا جسے پی کر اسکے منہ کا ذائقہ ہی

بگڑ چکا تھا

یقیناً وہ سوپ خالا بی نے ہی بنایا تھا

اب میں تمیں ہلدی والا دودھ پلاتی ہو دیکھنا اسے پیتے ہی تمہارا سارا درد ختم ہو"

visit for more novels:

جائے گا" انہوں نے اپنے برابر کھا تھر ماں اٹھایا جس پر دعائے مزید منہ بنایا

معصوم تو وہ ویسے بھی لگتی تھی اور اس وقت اسکے چہرے پر آتے ایکسپریشن اسکی معصومیت میں مزید اضافہ کر رہے تھے مشارب نہ سی لیکن شکر تھا کہ وجہان کو اسکی حالت پر رحم آگیا تھا

"اماں جان ابھی اسے سوپ پیا ہے چھوڑ دیں تھوڑی دیر میں پی لے گی"

اسنے شکر بھری نظروں سے وجدان کی طرف دیکھا کیونکہ اسکی بات سن کر ناز بیگم  
تھرماں واپس پہلے والی جگہ پر رکھ رہی تھیں

"اب آپ گھر جائیں کافی دیر ہو گئی ہے آپ کو یہاں بیٹھے ہو لئے"

ارے بیٹا ابھر جاؤں گی بھی تو دعا کی ہی فکر لگی رہے گی اوپر سے اسنے دودھ "بھی نہیں پیا دودھ پلا کر جاؤں گی

ڈوپٹہ اچھے سے سر پر اور ڈھ کرو وہ اسکے سرہانے بیٹھ گئیں اور تھوڑی تھوڑی دیر  
بعد اس پر پھونک مارنے لگیں

visit for more novels:

یہ تو طے تھا وہ اسے اپنا ہلدی والا دودھ پلانے بنایہاں سے جانے نہیں والی  
تھیں

○ ○ ○ ○ ○

اپنے گیلے بال ٹاول سے رکڑتے ہوئے وہ واشروم سے باہر نکلا جب نظر بیدڑ پر  
بیٹھی آیت پر گئی اسے دیکھ کر ازہار کی پیشانی پر بل پڑے

"یہاں کیا کر رہی ہو"

ازہار پلیز اب یہ ناراضگی ختم کر لیں آپ جانتے ہیں جب آپ مجھ سے ناراض " ہوتے ہیں تو میں بے چین ہو جاتی ہوں

اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ اسکے قریب آئی

"نمیں ہوں میں ناراض"

"اوپھر بات کیوں نمیں کر رہے"

وہ اسے یہ نمیں کہہ سکی کہ ہمیشہ کی طرح اسے اپنے قریب کیوں نمیں کر رہا  
بات کرنے کا ٹائم نمیں ملانہ ابھی تک" اسکا لجھ ہمیشہ کی طرح نرم نمیں تھا"  
اس میں سختی کا عنصر شامل تھا

اگر آپ کہیں گے تو میں وہ ناٹھی پہن لوں گی" نظریں جھکا کر اسے جھوکتے ہوئے"  
کہا شاید یہ بات سن کر ازہار اپنی ناراضگی ختم کر دے

تم اب وہ نائی پہنچانے پہنچے کوئی فرق نہیں پڑھتا" ٹاول صوفے پر پھینک " کر وہ کمرے سے چلا گیا  
اسکے جانے پر آیت نے بھیگی سانس اندر کھنچی وہ ناراض تھا اور پتہ نہیں کب  
اسنے راضی ہونا تھا

○ ○ ○ ○

پنا موبائل نکال کر اسنے کال پک کی اور کمرے سے باہر نکل گیا  
ڈائیو کی کال آری تھی جسے اسنے ہی کہا تھا کہ ناز بیگم کو گھر چھوڑ کر علیجہ کو  
یہاں پر لے آئے

"باں کھو"

سر وہ علیجہ میدم گھر پر نہیں ہیں" اسکی بات سن کر وجدان کی پیشانی پر بل " پڑے

"کیا بکواس کر رہے ہو گھر کے علاوہ وہ کہاں ہو سکتی ہے "

سر میں نے گارڈ سے پوچھا تھا اسے کہا کہ وہ تو بیس منٹ پہلے ہی کیب منگوا"  
اکر ہاسپٹل کے لیے نکل چکی ہیں

اسکی کال کاٹ کر وجدان نے اگلی کال سکندر کو ملائی جو دوسری ہی بیل کر  
پک کر لی گئی

"اکیسے ہو وجدان"

کال پک کرتے ہی اسے وجدان کی خیرپت دریافت کی لیکن اس وقت وہ اسے  
اپنی خیرپت بتانے کی کنڈیشن میں نہیں تھا

visit for more novels:

"انکل آپ کہاں ہیں"

"میں تھوڑی دیر پہلے ہی گھر پہنچا ہوں کیوں کیا ہوا ہے"

"علیجہ آپ کے گھر پر ہے"

نہیں وہ یہاں نہیں ہے" اسکی آواز میں پیشانی در آئی اور اس سے پہلے وہ کچھ  
کہہ پاتا وجدان کال کاٹ چکا تھا

وہ وجدان کے گھر پر نہیں تھی سکندر کے گھر پر بھی نہیں تھی اگر بیس منٹ پہلے بھی وہ ہاسپٹل کے لیے نکلی تھی تو بھی اسے اب تک تو پہنچ جانا چاہیے تھا "کیا ہوا ہوگا اسکے ساتھ اس وقت کہاں ہوگی وہ"

وہ یہی سب سوچ رہا تھا جب ایک بچہ اسکے قریب آیا اسکے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جو وہ وجدان کی طرف بڑھا رہا تھا

موباائل جیب میں رکھ کر اس نے وہ کاغذ ہاتھ میں پکڑا

تمہاری بیوی میرے پاس ہے میں اس سے شادی کرنا چاہتا تھا پر سکندر نہیں" visit for more novels: www.urdunovelbank.com  
مانا اور اس نے اسکا نکاح تم سے کر دیا اس نے غلطی کی تھی اور اسکی سزا تو اسے ملنی "چاہیے

اس کا گذ پر بھیجنے والے کا نام کہیں نہیں لکھا تھا لیکن وہ پھر بھی جانتا تھا کہ یہ کام حیدر کا ہی ہے اسکے علاوہ بھلا کون تھا جو علیہ کے پیچھے پڑا تھا

کاغذ وہیں پھینک کر وہ واپس کمرے میں چلا گیا

حیدر گیلانی علیجہ کو کہاں لے جاسکتا ہے یہ بات تو اسے اس وقت صرف دعا ہی بتا سکتی تھی

○ ○ ○ ○ ○

پانی کی چھینٹے اپنے چہرے پر محسوس کر کے اسے اپنی آنکھیں کھولیں  
 اسے آنکھیں کھولتے دیکھ کر حیدر نے وہاں کھڑے اپنے گارڈ کو باہر جانے کا  
 اشارہ کیا جو علیجہ کے قریب کھڑا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا اور خود  
 اٹھ کر اسکے قریب آگیا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جو اب اپنے وجود میں حرکت دینے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسکے دونوں ہاتھ  
 پیچھے کی طرف لے جا کر رسی سے باندھے گئے تھے  
 "مجھے جانتی ہو تم"

اسکی کرسی کے سامنے ایک اور کرسی رکھ کر وہ اس پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا جس  
پر علیجہ نے نفرت بھری نظروں سے اسے دیکھا

اسنے ایک بار غلطی سے مناہل اور سکندر کی باتیں سنی تھیں جس میں وہ اس  
بات کا اقرار کر رہی تھی کہ علیجہ اسکی بیٹی نہیں ہے  
یہ بات اسکے لیے کسی صدمے سے کم نہیں تھی

بعد میں اس بات کی تفصیل اسنے مناہل نے پوچھنے میں دیر نہیں لگائی تھی اور  
اسکے پوچھنے پر مناہل بھی اسے ہر بات بتا چکی تھی

visit for more novels:

اسے یہ پتہ تھا کہ سکندر اسکا باپ نہیں ہے لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ اسکا باپ  
کون ہے

لیکن پھر ایک دن اسے یہ بات بھی پتہ چل گئی جب اسکا وجدان سے نکاح ہوا  
مناہل کی عادت تھی وہ اس سے کچھ بھی کچھ نہیں چھپاتی تھی خاص کر وہ  
بات تو بلکل نہیں جن کا تعلق علیجہ سے ہوتا تھا

اور اسی لیے وجدان سے نکاح کے بعد اسے یہ بات بھی علیحدہ کو بتانے میں دیر نہیں لگائی تھی کہ اسکا باپ کون ہے

سامنے کھڑے اس شخص کے لیے اسکے دل میں کبھی کوئی جذبہ پیدا نہیں ہوا تھا لیکن جب مناہل نے اسے یہ بات بتائی تھی کہ اسکا باپ حیدر ہے اور اس سے شادی کا خواہش مند ہے تب سے اسے حیدر سے نفرت ہو چکی تھی بے انتہا اسکی خواہش تھی کہ زندگی میں ایک بار حیدر گیلانی اسکے سامنے آئے اور وہ اپنے ہاتھوں سے اسکا قتل کر دے

آج وہ اسکے سامنے تھا لیکن وہ اسے قتل نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ اسکی قید میں تھی

○ ○ ○ ○ ○

"حیدر گیلانی نام ہے میرا"

"جانقی ہوں" اسکا چہرہ بے تاثر تھا"

میں نے شادی کی بات کی تھی تمہارے باپ سے پر اسے انکار کر دیا اور اسکے "انکار کی سزا اب تمہیں ملے گی تاکہ تمہارے باپ کو اندازہ ہو جائے کہ اسے کسے "انکار کیا تھا

"تم مجھے جانتے ہو"

حیدر کی بات کا بنا کوئی رسپانس دیے اسے سوال پوچھا لیکن پھر خود ہی اپنا سر نفی میں ہلا�ا

"تم مجھے نہیں جانتے"

visit for more novels:

تم سکندر درانی کی بیٹی ہو" اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکراہست نمودار ہوئی"

نہیں میں حیدر گیلانی اور مناہل درانی کی بیٹی ہوں جسے سکندر درانی نے اپنی "بیٹی بنانا کر پالا" علیجہ کے کہنے پر اسکی مسکراہست سمیٹی

"جھوٹ"

یہ ایک لفظ ہی اسکے لبوں سے بمشکل نکلا لیکن دل اور دماغ کمیں اس بات کو سچ بھی مان رہے تھے اسے آج تک یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ سکندر کی بیوی کون ہے

کاش یہ جھوٹ ہی ہوتا کاش میں سکندر درانی جیسے انسان کی بیٹی ہوتی پر"

حقیقت بدل نہیں سکتی میں حیر گیلانی کی بیٹی ہوں جس نے میری ماں کو "دھوکے سے اپنے فارم ہاؤس پر بلایا اور اس سے اپنے تمپر کا بدله لیا آنکھیں پوری کھولے وہ صدمے سے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس لڑکی کو وہ اپنے بستر تک لانا چاہتا تھا وہ اسکی اپنی بیٹی تھی

"تمہارے گھٹیا پن کی کوئی حد ہے شاید نہیں"

ہاں نہیں ہے میرے گھٹیا پن کی کوئی حد" اسکی آواز دھیمی مگر لجہ سخت تھا"

ابھی تم نے میرا گھٹیا پن دیکھا ہی کہاں ہے تم جانتی ہو تمہیں استعمال کر کے " میں تمہیں مار دیتا اور تمہاری لاش سکندر کے پاس تھے میں بھجتا جو لوگ میرے " کسی کام کے نہیں ہوتے میں انہیں اپنی زندگی میں نہیں رکھتا

جیسے دعا کے ساتھ کیا تم نے " اسکے کہنے پر حیدر نے قہقہہ لگایا "

ہاں وہ اب میرے کسی کام کی نہیں تھی لیکن اسکے پاس میرے بہت سے " راز تھے جو مجھے خطرے میں ڈال سکتے تھے

" تمہیں بتا دوں کہ وہ زندہ ہے "

visit for more novels:

ایک بار بچ گئی ضروری نہیں ہر بار بچ جائے گی لیکن یہاں ہم تمہاری بات " کر رہے ہیں تم میرے اب کسی کام کی نہیں ہو تو پھر تمہیں بھی زندہ رکھنے کا " کیا فائدہ

" کیا کرو گے میرے ساتھ مجھے مار کر میری لاش میرے باپ کو بھجواد گے "

" ہاں یہی کروں گا "

"یہ سب کر کے تم بچو گے نہیں حیدر گیلانی"

اسکی بات سن کر حیدر نے ہنستے ہوئے اپنی جیب سے گن نکالی اور پہلی گولی  
اسکے بازو میں مار دی

درد کے باعث چخ اسکے لبوں سے نکلی

چاہے وہ خود کو کتنا ہی مظبوط بنالیتی

تمھی تو ایک صنف نازک ہی

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

حیدر اسے کہاں لے کر گیا تھا اس معاملے میں وہ شیور نہیں تھی لیکن اپنے  
اندازے کے مطابق وہ دو سے تین جگہ کا ایڈریس وجدان کو دے چکی تھی جہاں  
حیدر علیجہ کو لے کر جاسکتا تھا

اور شاید یہ اسکی خوش قسمتی ہی تھی کہ پہلی جگہ پر پہنچ کر ہی اسے علیجہ مل گئی  
اسکا موبائل باہر ٹوٹا ہوا پڑا تھا

جیسے کسی نے جان بوجھ کر اسے پھیکا ہو وہ علیحہ کا ہی موبائل تھا جسے دیکھ کر اسکے لیے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ علیحہ یہاں پر ہی ہو گی

مشارب اور پولیس فورس اسکے ساتھ تھی لیکن انہیں کوئی بھی قدم اٹھانے سے وہ منع کرچکا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اسکی کسی بھی لاپرواٹی سے علیحہ کو کوئی نقصان پہنچے

اس جگہ پر باہر کھڑے گارڈز کو وہ پکڑ چکے تھے اور یہ کام اتنی خاموشی سے ہوا تھا کہ اندر موجود افراد کو اس بات کا علم ہی نہیں ہو سکا

وجدان تم اکیلے اندر نہیں جاؤ گے " اسے اندر کی طرف جاتے دیکھ کر مشارب " نے ہلکی آواز میں کہا

کچھ نہیں ہو گا مشارب تم سب یہیں رہو گے میں کسی قسم کا رسک نہیں لے " " سکتا

اسکی بات سمجھ کر مشارب نے اپنا سر ہلایا اور اپنی کار میں رکھی گن اسکے ہاتھ میں پکڑا دی

"کوئی بھی مسلہ ہو تو ہمیں آواز دے دینا"

"ہاں آواز دے کر سب پر یہ ظاہر کر دوں نہ کہ باہر پولیس کھڑی ہے"

وجدان سر آپ کچھ ایسا کیجئے گا جس سے کسی کو آپ پرشک بھی نہ ہو اور" ہمیں سکنل بھی مل جائے جیسے آپ کسی جانور کی آواز میں ہمیں سکنل دے سکتے ہیں کسی کو شک نہیں ہوگا" شایان نے اپنے دانت دکھا کر اپنا مشہورہ دیا

visit for more novels:

جس پر وجدان اور مشارب نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اسے گھور کر دیکھنے لگے

انکے گھورنے پر اسے فوراً اپنے دانت اندر کر لیے وہ تو بس ماہول کی سنجیگی کو تھوڑا کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ان دونوں کی گھورتی نظریں دیکھ کر لگ رہا تھا اسکی بات ان دونوں کو پسند نہیں آئی

"وجدان"

مشارب نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا لیکن اس سے پہلے وہ اندر جاتا

علیجہ کی چیخ اسکے کانوں میں پڑی

جسے سن کر وہ جلدی سے اندر بھاگا

○ ○ ○ ○ ○

اندر کوئی گارڈ نہیں تھا جو بھی تھے وہ باہر ہی تھے شاید حیدر کو یقین تھا کہ وجدان یہاں تک نہیں پہنچ سکتا اسلیے اسے اپنی سیکیورٹی اتنی ٹائیٹ نہیں رکھی تھی

تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اندر کی طرف گیا جہاں کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھوں میں خون

اترا

بنالمحہ ضائع کیے اسے اپنے ہاتھ میں پکڑی گن چladی جو حیدر کے پاؤں پر جا کر لگی

جس کے باعث وہ لگلے ہی پل زمین پر جاگرا اور ہاتھ میں پکڑی گن فاصلے پر جاگری

اس نے دوسری گولی حیدر کی دوسری ٹانگ پر چلائی اور اس سے پہلے وہ تیسرا گولی  
اس پر چلاتا مشارب کی آواز نے اسے روک لیا

وجدان یہ مزنا نہیں چاہیے "اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے بندوق دور پھیکی"

اس نے مشارب سے کہا تھا کہ وہ اندر نہیں آئے گا لیکن ایسا ہو سکتا تھا کہ یہ بندہ  
اسکی کوئی بات مان لے

اسے اگنور کر کے وہ علیحہ کی جانب بڑھا جس کے بازو سے خون تیزی سے بھسہ رہا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تھا

اس نے علیحہ کے بندھے ہاتھ کھولے جو اسکے ہاتھ کھولتے ہی نڈھال سی ہو کر گرگئی

"علیحہ اٹھو"

اسکا وجود اپنی بامبوں میں بھر کر وجدان نے اسکا گال تھپٹھپایا وہ ہوش میں تھی  
لیکن بے ہوش ہونے کے قریب تھی

اپنا کوٹ اتار کر اسے علیحہ کے بازو پر باندھا تاکہ اسکے بہتے خون میں کچھ کمی  
آجائے

"مشارب یہ مجھے زندہ چاہیے"

"فکر مت کرو وجدان یہ تمہیں زندہ ہی ملے گا"

علیحہ کو اپنی بامبوں میں اٹھاے اسے ایک نفرت بھری نگاہ حیدر پر ڈالی اور وہاں  
سے چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

علیحہ کسی ہے" اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہی دعا نے جلدی سے پوچھا"

وہ ابھی تک ہا سپٹل میں ہی ایڈمٹ تھی لیکن رات تک اسے ڈسچارج ہو جانا تھا

وہ ٹھیک ہے انشاء اللہ جلد ہی ہوش بھی آجائے گی" وہ اسکے قریب جا کر بیٹھ گیا"

علیحہ پر گولی انہوں نے چلانی تھی" اسے سوالیہ نظرؤں سے مشارب کو دیکھا"  
 جبکہ جواب تو وہ خود بھی جانتی تھی  
 "ماں میں اسے اریسٹ کر چکا ہوں"

اسکی بات کا دعا نے کوئی جواب نہیں دیا تھا نہ ہی اسکے چہرے پر کوئی تاثرات آئے

کبھی نہ کبھی تو یہ کام ہونا ہی تھا

دعا اسکے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ ایک مجرم ہے اور اسے اسکے جرم کی سزا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"ضرور ملنی چاہیے

"میں جانتی ہوں"

میں چاہتا ہوں تم زہنی طور پر ہر چیز کے لیے تیار رہو میں نہیں چاہتا بعد میں"  
 "تمہیں کوئی تکلیف ہو

مجھے کوئی تکلیف کیوں ہوگی حیدر جیسے شخص کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے بلکہ " یہ تو میری خواہش ہے کہ کاش موقع ملے تو ایک گولی میں اسکے سینے میں اتار " سکوں

اسے اپنے باپ سے نفرت تھی یہ بات مشارب جانتا تھا لیکن اتنی نفرت تھی کہ وہ اس پر گولی چلانے سے بھی گریز نہیں کرتی یہ بات اسے نہیں پتا تھی  
اگر یہ تمہاری خواہش ہے تو میں ضرور پوری کروں گا" اسکے چہرے پر آتی چھوٹی " چھوٹی لڑکوں کو پیچھے کر کے مشارب نے اسکے ماتھے پر نرمی سے اپنے لب رکھ دیے

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

"خدا جسم نصیب کرے کم بخت کو"

علیجہ کے برابر بیٹھیں وہ کب سے اس شخص کو بدعا دے رہی تھیں جس نے انکی بھوکو یہاں تک پہنچایا تھا

اماں جی" شایان کی آواز پر انہوں نے مرڑ کر اسکی طرف دیکھا جو ہاتھ میں پکڑا"

پچھے انکی طرف بڑھا رہا تھا

کافی دیر سے وہ دیکھ رہی تھیں کہ کاغذ ہاتھ میں پکڑے وہ کچھ لکھ رہا تھا لیکن  
اس پر دھیان دینا انہیں ضروری نہیں لگا لیکن اب وہی کاغذ وہ ناز بیگم کی طرف  
بڑھا رہا تھا

یہ کیا ہے" کاغذ ہاتھ میں پکڑ کر انہوں نے حیرت سے پوچھا"

وہ آپ اتنی دیر سے اس شخص کو بددعائیں دے رہی تھیں نہ سوچا آپ کی مدد"  
"کروں اس پر کچھ بددعائیں لکھ دی ایں آپ یہ بھی دے دیں

وجدان کی گھورتی نظریں دیکھ کر اسے جلد ہی اندازہ ہو گیا کہ یقیناً پھر کچھ غلط کر دیا  
ہے اسلیے جلدی سے ناز بیگم کے ہاتھ سے وہ کاغذ لے لیا

"میں تو مذاق کر رہا تھا" اسے جلدی سے کاغذ کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا"

"وجدان مناہل اور سکندر کو بتا دیا تھا"

جی اماں جان وہ بس آنے والے ہوں گے "اسکی بات سن کر انہوں نے پنا"  
 سر اثبات میں ہلایا اور اٹھ کر کمرے سے چلی گئیں انہیں دعا کو بھی دیکھنا تھا  
 اب اسکی طبیعت کیسی تھی

انکے جانے کے بعد وجدان نے وہاں بیٹھے شایان کو باہر جانے کا اشارہ کیا جو اسکا  
 اشارہ پاتے ہی باہر چلا گیا

اسکے جانے کے بعد وہ علیجہ کی جانب دیکھنے لگا جو آنکھیں بند کیے لیئی ہوئی تھی

پتہ نہیں اسے ہوش کب آنا تھا کیونکہ اس طرح خاموشی لیئی ہوئی وہ وجدان کو

visit for more novels:

بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تمہارے مجرم کو سزا ضرور دلاؤں گا" اسکے بالوں پر ہاتھ پھیر کر وجدان نے اسکا"

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھ دیے

○ ○ ○ ○ ○

وجدان کے خاموش ہوتے ہی پورا کمرہ خاموشی میں ڈوب گیا

کورٹ روم کے خاموش ماحول کو نجح صاحب کی آواز نے توڑا

"تمام شبوتوں اور گواہوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے"

وہ حیدر گیلانی کو اسکے کیے تمام گناہوں کی سزا سنارہے تھے اور وہ کھڑے میں سرجھکائے کھڑا تھا

اس نے ایک نظر اٹھا کر وہاں بیٹھی مناہل کو دیکھا کتنے سالوں بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا

مناہل نے اسے تھپٹ مارا تھا بے عزت کیا تھا بد لے میں اسے مجھی اس سے اسکا سب سے قیمتی سرمایہ چھین لیا

لیکن کیا فائدہ ہوا اس سب کا آج وہ اپنی زندگی میں بے حد خوش اور پرسکون تھی

وہ آج تک اپنے کیے ہوئے گناہوں سے بچتا آیا تھا لیکن آج نہیں بچ سکتا تھا  
کیونکہ اب اسکی سزا کا وقت شروع ہو چکا تھا

وہ چاہ کر بھی نہیں پچ سکتا تھا کیونکہ سارے ثبوت اسکے خلاف تھے اور سب سے بڑھ کر اسکی بیٹی نے اسکے خلاف گواہی دی تھی

آج اسکی زندگی کا فیصلہ ہو رہا تھا اسکے کیے تمام گناہوں کے بد لے اسے عمر قید کی سزا سنائی جا رہی تھی

وہ اپنے آپ کو بچانے کی جتنی کوشش کر سکتا تھا کرچکا تھا لیکن پھر بھی ہار گیا وجدان شیرازی ایک مشور اور کامیاب وکیل تھا وہ تو غیروں کے لیے بھی پورے دل سے لمبنا تھا یہاں تو بات پھر اسکے اپنوں کی تھی

visit for more novels:

ہفتوں مہینوں سے چلتے اس کلیں کا آج اختتام ہوا جس میں ہار حیدر گیلانی کی ہوئی

کیونکہ برائی کبھی جیت نہیں سکتی تھی

اسکا دماغ جیسے بند ہو رہا تھا اور وہ غائب دماغی سے سامنے کھڑے اس پولیس آفیسر کو دیکھ رہا تھا جو اسکے ہاتھوں میں ہستکڑی پہنرا رہا تھا

اور وہ بس یہی سوچ رہا تھا کہ کہاں گئی اسکی وہ دولت جس کے بل بولتے پر

اسنے ہمیشہ لوگوں کو نیچا دکھایا تھا

اسنے نظریں اٹھا کر وہاں کھڑی علیجہ اور دعا کو دیکھا وہ اسے نظر نہیں آرہی تھیں  
کیونکہ آنکھوں میں آنسو کے باعث ہر منظر دھنڈ لارہا تھا

وہ رو رہا تھا شاید ہاں پہلی بار وہ رو رہا تھا اور نظروں کے سامنے اپنا آج تک کیا ہر  
گناہ کسی فلم کی طرح چل رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

سکندر کی بات سن کر اسنے اپنے ہونٹ بھیچ لیے جو علیجہ کو اپنے ساتھ لے جانے  
کا کہہ رہا تھا

کیس کی وجہ سے وہ اس قدر الجھا پڑا تھا کہ ہر چیز ہی زہن سے نکل گئی حتیٰ کہ  
یہ بھی کے علیجہ نے واپس جانا تھا

ایک نہ ایک دن تو اسنے واپس جانا تھا

میں اسے کہیں لے کر جانا چاہتا ہوں اسکے بعد گھر پر چھوڑ دوں گا" اسکی بات " سن کر سکندر نے اپنا سر ہلا کیا اور مناہل کو لے کر وہاں سے چلا گیا "کہاں لے کر جاؤ گے تم مجھے "

اسکی بات کا بنا کوئی جواب دیے وجدان نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی گاڑی کی طرف لے گیا

○ ○ ○ ○ ○

گاڑی رکتے ہی اس نے حیرت سے اس جگہ کو دیکھا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وہ ایک چھوٹی سی خالی عمارت تھی جو اس وقت پوری خاموش پڑی تھی

"تم مجھے یہاں کیوں لا ؟"

گاڑی سے اترو" سیٹ بیٹ کھول کر وہ گاڑی سے اتر اور اسکے اترتے ہی" علیجہ بھی گاڑی سے اتر کر اسکے پیچے چلنے لگی

اندر جا کر اسے وہاں پر مشارب اور دعا نظر آئے اور سامنے کرسی پر بندھا حیدر گیلانی

یہ یہاں کیا کر رہا ہے اسے تو جیل میں ہونا چاہیے تھا" اسے اپنے سامنے دیکھ کر" وہ حیرت سے وجدان کی جانب دیکھ کر پوچھنے لگی

"جیل جانے سے پہلے اپنی غلطیوں کا حساب تو چکا دے"

ہاتھ میں پکڑی دو گنز میں سے ایک مشارب نے سامنے رکھی چھوٹی سی ٹیبل پر رکھ دی جبکہ دوسری دعا کے ہاتھ میں پکڑا دی جو اسے کیپکپاتے ہاتھوں سے تھام لی

"یہ تمara مجرم ہے اسکے سینے میں جتنی گولیاں اتارنا چاہو اتار دو""  
visit for more novels:

اسکے کہنے پر دعا نے نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا اسے یاد تھا ہا سپیٹل میں اسے کہا تھا کہ کاش وہ ایک گولی حیدر گیلانی کو مار سکتی ایک گولی اسکے سینے میں اتار سکتی جس کے جواب نے مشارب نے کہا تھا کہ وہ اسکی یہ خواہش ضرور پوری کرے گا اسے امید نہیں تھی کہ وہ اسکی یہ خواہش واقعی میں پوری کرے گا

چلاو گولی اور جتنی گولیاں اسکے سینے میں اتار سکتی ہو اتار دو" مشارب نے ان " دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اس وقت حیدر کو اسے جیل میں ڈالنا تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ جیل جانے سے پہلے حیدر ان بالتوں کا حساب تو چکا لیتا جو غلطیاں اسے کی تھیں

اسے سزا ضرور ملنی تھی لیکن ان کے ہاتھوں جن کے ساتھ اسے غلط کیا تھا

"مطہا"

گولی کی آواز نے ماحول کی خاموشی کو توڑا جو ان دونوں نے ایک ساتھ چلانی تھی

اور پچھے کھڑے وجدان اور مشارب سنجیگی سے انہیں دیکھ رہے تھے

ہو سکتا تھا کہ اس سب کے بعد حیدر مر جاتا لیکن اگر اس سب کے بعد وہ مر بھی جاتا تو بھی مشارب کو پروادہ نہیں تھی کیونکہ وہ پہلے ہی ایک کور اسٹوری بنا چکا تھا کہ حیدر کو کیوں مارا

○ ○ ○ ○ ○

بھیگی آنکھوں سے اسے اپنے سامنے خون میں لت پٹ پڑے اس وجود کو دیکھا  
بندوق چھوٹ کر اسکے ہاتھوں سے گری

وہ مرچکا تھا نہ بھی مرا ہوتا تو اس حالت میں پڑے پڑے اسے کچھ ہی دیر میں  
مر جانا تھا اور اسے مارنے والی اسکی اپنی بیٹی تھی

وجدان علیحہ وہ لے کر یہاں سے جا چکا تھا لیکن وہ ابھی تک وہیں کھڑی اس کے  
وجود کو دیکھ رہی تھی

اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور روتے ہوئے وہ وہیں بیٹھ گئی

visit for more novels:

حیدر کے جسم سے نکلتا خون بہتے ہوئے زمین پر رکھے اسکے ہاتھ تک آگیا

اسے نم آنکھوں سے اپنے ہاتھ کو دیکھا جس پر حیدر کا خون لگا ہوا تھا

اسے اسکی جگہ سے کھڑا کر کے مشارب نے اپنے قریب کیا اور جیب سے رومال  
نکال کر اسکا خون والا ہاتھ صاف کرنے لگا

شایان اس جگہ کو صاف کرواؤ" اسنے وہاں کھڑے شایان سے کہا جو اسکی بات "ا

پر اپنا سر ہلاکر باہر چلا گیا

اسکے جانے کے بعد مشارب نے دعا کے بھیگے گال صاف کیے

"اکیا ہوا"

"میں نے انہیں مار دیا مشارب"

اور تم نے کچھ غلط نہیں کیا جو لوگ دوسروں پر رحم نہیں کرتے دعا ان پر"

بھی رحم نہیں کیا جاتا اس شخص کے لیے مت رو یہ اس قابل نہیں تھا کہ تم

اسکے لیے اپنے قیمتی آنسوؤں بھاؤ" اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ کر مشارب نے

اسے اپنے سینے سے لگایا اور اسے لے کر باہر چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

اسکی گاڑی درانی ہاؤس کے سامنے کی

علیحہ نے چہرہ موڑ کر اس گھر کی طرف دیکھا اور پھر ڈائیونگ سیٹ پر بیٹھے وجدان کو جس کی چہرے کے تاثرات اس وقت لے انتہا سخت تھے

تمہارے ساتھ وقت اچھا گزرا بیپسٹر صاحب اور جو کچھ تم نے میرے لیے کیا"

"اسکے لیے تمہارا بہت شکریہ

اپنی بھوری آنکھوں سے وہ علیحہ کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کے ہر نقش کو دل میں بسالے گا آج وہ جا رہی تھی یہ دن کبھی نہ کبھی تو آنا ہی تھا

"اب تم بھی خوش ہو جاؤ زبان دراز سے تمہاری جان چھوٹ گئی"

visit for more novels:

اسکے کہنے پر وجدان اسے یہ بات نہیں بتا سکا کہ اب وہ اس زبان دراز کو کمیں جانے نہیں دینا چاہتا تھا بلکہ وہ تو ساری زندگی اسکی زبان درازی سننا چاہتا تھا

اپنا خیال رکھنا اور کسی اچھی سی لمکی سے شادی کر لینا جو صرف دس ہزار کی"

شلپنگ کرے تمہارا ہر حکم مانے اور کوئی زبان درازی بھی نہ" ابھی اسکے الفاظ منہ میں ہی تھے

جب وجدان بے خود ہوتا اسکے لبوں پر جھکا اور اسکے باقی کے لفظوں کو اپنی قید میں  
لے لیا

اسکی اچانک اس حرکت پر علیحہ شاکر ہو چکی تھی  
اسکے خود سے دور ہوتے ہی وہ بنا ادھر ادھر دیکھے جلدی سے گاڑی سے اتری اور  
اندر بھاگ گئی

جبکہ اسکے نظروں سے او جھل ہونے تک وجدان اسکی پشت کو دیکھتا رہا

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

گھر میں داخل ہو کر اس نے گھر اسنس لیا وجدان سے اسے اس طرح کی کسی حرکت  
کی امید نہیں تھی

علیحہ کیا ہوا ہے "سکندر کی آواز پر اس نے چونک کر اسکی طرف دیکھا"

"کچھ نہیں"

"وجدان چھوڑ کر گیا ہے تمیں"

"جی"

تو پھر اسے گڑ بائے کہہ دیا "سکندر کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ نمودار ہوئی" یا پھر واپس جانا چاہتی ہو اسکے پاس "اسکے کہنے پر علیجہ نے نامسحی سے اسکی طرف دیکھا

"مطلوب"

"مطلوب یہ سب یہیں ختم یا اسکے پاس واپس جانا چاہتی ہو"

visit for more novels  
www.urdunovelbank.com

اب آپ نے رشته جوڑا ہے تو میں کیسے ختم کر سکتی ہوں آپ میرے لیے کچھ" غلط تھوڑی نہ کریں گے "اسنے شرافت سے نظریں جھکا کر کہا جبکہ اسکا اتنا شرافت بھرا انداز دیکھ کر سکندر کا قہقہہ گونجا

میری شریف پنجی" اسکا ہاتھ پکڑ کر سکندر نے اسے اپنے ساتھ لگالیا"

سائید ٹیبل پر رکھا لیمپ کمرے میں ہلکی پھلکی روشنی کا باعث بن رہا تھا اور باقی کا پورا کمرہ اندر ہیرے میں ڈوبا پڑا تھا جس سے اسے کوئی فرق بھی نہیں پڑھنا تھا کیونکہ اس وقت تو وہ اپنی سوچوں میں گم تھا

اتنے وقت سے علیحدہ اسکے ساتھ تھی اب تو جیسے اس کمرے کو بھی اسکی عادت ہو گئی تھی تب ہی اسکے جانے کے بعد اتنا سونا ہو گیا تھا یا شاید اسے ایسا لگ رہا تھا

اسنے چہرہ موڑ کر بیڈ کے دوسری سائید پر ہاتھ رکھا جو خالی تھی

visit for more novels:

جب سے علیحدہ نے اسے کہا تھا کہ اسکے کس کرنے پر برش کرتی ہے تب سے وجدان روز رات کو اسے کس بھی کرتا تھا اور ساتھ ہی اسے اپنے بے حد قرب کر کے بھی سوتا تھا صرف اسے چڑانے کے لیے لیکن یہ تو اب اسکی خود کی عادت بن چکی تھی اسے اپنی بانہوں میں لے کر سونا

لیکن اب وہ نہیں تھی کمرہ اسکے وجود سے خالی تھا جب اسکا نکاح ہوا تھا تب وہ  
گن گن کر دن کاٹ رہا تھا کہ علیجہ کب جائے گی اور اب ایسا لگ رہا تھا جیسے  
وقت پر لگا کر اڑ گیا

کیا وہ اسے چھوڑ سکتا تھا نہیں ہر گز نہیں

اسکا دل چاہ رہا تھا کہ کاش علیجہ اسکے سامنے ہوتی اور زبان درازی کرتی اسکے ساتھ  
بحث کرتی

پہنچ نہیں وہ لڑکی اسکی زندگی میں اسکے دل میں کس مقام پر تھی لیکن اسکے لیے

visit for more novels:

اب وہ بہت خاص ہو چکی تھی [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسے چھوڑنے کا تو اب کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہونا تھا

کمرے میں داخل ہو کر مشارب نے لائٹ آن کی اور تیز روشنی اپنی آنکھوں پر پڑھتے  
ہی اسے آنکھیں بند کر لیں

"اوے مجنوں کی اولاد اگر اتنی ہی یاد آرہی ہے تو جانے کیوں دیا"

اسکی بات پر وجدان نے اپنے لب بھیچ لیے

ایک سنجیدہ نظر اسے مشارب پر ڈالی اور اٹھ کر بیٹھ گیا

"اکیا مسلہ ہے"

"کافی اداس لگ رہے ہو"

"نہیں میں کیوں اداس ہونے لگا"

علیحہ کے جانے کی وجہ سے "مشارب کے کہنے پر اسے اپنا چہرہ جھکا لیا"

ہاں یاد آرہی ہے مجھے اسکی پریہ سب صرف اسلیے ہو رہا ہے کیونکہ وہ کافی وقت "visit for more novels:  
www.urdunovelbank.com"

اتک میرے ساتھ رہی تھی مجھے اسکی عادت ہو گئی ہے بس اور کوئی بات نہیں

"پکا عادت ہی ہوئی ہے اور کوئی بات نہیں ہے"

کیا سننا چاہتے ہو مشارب "اسنے تپ کر کہا"

کچھ نہیں اب جبکہ امان جان کے سامنے ساری بات آہی گئی ہے تو انہوں نے "اور سکندر انگل نے مل کر ایک فیصلہ کیا ہے اور ایک مہینے بعد تمہاری اور علیجہ کی شادی کی ڈیٹ رکھ دی ہے" اسکی بات سن کر وجدان نے جھٹکے سے لپنا جھکا سر اٹھا کر اسے دیکھا

لیکن تم انکار کر رہے ہو تو میں منع کر دیتا ہوں" اپنی مسکراہٹ دبا کر وہ وہاں سے جانے لگا جب وجدان تیز تیز قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا اور اسے اپنے کمرے میں دوبارہ کھینچ لیا

"کیا بات ہوئی ہے ان دونوں کے درمیان" visit for more novels  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"تمیں کیا فرق پڑتا ہے"

مشارب پٹے کا میرے ہاتھوں سے "اسکی بے چینی دیکھ کر مشارب نے قمکہ" لگایا

"اماں جان نے شادی کی تاریخ ایک ماہ بعد کی طے کر دی ہے"

"اور یہ سب کب ہوا"

جب تم علیحہ کو اسکے گھر چھوڑنے گئے تھے تب ہم سب نے مل کر یہ سب"

"ٹھے کر لیا تھا

"تو مجھے کیوں نہیں بتایا"

"بتایا تو ہے"

"پہلے کیوں نہیں بتایا"

"محبوب سے دوری کے باعث جو تمہاری بے چینی تھی نہ اسے دیکھ کر مزہ آرہا تھا"

visit for more novels  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسکی بات سن کر وجدان نے گھور کر اسے دیکھا لیکن پھر خود ہی ہنس پڑا

اداس دل میں جیسے اک دم بھار آگئی تھی

○ ○ ○ ○ ○

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر بیڈ پر سوچوں میں گم بیٹھی دعا پر گئی یقیناً  
اسکی سوچوں کا مرکز آج ہوا واقعہ ہی تھا

اپنا موبائل اور والٹ سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ جا کر اسکے قریب بیٹھ گیا اور اسکے  
بیٹھنے ہی وہ سوچو کی دنیا سے باہر نکلی

"کیا سوچا جا رہا ہے جانم"

"کچھ نہیں"

"میں بلا وجہ خوش فہمی کا شکار ہو رہا تھا کہ تم میرے بارے میں سوچ رہی ہو"  
visit for more novels:  
اسکی کمر کے گرد بازو حاصل کر کے مشاراب نے اپنے قریب کر لیا اور اسکی  
گردن میں اپنا چہرہ چھپالیا

"مشارب دور ہٹیں"

کس لیے" اسکی گردن سے چہرہ نکال کر وہ اسکے چہرے پر کھلتے زنگ دیکھنے لگا"

"وہ مجھے آ-آنٹی نے بلا�ا تھا"

"اچھا اور یہ بات تم میں اب یاد آئی ہے"

جی ہاں اب یاد آئی ہے "اسکے قریب سے اٹھ کر وہ جانے لگی جب مشارب" نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس اپنے قریب بھالیا اور سائیڈ پر رکھی اپنی ہستکرڈی اٹھا کر اسکے ہاتھ میں پہنادی

"مشارب یہ کیا حرکت ہے کھولیں اسے"

"چانپ کمیں کھو گئی ہے"

"پلیز کھولیں"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"نمیں کھلوں گا"

"مشارب کھولیں اسے"

نمیں کھلوں گا یہ ایس پی مشارب کی قید ہے جس سے تم کبھی راہ فرار " حاصل نہیں کر سکتی ہو" اسکے کہنے پر دعا نے مسکرا کر اسکے کندھے پر اپنا سر رکھا

مجھے ایس پی مشارب کی قید سے راہ فرار چاہیے بھی نہیں میں تو خود ہمیشہ اسکی "قید میں قیدی بن کے رہنا چاہتی ہوں

اسکی بات سن کر مشارب نے مسکراتے ہوئے اسکے نرم لبوں کو اپنی گرفت میں لے لیا اور کچھ دیر بعد اسکے لبوں کو آزاد کر کے مشارب نے اسکا نازک وجود اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اسے خود اپنی مظبوط گرفت میں قید کرتا چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

آفس روم میں بیٹھی وہ اپنے کام میں مصروف تھی جب اسے مینیجر کا پیغام ملا کہ صالحہ حبیب اس سے ملنے آئی ہیں چند لمحے سوچ کر اسے اسے اندر بلالیا

اسے چند دنوں پہلے ہی آفس جوانی کیا تھا وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ اسکے گھر میں رہنے سے مناہل اسے زبردستی کچن میں لے جاتی تھی

تاکہ وہ کچھ گھر داری سیکھ سکے اور اسی وجہ سے علیجہ نے آفس آنا شروع کر دیا تاکہ گھر کے کاموں سے اسکی جان چھوٹی رہے جنہیں کرنے سے اسے سخت چڑھی

گھر میں ہر طرف شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں آج آئیت اور ازبار کی برات کا دن تھا اسیلے آج وہ صرف تھوڑی دیر کے لیے آفس آئی تھی وہ بھی چند ایک ضروری کاموں کے باعث ورنہ آج اسکا آفس آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

ازبار کی شادی ہر طرح کی رسم کے ساتھ ہوئی تھی مایوں مہندی کے علاوہ مزید ایک دو چھوٹے چھوٹے فلکشنز ہوئے تھے

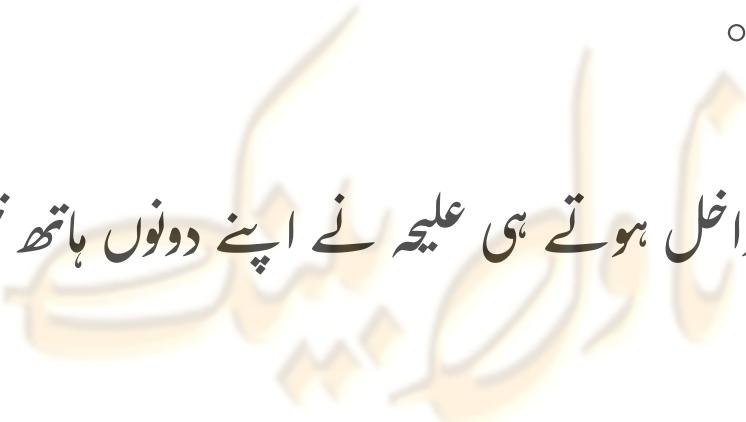
جن میں سے وجدان کسی میں بھی شرکت نہیں کر پایا تھا کیونکہ ایک ضروری کیس کے سلسلے میں وہ ایک ہفتے سے دوسرے شہر میں تھا اور اسکی واپسی آج ہی ہوئی تھی

جبکہ خود وجدان یہ سب تقریبات کرنے سے منع کر چکا تھا

اسکے لیے بس بارات اور ولیمے کا فلکشن ہی کافی تھا

اس ایک مہینے میں اسے وجدان سے ایک بھی ملاقات نہیں کی تھی کیونکہ وجدان سے اب وہ اپنی شادی والے دن ہی ملنا چاہتی تھی  
ہاں البتہ چند بار بات ضرور ہو چکی تھی جس میں بھی وہ دونوں کسی نہ کسی معاملے پر بحث کی کرتے رہتے

○ ○ ○ ○



اسکے آفس روم میں داخل ہوتے ہی علیجہ نے اپنے دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے رکھ لیے

visit for more novels:

وہ اسکے کچھ بولنے کی منتظر تھی لیکن وہ بس اپنا سر جھکائے کھڑی تھی اسلیے  
اسے خود ہی بات شروع کر دی

"کیا کام ہے تمہیں"

"تم سے معافی مانگنے آئی تھی"

"کس لیے"

جو کچھ میں نے تمہارے اور وجدان کے ساتھ کیا تھا اسکے لیے تم جانتی ہونہ " میں اپنے گھر والوں سے کتنا محبت کرتی ہوں مجھے بس یہی ایک راستہ نظر آیا "اپنے بھائی کو بچانے کا

لیکن وہ پھر بھی بچ نہیں سکا سزا تو اسے پھر بھی ملی "ا سنے افسوس سے کما" ہاں کیونکہ کسی کو برباد کر کے ہم اپنی خوشیاں نہیں پاسکتے غلطی میری تھی میں " نے ان سب کو بہت لاد پیار میں پالا اگر تھوڑی سختی کرتی تو یہ سب کبھی نہیں " ہوتا

صالحہ تم یہاں مجھے اپنی دکھ بھری داستان سنانے آئی ہو " اسکی بات سن کر " علیحہ نے بے زاری سے کہا

نہیں تم سے معافی مانگنے آئی تھی تم نے ہمیشہ میری بہت مدد کی ہے علیحہ تم " میری بہت اچھی دوست تھیں بس میں تمہاری قدر نہیں کر سکی پلیز مجھے معاف " کر دینا

میں نے تمہیں معاف کیا پر ہماری جو دوستی تھی وہ ختم ہو چکی ہے تم ایک "اچھی بیٹی ہو بہن ہو لیکن ایک اچھی دوست نہیں ہو

"علیجہ ایک موقع"

دوسرा موقع میں کسی کو نہیں دیتی" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی علیجہ "نے کاٹ دی جس پر صاحب ہلکا سا مسکرائی

تم نے مجھے معاف کر دیا میرے لیے یہی کافی ہے میں ویسے بھی تمہاری دوستی" کے لاائق نہیں تھی" اسے مسکراتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے اور وہاں سے چلی گئی علیجہ کے اسے معاف کرنے پر بے چین دل کو تھوڑا قرار ملا تھا

وہ کب سے اسکے پاس آنا چاہتی تھی اپنی غلطی کی معافی مانگنے لیکن شرمندگی ایسی تھی کہ قدم اٹھایا ہی نہیں گیا پر آج وہ ہمت کر کے اسکے سامنے آہی گئی اور اسکے معاف کرنے پر دل کو قرار بھی مل گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○

مہرون کلر کی لانگ فراک پہنے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی سیر ہیوں سے نیچے کی طرف آنے لگی جب مشارب کی غصے سے بھری آواز اسکے کانوں میں پڑی

"دعا"

اسنے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے مشارب کو دیکھا  
وجدان اور اسنے ایک جیسی سفید رنگ کی کمیز شلوار پہنی تھی بس فرق اتنا تھا کہ  
اسنے بلیک کوٹ پہنا تھا اور وجدان نے ڈارک براون

وہ دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بے حد خوب و لگ رہے تھے

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"اکیا ہوا"

"کون سی بس چھوٹ رہی ہے جو اس طرح بھاگ کر آرہی ہو"

مشارب خبردار جو ایک لفظ منید کہا آپ نے تو میرے چلنے پھرنے پر بھی پابندی "لگادی ہے" اسنے منہ بگاڑتے ہوئے کہا

وہ دو ہفتوں کی پریکنینٹ تھی اور ان دو ہفتوں میں ہی اسے اپنا آپ جیسے واقعی  
میں کسی قیدی کی طرح لگ رہا تھا

ناز بیگم اسے پتہ نہیں اپنے زمانے کی کون کون سی ڈشز بنا کر کھلاتی تھی جبکہ  
مشارب صاحب کا تو بس نہیں چلتا تھا اسے بیڈ پر ہی باندھ دیں  
ہاں اسے اپنی بھی تھوڑی غلطی لگتی تھی وہ احتیاط نہیں کرتی تھی پر اسے اس  
سب کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی کیونکہ یہ کام گھر کے افراد بخوبی سرانجام  
دیتے تھے

میں نے کوئی پابندی نہیں لگائی دعا تم اپنی حرکتیں سدھار لو ورنہ میں واقعی میں "تم پر پابندی لگانا شروع کر دوں گا

مجھے کہیں نہیں جانا میرا موڑ خراب ہو چکا ہے اب بندہ گھر میں چل پھر بھی "نہیں سکتا"

قدموں کو چھوٹی فراک اٹھا کر وہ والپس اوپر جانے لگی جب مشارب نے اسے کمر سے تھام کر اپنی بانہوں میں اٹھالیا

میری جان تمہیں کیا ضرورت ہے چلنے پھرنے کی کوئی بھی کام ہو مجھے بتادیا"  
کرو یہ بندہ حاضر ہے نہ تمارے لیے "اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے وہ گھر سے  
باہر چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

ڈوپٹہ پہننے سے اسے ہمیشہ چڑھتی اسلیے اپنے لیے ہمیشہ وہ وہی کپڑے لیتی تھی

visit for more novels:

جس میں ڈوپٹہ نہیں ہوتا تھا [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اس وقت بھی اسے بلیو کلر کی لانگ فراک پہنی ہوئی تھی جبکہ بالوں کا خوبصورت سا جوڑا بنایا ہوا تھا

اپنی فراک پکڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی جانے لگی جب اسکا ہاتھ پکڑ کر کسی نے  
اسے اپنی جانب کھینچا

اس نے گھور کر وجدان کو دیکھا اگر اسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس وقت وہ اپنا ہاتھ چھڑا چکلی ہوتی لیکن وجدان سے وہ اپنا ہاتھ نہیں چھڑا سکتی تھی

اسے بیک سائیڈ پر لے جا کر وجدان نے اسکا ہاتھ چھوڑا

"اکیا مسلہ ہے"

تم بتاؤ تمہارے ساتھ کیا مسلہ ہے ملاقات تو اتنے وقت میں تم نے مجھ سے"

"ایک دفعہ بھی نہیں کی ہے اوپر سے میرا فون بھی تم پک نہیں کرتی ہو

ہینڈسم منڈے نے بتایا کہ تمہیں میری بہت یاد آ رہی ہے لب اسی لیے سوچا"

visit for more novels:  
کیوں نہ تھوڑی مستی کر لی جائے" اس نے شرارتی نظروں سے وجدان کی طرف دیکھا جو اسکی بات سن کر گھورتے ہوئے اسے دیکھنے لگا اور لگلے ہی پل اسکی کمر کو اپنی سخت گرفت میں لے کر وجدان نے اسے اپنے قرب کر لیا

"مجھے ترپا کر بہت مزا آ رہا ہے تمہیں"

"میری جدائی سے تم ترپ رہے ہو"

"ہاں"

"تو آج تک بتایا کیوں نہیں"

آج تو بتا رہا ہوں نہ اصل تڑپ کیا ہوتی ہے یہ بات مجھے اس ایک مہینے میں پتہ"  
 چل چکی ہے بہت یاد آتی ہے تمہاری اور تم سے زیادہ تمہارا یہ موتی جب یاد آتا ہے  
 "تو قسم سے میرا چین اڑ جاتا ہے

اسنے علیحہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اس کے موتی کو چھوا جب اسکی اس حرکت پر  
 علیحہ کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوئی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"حد ہوتی ہے وجدان کچھ شرم کرو جگہ تو دیکھ لو"  
 ابھی میں نے ایسا کچھ کیا ہی کب ہے جو تم مجھے شرم دلارہی ہو" گھری نظرؤں"  
 سے اسے دیکھتے ہوئے وہ اسکے قریب جانے لگا جب اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر  
 علیحہ جلدی سے وہاں سے بھاگ گئی اور اسکے بھاگتے ہی وجدان کے چہرے پر  
 گھری مسکراہٹ چھا گئی

اسنے دعا کے لیے الگ سے کھانا برائیڈل روم میں لگوا دیا تھا تاکہ وہ وہاں پر آرام سے کھا سکے

خود وہ بھی وہیں اسکے پاس بیٹھ گئی تھی کیونکہ ناز بیگم نے اسے خاص کہا تھا کہ جب تک دعا اچھے سے کھانا نہیں کھا لیتی تب تک علیجہ اسکے پاس ہی بیٹھی رہے

ایسا لگ رہا ہے مشارب نے مجھے ایک کمرے میں قید کر دیا ہے تمہیں بتتا ہے " علیجہ میں واشروم جانے کے لیے بھی اٹھتی ہوں تو وہ اٹھ جاتے ہیں انکا تو بس نہیں چل رہا کہ ہر جگہ مجھے اپنی بانیوں میں ہی لے کر جائیں " اسنے منہ بناتے ہوئے وہاں رکھا کتاب اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھا اور اسکا انداز دیکھ کر علیجہ بے ساختہ مسکرانی

"ہاں ہنس لو جب تمہارے اوپر یہ وقت آئے گا تب پوچھوں گی "

ویسے میرے ساتھ شاید ایسا کوئی سین نہ ہو کیونکہ جہاں تک میرا اندازہ ہے"

"وجدان مشارب جتنا کئیرنگ نہیں ہے

"ایسی بات نہیں ہے"

خیر چھوڑو اس بات کو جب وقت آئے گا تب دیکھیں گے تم اچھے سے کھانا"  
کھاؤ مجھے آنٹی کو پوری رپورٹ دینی ہے تمہارے کھانے کی" اسکی خالی ہوتی پلیٹ  
علیجہ نے پھر سے بھر دی

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

اپنے لیسٹ سے سچے بیوں کو دانتوں میں دبائے وہ بیڈ پر رکھے پھول توڑ رہی تھی  
جبکہ دل آنے والے لمحات کا سوچ کر گھبرا رہا تھا

ازبار اس سے بات کر رہا تھا بلکل نارمل جیسے پہلے کرتا تھا لیکن اس دن کے بعد  
سے ازبار نے اسے چھوا بھی نہیں تھا اور یہی بات سوچ سوچ کر اب اسے ٹینش

ہورہی تھی کہ اب کمرے میں آکر وہ کیا کرے گا کیونکہ اسکی مزید ناراضگی آیت  
اب برداشت نہیں کر سکتی تھی

دروازہ کھولنے کی آواز پر وہ اپنی سوچ سے باہر نکلی نظریں اٹھا کر اسے سامنے  
کھڑے ازیار کو دیکھا جو آف واٹ کلر کی شیروانی پہنے کھڑا تھا اسے ایک نظر دیکھ  
کر آیت نے نظریں دوبارہ جھکا لیں

چند لمحے مزید خاموشی سے سر کے اور چلتا ہوا وہ بیڈ پر اسکے قریب آکر بیٹھ گیا اور  
گھری نظروں سے آیت کے وجود کو دیکھنے لگا جو سرخ رنگ کے شرارے میں

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

بے انہتا حسین لگ رہی تھی

آیت اجازت ہو تو کیا آج تمہارے قریب آسکتا ہوں پہلے ہی بتادو میں نہیں چاہتا"  
"مجھے پھر سے دھکا دیا جائے

اسکے کہنے پر آیت نے خفگی سے اسے دیکھا وہ ابھی تک اس بات کو لیے بیٹھا تھا

"نہیں دے رہی میں اجازت خبردار جو میرے قریب آئے"

ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو نہیں آتا" گمرا سانس لے کر وہ اٹھنے لگا جب آیت نے "غصے سے اسکی شیروانی اپنی مسٹھیوں میں دبوچی اور اسکی اس حرکت کے باعث وہ سیدھا آیت کے وجود پر جاگرا

"ازبار پلیز نہ بس ختم کریں یہ ناراضگی"

"پر میں تو ناراض نہیں ہوں"

ہیں آپ مجھ سے ناراض ہیں اگر راضی ہوتے تو پھر اپنی چھپھوری حرکتیں "دکھاتے

visit for more novels:

تو تم مس کر رہی ہو میری ان حرکتوں کو" ہولے سے مسکرا کر وہ آیت کے

چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگا

ہاں مجھے عادت ہو گئی ہے آپ کی ان حرکتوں کی مس کرتی ہوں میں آپ کو" پلیز یہ ناراضگی ختم کر لیں اب کبھی آپ کو خود سے دور نہیں کروں گی" اسے اپنی

نم آنکھوں سے ازہار کی طرف دیکھا جو گھری نظروں سے اسکے چہرے کا ہر نقش  
دیکھ رہا تھا

اب خود سے دور تو تم مجھے ویسے بھی نہیں کر سکتی ہو اور اگر تم نے اب مجھے خود"  
سے دور کرنے کی کوشش بھی کی تو تمہارے یہ ہاتھ ہی توڑ دوں گا جن سے تم  
"مجھے دور کرتی ہو

آپ میرے ہاتھ توڑ دینگے" اسے صدمے سے کہا پہلے پہل اسے یہ ایک مذاق لگا"  
لیکن ازہار کا سنجیدہ لجہ بتا رہا تھا کہ اسے یہ بات مذاق میں نہیں کی

ہاں جان اگر تم نے پھر کبھی ایسی حرکت کی تو میں تمہارے ہاتھ توڑ نے میں " دیر نہیں لگاؤں گا

"اسکی ضرورت پیش نہیں آئے گی میں اب ایسی غلطی دوبارہ نہیں کروں گی" اسے معصومیت سے نظریں جھکا کر کہا

اسکا یہ انداز دیکھ کر ازہار کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

اسکی نتھ اتار کر ازہار نے اسکی چھوٹی سی ناک پر اپنے لب رکھے

"اڑھار"

"ہمم"

میں نے سوچا تھا جب آپ مان جائیں گے تو میں آپ سے ایک شکایت کروں گی"

"آپ مان گئے ہیں تو مجھے اب ایک شکایات کرنی ہے

"کہو"

آپ نے اس دن حراسے بات کی تھی جو مجھے بلکل اچھا نہیں لگا" اسکی بات"

سن کر ازہار کے چہرے پر گھری مسکراہٹ آئی

اسے تو کہہ رہی تھی کہ پرانی بات کو بھول جائیں اور خود انہی باتوں کو ابھی تک  
زہن پر سوار کر کے بیٹھی ہوئی تھی

آیت میں نے اس سے بات صرف اسلیے کی تھی تاکہ میں اسے سمجھا سکوں کہ"  
میری زندگی میں اسکی کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ ازہار درانی کی زندگی میں صرف آیت

وسمیم ہے ازہار درانی کے دل پر صرف آیت و سیم کا قبضہ ہے اسکے علاوہ نہ ہی "کبھی کوئی تھانہ ہی کبھی کوئی ہو سکتا ہے"

اسکی بات سن کر آیت کے دل کو ڈھیروں سکون ملا بلآخر اتنی محنت کے بعد اسے اسکا پرانہ ازہار مل ہی گیا تھا جو بات بات پر اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرتا تھا

میری منہ دکھائی تو آپ نے دی ہی نہیں" اسکی بات سن کر ازہار اسکے اوپر سے "اٹھا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا چھوٹا سا باکس اٹھا لیا

اس میں ڈائمنڈ کی رنگ تھی جسے بوکس سے نکال کر اسے آیت کی انگلی میں پہنادی

آیت نے مسکرا کر اس انگوٹھی کو دیکھا اور اسے مسکراتے دیکھ کر ازہار نے اسکے لبوں پر جھک کر اسکی مسکراہٹ میں اپنی مسکراہٹ کے رنگ شامل کر دیے

○ ○ ○ ○ ○

اپنی تیاری مکمل کر کے وہ جلدی سے باہر جانے لگا جب اسے مشارب کی آواز سنائی دی

وجدان والٹ تو لے لو" اس نے بیڈ کے سائیڈ پر رکھا اپنا والٹ دیکھا اور اسے اٹھا کر" جانے لگا جب اسے پھر سے مشارب کی آواز سنائی دی

موباائل رہ گیا ہے "اس نے گھور کر بیڈ پر بیٹھے مشارب کو دیکھا"

جس نے واٹ شرٹ کے ساتھ بلیو کوت کا ولیست کوت اور بلیو کلر کی پینٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ اس کا بلیو کوت بیڈ کے سائیڈ پر رکھا ہوا تھا

"ایک ہی بار دے دو"

تم موقع ہی کہاں دے رہے ہو جانے کی اتنی جلدی ہے پہلے کم از کم ایک نظر" "اپنی تیاری پر تو ڈال لو میں جب تک دعا کو دیکھ کر آتا ہوں

اسکا موبائل اسکے ہاتھ میں پکڑا کر اسنے اپنا کوٹ اٹھایا اور اسکے کمرے سے باہر  
چلا گیا

○ ○ ○ ○ ○

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر بیڈ پر بیٹھی دعا پر پڑی جس نے بلیک کلر  
کی ساری پہنی ہوئی تھی اور ڈارک میک اپ کے ساتھ اس وقت وہ بے انتہا  
حسین لگ رہی تھی

لیکن اس وقت وہ بنا اپنی تیاری کا خیال کیے بیڈ پر بیٹھی کیری کھانے میں  
visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

مصطفوف تھی

"یہ تم صح سے کتنی بار کھا چکی ہو تین بار تو میں ہی تمہیں دیکھ چکا ہوں"

"آپ میرے کھانے پر نظر رکھ رہے ہیں"

میں نظر نہیں رکھ رہا دعا پر ہر چیز ایک لمحہ میں رہ کر کھانی چاہیے یہ زیادہ"  
"کھانے سے تمہارا گلا خراب ہو سکتا ہے

کچھ نہیں ہوتا میرا گلا بلکل ٹھیک ہے میں آپ کی ہر بات مانوں گی لیکن اس "چیز پر سمجھوتا نہیں کر سکتی کیری کھانے کا میرا جب دل چاہے گا میں کھاؤں گی اور آپ مجھے نہیں روکیں گے" اسے حکمیہ انداز میں کہا اور اسکا انداز دیکھ کر مشارب نے مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلایا

ٹھیک ہے نہیں کر رہا میں تمہیں منع جو دل چاہے وہ کھاؤ" اسکے قریب جا کر" مشارب نے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے "بہت پیاری لگ رہی ہو"

میرے خیال سے میں آپ کو کبھی بڑی لگتی ہی نہیں ہوں" اسکے کہنے پر وہ" بے اختیار ہنسا

ہاں مجھے تو تم ہمیشہ ہی خوبصورت لگتی ہو لیکن آج ضرورت سے زیادہ حسین لگ" "رہی ہو

"اچھا جی"

"ہاں"

مشارب کی سیاہ آنکھیں اسکے خوبصورت چہرے پر جمی ہوئی تھیں اور اس سے پہلے وہ کوئی گستاخی کرتا باہر سے آتی ناز بیگم کی آواز نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا جو ان سب کو اب چلنے کا کہہ رہی تھیں

"چلو نیچے چلیں"

نمیں میں زرا سا چلتی ہوں تو آپ ڈانٹتے ہیں اسلیے میں نہیں جاہی مجھے لے جانا"  
"ہے تو اپنی گود میں اٹھا کر لے جائیں

visit for more novels:

اسکے کہنے پر مشارب نے اپنا سر ہلایا ایسا ہو سکتا تھا وہ اسکی کوئی کوئی بات ٹال دیتا

اسے نرمی سے اپنی بانہوں میں اٹھائے وہ نیچے کی طرف چلا گیا اور دعا نے مسکراتے ہوئے اسکے مظبوط سینے پر اپنا سر رکھ لیا

اسے یاد تھا کہ ایک بار اس نے کہیں پڑھا تھا کہ برے وقت میں صبر کرنا چاہے اور جس نے صبر کر لیا اسے بہت خوبصورت انعام ملتا ہے

اسنے صبر کیا تھا جب تک کر سکتی تھی تب تک کیا تھا

لیکن پھر ایک وقت ایسا آیا جب اسے اپنی ہمت لُٹتی محسوس ہوئی

اسے لگ رہا تھا کہ اب اپنی زندگی میں وہ مزید کچھ بھی برا برداشت نہیں کر سکے گی  
وہ زندگی سے بے زار ہو چکی تھی اسکی برداشت جیسے ختم ہو گئی تھی

اور بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ رب اپنے بندوں کو انکی برداشت سے زیادہ آزمائے

اسکی زندگی میں خدا نے مشارب کو بھیجا تھا اسکے صبر کا خوبصورت انعام ایک  
لبے انتہا خوبصورت تحفہ

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)  
جو خدا نے اسے دیا تھا جس کے لیے وہ خدا کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا

اسنے لے اختیار مشارب کے دل کے مقام پر اپنے لب رکھے جبکہ اسکی اس  
حرکت سے مشارب کے لبوں پر دلکش مسکراہست نمودار ہوئی

"مشارب"

"بُولو جان مشارب"

"Je t'aime"

(آلی لو یو)

مشارب کے ساتھ رہ کر فرتیخ کے چند الفاظ تو اسے بھی سیکھ لیے تھے

"je t'aime aussi mon amour"

(آلی لو یو ٹومائی لو)

اسکے الفاظ سن کر دعا نے سکون سے اپنی آنکھیں موند لیں  
visit for more novels  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

○ ○ ○ ○ ○

ان دونوں کا نکاح ہو چکا تھا لیکن کافی لوگ اس بات سے انجан تھے اسلیے سکندر

نے دوبار سے ان دونوں کا نکاح کروایا تھا

نکاح کی رسم ادا ہوتے ہی ہر طرف مبارک باد کا شور مج اٹھا

اور کچھ دیر بعد اسٹج پر اسکے ساتھ علیحہ کو لاکر بھا دیا گیا

آج علیحہ کی رخصتی کے ساتھ ساتھ ازیار کا ولیمہ بھی تھا اسلیے دو اسٹج بنائے  
گئے تھے

علیحہ کے اپنے قرب بیٹھتے ہی وہ حیرت سے اسکے سنگھار ہوئے روپ کو دیکھنے لگا  
آج تک اسے اپنی زبان دراز کو بھلا کب ایسے دیکھا تھا

اسنے سرخ رنگ کی براہیل فراک پہنی ہوئی تھی جبکہ وہ علیحہ جس کے پاس تو دور  
دور تک ڈوپٹہ نہیں دکھتا تھا آج بڑے ہی سلیقے سے ڈوپٹہ سر پر جمائے اسکے برابر  
بیٹھی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

بیرسٹر صاحب نظریں ہٹا لو بھری محفل میں بیٹھیں ہیں ہم "اسکی آواز سن کر"  
وجدان جلدی سے سیدھا ہوا

بہت پیاری لگ رہی ہوں کیا" اسے سوالیہ نظروں سے وجدان کی طرف دیکھتے"  
ہوئے پوچھا

"نمیں اتنی بھی کوئی خاص نہیں لگ رہی ہو"

تم بھی کوئی ایسے خاص نہیں لگ رہے ہو بس تمہاری شیروانی اچھی لگ رہی"

" ہے

اسنے وجدان کی ڈارک براون کلر کی شیروانی دیکھتے ہوئے کہا اسے شیروانی بھی صرف اسی وجہ سے اچھی لگ رہی تھی کیونکہ وہ اسنے خود آرڈر پر بنوائی تھی

"تمہاری تعریف کا بہت شکریہ علیہ"

○ ○ ○ ○ ○

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

وقت لمحوں میں گزر گیا اور پھر مکمل رسم و رواج کے ساتھ رخصت ہو کر علیہ

شیرازی میشن آگئی

وہ یہاں پہلی بار نہیں آئی تھی پر پہلے وہ یہاں مجبوری میں آئی تھی لیکن اب اپنی خوشی سے

اسے وجدان کے کمرے میں بھٹا کر دعا چلی گئی اور اسکے جانے کے بعد علیجہ منہ  
کے ٹیڑھے میرھے نقشے بنایا کر کمرے کی سجاوٹ دیکھنے لگی

اسے ان کپڑوں میں الجھن محسوس ہو رہی تھی نہ ہی اسے یہ سب کچھ پسند تھا اور  
نہ ہی یہ سب پہننے کی عادت تھی

وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنا ڈوپٹہ اتار کر دور پھینکا ساری جیولری اتار کر اسے  
ڈریسنگ پر رکھ دی اور اپنے آرام دہ کپڑے نکال کر واشروم میں گھس گئی

واشروم میں جا کر اسے اپنا چہرہ اچھے سے دھویا جسے دھو کر ایسا لگ رہا تھا جیسے منہ

visit for more novels:

پر رکھا کتنا وزن اتر گیا ہو [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

واپس کمرے میں آ کر اسے وارڈروب کھولی اور اس میں سے وجدان کا بلیک کوٹ  
نکال کر پہن لیا جو وہ کام پر جاتے وقت پہنتا تھا

○ ○ ○ ○ ○

کمرے میں داخل ہو کر اسے وہی منظر دیکھنے کو ملا جیسا اسے سوچا تھا علیجہ کیا  
 کرے گی یہ تو اسے نہیں پتہ تھا لیکن اسکے انتظار میں بیڈ پر نہیں بیٹھی رہے گی  
 اس بات کا اسے یقین تھا اور ایسا ہی ہوا اسکا بلیک کوٹ پہنے وہ اسکی طرح  
 مردانہ چال چلنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن یہ کام اسکے بس کا نہیں تھا یہ اور  
 بات تھی

زبان دراز میرا کوٹ اتارو" اسکی آواز سن کر علیجہ پونکہ ورنہ وہ تو خود میں اتنی مگن "تھی کہ اسکی موجودگی کا بھی علم نہیں ہو سکا

کیوں اتاروں مام کہتی ہیں کہ شادی کے بعد شوہر کی ہر چیز پر بیوی کا حق ہوتا" " ہے

بلکل جیسے بیوی کی ہر چیز پر شوہر کا حق ہوتا ہے " اسے معنی خیزی سے کہا" جبکہ اسکی نظروں کا مفہوم جان کر علیجہ نے اپنی نظریں جھکالیں

میں اتار رہی ہوں نہیں چاہیے تمہارا کوٹ" وجدان کا کوٹ اتار کر اسنے والپس" اسی جگہ پر رکھ دیا جہاں سے اٹھایا تھا جبکہ اسکی اس حرکت پر وجدان کھل کر ہنسا

تم چاہے یہ کوٹ اتارو یا پھر پہنچ آج راہ فرار ممکن نہیں ہے "ایک ہی جست"

میں اس تک پہنچ کر وجدان نے اسکی کمر پر اپنا مظبوط ہاتھ رکھا اور اسے اپنے

قریب کر لیا

وجدان چھوڑو مجھے" اسکی بات کو اگنور کر کے وجدان اسکے موتی کو چھونے لگا"

جب اسکی اس حرکت سے علیجہ نے جلدی سے اسکا ہاتھ تھاما

visit for more novels:

تمہیں پتہ ہے تمہارا یہ موتی مجھے بہت پسند ہے جان انکلی ہے میری اس میں"

دل کرتا ہے اسے اپنے لبوں سے چھو لوں لیکن جب تم میرا ہاتھ روکتی ہو تو مجھے

"بہت غصہ آتا ہے

مجھے نہیں پسند تم اسے ہاتھ لگاؤ پلیز اسے ہاتھ مت لگایا کرو مجھ ایسا لگتا ہے"

جیسے کوئی کرنٹ لگ گیا ہو" پہلی بار وہ وجدان کو اتنی معصوم لگ رہی تھی لیکن

وہ اسکی معصومیت میں نہیں آنے والا تھا کیونکہ اندر سے وہ کیا چیز تھی اس بات  
سے وہ بخوبی واقف تھا  
"تم جانتی ہو آج کیا ہے"

"کیا ہے"

اقرار کی رات پیار کی رات" اسکی بات سن کر علیحہ نے اپنا تھوک نگلا"  
میں اظہار کے معاملے میں بہت کچا انسان ہوں مجھے سمجھ نہیں آتا کہ کسی"  
"بھی چیز کا اظہار کیسے کرتے ہیں لیکن اپنے دل میں چھپے لفظ تمہیں بتا دیتا ہوں  
تم میرے لیے بہت خاص ہو گئی ہو علیحہ شیرازی اتنی خاص کہ تمہارے بنا"  
وجدان شیرازی اب کچھ ہے ہی نہیں تم زندگی میں آئی ہو تو اس سیدھے سادے  
"دل کو رہنمائی مل گئی ہے  
"رہنمائی"

"ہاں میرا سیدھا سادا دل رہنمائے دل کی طرف نکل پڑا"

"لیکن رہنمائی کا مطلب تو سیدھا راستہ ہوتا ہے"

محبت کرنا اور پھر محبت میں نکاح کرنا اس سے زیادہ سیدھا راستہ بھلا اور کیا"

"ہوگا"

اسکی بات سن کر علیجہ ہلکا سا مسکرائی اور اسے مسکراتے دیکھ کر وجدان اسکے  
مسکراتے لبوں پر جھک گیا

اپنے لبوں کو اسکی قید میں دیکھ کر علیجہ نے سختی سے اسکی شیروانی کو اپنی  
سمٹھیوں میں دبوچ لیا

visit for more novels:

جب اسکے لبوں کو آزاد کر کے وجدان گھری نظروں سے اسکے چہرے پر بکھرتے  
شرم و حیا کے رنگ دیکھنے لگا

تم زبانِ دازی کرتی ہوئی مجھے اچھی لگتی ہو لیکن اس سے زیادہ تم مجھے شرماتے"  
"ہوئے اچھی لگتی ہو

اسکا نازک وجود اپنی بانہوں میں اٹھا کر وجدان نے اسے بیڈ پر لٹا دیا اور اسکے اوپر اپنا جھکاؤ کر کے نرمی سے اسکے دل کے مقام پر اپنے لب دم رکھ دیے جبکہ اسکی اس حرکت سے علیجہ نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور چند لمحوں بعد اسے اپنے پیٹ سے اپنی کمیز سرکتی محسوس ہوئی اور پھر وجدان کے لبوں کا لمس اپنے ننھے سے موئی پر محسوس ہوا

وجدان کی اس حرکت کے باعث اس کے لب علیجہ کے پیٹ کو بھی چھو گئے اور اس کی اس حرکت سے علیجہ کا سانس تک رک چکا تھا

علیجہ زندگی بھر کے لیے میرا ساتھ قبول کرتی ہو "اسکی بات سن کر علیجہ نے"  
اپنی آنکھیں کھولیں

میں تو تمara ساتھ زندگی بھر کے لیے قبول کرسکتی ہوں پر کیا تم مجھے میری زبان"  
"درازی سمیت عمر بھر کے لیے قبول کرسکتے ہو

"خوشی سے"

اسکی گردن پر جھک کر وہ اپنا شدت سے بھرپور لمس چھوڑنے لگا

"و-وجدان"

اسکا شدت بھرا انداز دیکھ کر علیح نے گھبرا تے ہوئے اسے پکارا جس پر وجدان نے  
اسکی گردن سے چہرہ نکال کر اسے دیکھا اور اسے ایک نظر دیکھتے ہی علیح نے اپنی  
نظریں جھکا لیں

وجدان نے اسکی جھکی نظروں پر اپنے لب رکھے اور پھر سے اسکے لبوں کو اپنی  
گرفت میں لے کر اسے ہر طرح سے خود میں قید کرتا چلا گیا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

◦ ◦ ◦ ◦ ◦

اپنا کوٹ اتار کر اس نے اپنے بازو پر لٹکایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف  
چلا گیا

جہاں کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے آیت صوفے پر خود میں سمیٰ ہوئی ملی

اسنے لائٹ بلیو کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی اور شرمائی شرمائی سی وہ پوری تقریب میں ہی ازہار کی نظروں کا مرکز بنی رہی لیکن اس وقت یہ خود میں سمٹی ہوئی آیت اسے بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی

آیت کیا ہوا ہے "اپنا کوٹ صوفی کے سائید پر پھینک کر وہ آیت کے قرب" بیٹھ کر پوچھنے لگا

ازہار وہ بیڈ پر چھپکلی بیٹھی ہے "اسنے بیڈ کی طرف اشارہ کیا جسے دیکھ کر ازہار" اٹھ کر اپنے بیڈ کی طرف گیا جماں بیڈ کے نیچویچ وہ نواب زادی بڑی شان سے بیٹھی ہوئی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

لیکن وہ نکلی تھی آیت غور کرتی تو اسے بھی یہ بات پتہ چل جاتی لیکن صدا کی ان چیزوں سے ڈرنے والی آیت بھلا اس بات پر کیسے غور کرتی  
یقینا اس چھپکلی کو علیحدہ ہی رکھ کر گئی تھی

آیت جان یہ نکلی ہے "اے اپنے ہاتھ میں اٹھا کروہ آیت کو دکھانے لگا جس"  
پر آیت کا منہ مزید بگڑا

"ازہار اسے پھینک دیں کھڑکی سے باہر پھینکیں"

دیکھو تو سی" وہ اسکے قریب جانے لگا جب اسے اپنے قریب آتے دیکھ کر آیت  
نے چیخ ماری

"ازہار دور رہیں ورنہ میں کمرے سے چلی جاؤں گی"

"اچھا یار نہیں آ رہا تمہارے قریب"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسے پھینکیں" اسکے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ازہار نے کھڑکی کھول کر اسے  
باہر پھینک دیا جب آیت کی طرف سے ایک نیا حکم صادر ہوا

ہاتھ دھو کر آئیں اچھے سے رکڑ رکڑ کر" اسکی بات سن کروہ اپنا سر نفی میں"  
ہلاتے ہوئے واشروم چلا گیا

اب ٹھیک ہے" واشروم سے باہر نکلتے ہی اسے اپنی ٹائی اتار کر دور پھینکی جبکہ "اسکے پوچھنے پر آیت نے اپنا سر ہاں میں ہلا دیا

"ہاں"

"تو پھر دیر کس بات کی ادھر آؤ میرے پاس"

"ازہار بیڈ شیٹ چنج کرلوں وہ کیسے لیئی ہوئی تھی اس پر"

"آیت وہ نکلی تھی"

"لیکن پھر بھی"

"آیت

اسکی گھورتی نظریں دیکھ کر آیت مزید بنا کچھ کے اسکے قریب چلی گئی اور اسکے قریب آتے ہی ازہار نے اپنا ہاتھ اسکی کمر پر رکھا اور اسے اپنے قریب کر کے اسکے نرم لبوں کو اپنی گرفت میں لے لیا

آنکھ کھلتے ہی اسے اپنے آپ کو وجدان کی بانہوں میں پایا شر میلی سی مسکراہٹ  
اسکے لبوں کر بکھر گئی

اپنی جگہ سے اٹھ کر وہ جانے لگی جب اسے اٹھتے دیکھ کر وجدان نے اسکی کمر  
کے گرد اپنا بازو حائل کر کے اسے پھر سے اپنی بانہوں میں بھر لیا

"کھاں جارہی ہو"

اٹھنا ہے مجھے" اسے نظریں جھکا کر کہا اس وقت وجدان کے سامنے نظریں اٹھانا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"مس زبان دراز کیا تم شرم رہی ہو"

نہیں میں نہیں شرم رہی" اسے اپنا سر نفی میں ہلایا جبکہ گھنی پلکیں اب تک"  
سجدہ ریز تھیں

"ویسے میں کچھ سوچ رہا تھا"

"اکیا"

اسنے ہاتھ بڑھا کر وجدان کے سینے کے بالوں کو چھوا  
 تم میرے کس کرنے پر برش کرنے جاتی تھیں تو اب کیا ایسید سے شاور لو" "اگی کیونکہ اب تو  
 اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی علیجہ نے اسکے لبوں پر اپنا نازک ہاتھ رکھ دیا اور  
 شرم سے سرخ ہو کر چہرہ اسکے سینے میں چھپا لیا  
 لیکن اسکی بات سن کروہ اسکے سینے پر زور دار مکا مارنا نہیں بھولی تھی جبکہ اپنے  
 سینے میں چھپی اس شرمائی ہوئی لڑکی کو دیکھ کر وجدان کی مسکراہست مزید گھری  
 ہو گئی

○ ○ ○ ○ ○

(پانچ سال بعد)

اپنا سامان اٹھا کر وہ باہر جانے لگا جب اسکے باہر جانے سے پہلے شایان اندر آگیا

آپ گھر نہیں گئے سر "ا سنے مشارب کو دیکھ کر پوچھا"

"شایان اگر میں گھر گیا ہوتا تو تمہیں یہاں نظر آتا"

نہیں مطلب میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا" اسکے انداز میں جھجک تھی اور ایسا پہلی"

بار ہوا تھا کہ شایان اس سے کوئی بات کرتے ہوئے جھجک رہا تھا

ان گزرے سالوں میں انکے عہدے تبدیل ہو چکے تھے جہاں پہلے وہ ایس پی

مشارب راحم شیرازی تھا اب وہیں ایس ایس پی مشارب راحم شیرازی بن چکا تھا

لیکن اسکے باوجود بھی شایان کا رویہ اسکے ساتھ ہمیشہ کی طرح ہی رہا تھا پھر آج وہ کیا بات کرنے آیا تھا جس کے لیے اتنا جھجک رہا تھا

"شایان کیا کہنا ہے"

"وہ امی جان چاہتی ہیں کہ میں اب شادی کرلوں"

تو تم کیا مجھ سے اجازت لینے آئے ہو" وہ بے ساختہ ہنسا"

نہیں وہ دراصل مجھے ایک لڑکی پسند ہے لیکن امی جان کے سامنے اسکا ذکر  
کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں میں خود اس سے ملوں اس کی رائے جان لوں اور  
"یہ سب آپ کی مدد کے بنا نہیں ہو سکتا

اچھا کون ہے وہ لڑکی" مشاراب کے پوچھنے پر وہ لپنا گلا کھنکارنے لگا"

"صالحہ"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

صالحہ حبیب" اسے تصدیق کرنی چاہی"

"جبی"

"پوری دنیا میں تمہیں وہی ایک لڑکی ملی تھی"

یہ تودل کا معاملہ ہے سر میں کیا کرسکتا ہوں" اسے دانتوں کی بھرپور نمائش کی"

خیر تمہاری زندگی ہے تم جس کے ساتھ گزارنا چاہو لیکن اس معاملے میں تمہاری "مد علیحہ ہی کر سکتی ہے میں اس سے بات کرلوں گا

"تحینک یو سر" اسکے چہرے پر خوشی کے تاثرات آئے جسے دیکھ کر مشاہب نے "مسکراتے ہوئے اسکا کندھا تھپٹھپایا اور وہاں سے چلا گیا

○ ○ ○ ○

آج واپسی معمول کے مطابق دیر سے ہوئی تھی اسکا ارادہ سیدھا کمرے میں جانے کا تھا جب چلتے قدم لاونچ میں بیٹھی دعا کو دیکھ کر رکے

visit for more novels:

جو اپنا سر ٹیبل پر رکھے سورہی تھی یقیناً اسکا انتظار کرتے کرتے ہی وہ یہاں سو گئی ہو گی

"دعا اٹھو" اسکے قریب جا کر مشاہب نے اسکا بازو ہلایا جس پر وہ چونک کر اٹھی اور "اسکے اٹھتے ہی وہ بنا کچھ کہے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

دعا نے گھری سانس لے کر اسکی پشت کو دیکھا اور اٹھ کر کمرے میں چلی گئی  
مشارب نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی یقیناً اسکی ناراضگی ہنوز جاری تھی

مشارب آپ اب بھی مجھ سے ناراض ہیں" اسے مشارب کے پیچھے آکر کہا جو"  
اسکے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے گھونے لگا

یہ یہاں کیا کر رہا ہے" اسے بیڈ پر سوئے میکائیل کی طرف اشارہ کیا"

"اسے میرے پاس سونا تھا اسلیے یہاں آگیا"

"دعا میں نے اسکا الگ کرہ دیکھنے کے لیے نہیں بنوایا"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسے میکائیل کے لیے ایک الگ کمرہ بنوایا تھا لیکن پھر بھی وہ اسکے کمرے میں  
آکر دھمک جاتا جس کی وجہ سے مشارب نے اپنے کمرے میں ہی اسکے لیے ایک  
چھوٹا سا بیڈ رکھوا لیا تھا لیکن پتہ نہیں اس لڑکے کو کیا مسئلہ تھا

مشارب کی غیر موجودگی میں تو وہ اپنے کھیل میں مکن رہتا لیکن اسکے گھر میں داخل ہوتے ہی میکائیل کو یاد آ جاتا کہ اسکی ایک عدد ماں بھی ہے اور پھر اسکی گود میں چڑھ کر پتہ نہیں وہ کون سے جہان کی باتیں کرتا رہتا

اسکا مقصد بس اپنی ماں کو اپنے باپ سے دور رکھنا ہوتا تھا اس معاملے میں وہ بہت پوزیسو تھا یہ بات اسے بلکل برداشت نہیں ہوتی تھی کہ اسکی ماں اسکی موجودگی میں کسی اور کو پیار کرے لیکن مشارب سے وہ اس معاملے میں وہ لڑ نہیں سکتا تھا اسلیے اسکے گھر میں داخل ہوتے ہی وہ ایلفنی کی طرح دعا کے ساتھ

چپک جاتا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

رات بھی اسے یہی کیا تھا اپنے کمرے کو چھوڑ کر اسکے کمرے میں آگیا اور مشارب کے منع کرنے کے باوجود بھی اسکے بیڈ پر ہی چپکا رہا

مشارب جانتا تھا کہ اگر دعا اسے کمرے سے جانے کا کہتی تو وہ چلا جاتا اسلیے اسے دعا سے یہی کہا تھا لیکن وہ بھلا کچھ کیوں کہتی وہ تو اسکی بات کو اگنور کر کے میکائیل کو اپنے قریب کر کے سوکھی

اسکی اس حرکت پر مشارب غصے سے کمرے سے باہر چلا گیا اور تب سے ہی دعا سے اسکی ناراضگی چل رہی تھی

"مشارب کیا ہو گیا ہے بچہ ہے سونے دیں یہاں پر"

ٹھیک ہے سونے دو اسے یہاں اور اب اسے ہی اپنے پاس سلانا "اپنا سامان" ڈریسنگ پر رکھ کر وہ غصے سے باہر جانے لگا جب اسکا ہاتھ پکڑ کر دعا نے اسکا رخ اپنی جانب کیا اور اسکے سینے سے لگ گئی

"پلیز مشارب اب اپنی یہ ناراضگی ختم کر دیں"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"بلکل ہے"

تو پھر اسے اٹھا کر کمرے سے باہر پھینکو" اسکے کہنے پر دعا نے خفگی سے اسے دیکھا

"مشارب وہ بیٹا ہے آپ کا"

میرے لیے میرے بیٹے کا ٹائم الگ ہے اور بیوی کا الگ اور یہ وقت میرا میری"

بیوی کے لیے ہے

"اسلیے میں نہیں چاہتا کوئی اور اس میں دخل اندازی کرے

بیڈ پر سوئے میکائیل کو اٹھا کر اسے وہاں رکھے اسکے چھوٹے بیڈ پر لٹا دیا

"کھانا کھالیں"

مجھے اس وقت صرف تمہیں کھانا ہے یہاں پر آؤ اور میری ناراضگی دور کرو" بیڈ پر"

بیٹھ کر اسے دعا کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

میرے خیال سے آپ کی ناراضگی دور ہو چکی ہے" اسکے قریب بیٹھ کر دعا نے"

اسے بتانا چاہا کہ اپنی ناراضگی وہ ختم کرچکا ہے

نہیں ہوئی ہے" اسکے بال ایک طرف کر کے اسے نرمی سے دعا کی گردان کو"

اپنے لبوں سے چھوا

"مشارب"

چلو کس کرو مجھے "اسکے کہنے پر دعا نے مسکراتے ہوئے ہلکے سے اسکے لبوں کو"

چھو لیا

"یہ کس نہیں ہوتی"

"مشارب آپ آج کل کچھ زیادہ ہی بگڑتے جا رہے ہیں"

مجھے بگاؤنے والی تم ہی تو ہو" اسکے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر مشارب"

نے اسے بیڈ پر لٹا دیا

اس وقت کمرے میں صرف ایک سائیڈ لیمپ جل رہا تھا جو کمرے میں روشنی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

لیکن مشارب ہاتھ بڑھا کر اسے بھی بند کر چکا تھا

○ ○ ○ ○

واشروم سے نکلتے ہی اسکی پہلی نظر بیڈ پر بیٹھے میکائیل پر گئی جو اپنے ہاتھ میں  
گن لے کر بیٹھا ہوا تھا

بڑے بابا دیکھو" وجدان کو دیکھتے ہی اسے گن اسکی طرف کر کے دکھائی"

"میکائل ادھر دو کہاں سے آئی تمہارے پاس"

عالی نے دی ہے "عالی کہنا علیجہ نے ہی اسے سکھایا تھا کیونکہ بڑی ماما پھوپھو"  
خالا سننا اسے پسند نہیں تھا

میکائل ادھر دو یہ بچوں کے کھینچنے کی چیز نہیں ہے" وجدان اسکی جانب بڑھا"  
جب اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر وہ تیزی سے کمرے سے بھاگ گیا

غصے سے وجدان بھی اسکے پیچھے گیا جبکہ چلاتے ہوئے علیجہ کو پکارنا وہ نہیں بھولا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

تھا

○ ○ ○ ○ ○

کمرے سے نکلتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا میکائل کے پیچھے گیا اور اسے بازو سے  
کھینچ کر پکڑ لیا ڈھائی فٹ کا تو تھا وہ کہاں تک بھاگ سکتا تھا

"علیجہ"

کیا مسلہ ہے نجح صاحب کیوں چلا رہے ہو" اسکے چلانے کی آواز سن کر وہ کچن " سے نکل کر اسکے پاس آئی

جب سے وہ نجح کے عمدے پر فائز ہوا تھا تب سے علیحدہ اسے بیشتر صاحب چھوڑ کر نجح صاحب کہنے لگی تھی

یہ چیز کوئی نچوں کے ہاتھ میں دیتا ہے" اسے میکائیل کے ہاتھ سے بندوق لی " جسے لیتے ہی اندازہ ہو گیا کہ میکائیل کے ہاتھ میں یہ چیز تھما کر علیحدہ اتنے آرام سے کیوں گھوم رہی تھی

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"خالی ہے یہ گن تمہارے دماغ کی طرح"

"تمہارے کچھرے والے دماغ سے تو میرا خالی دماغ ہی بہتر ہے"

بس کرو تم دونوں اب صح صح لڑتا مت شروع کر دینا" ناز بیگم کی آواز سن کر" ان دونوں نے اپنی بحث روکی

وہ دونوں اچھے خاصے سمجھدار تھے لیکن جب ایک دوسرے کے سامنے ہوتے تھے تو بچوں کی طرح لڑتا شروع کر دیتے تھے

وجدان تو پھر بھی کبھی خاموشی ہو جاتا تھا لیکن علیجہ جب تک دل کی بھروس نہیں نکال لیتی تب تک خاموش نہیں ہوتی تھی اور جب بھی اسکی علیجہ سے بحث ہوتی تھی تب اسے بس ایک ہی لمحہ یاد آتا جب علیجہ پر گینینٹ تھی اس وقت اسکی تکلیف دیکھ کر وجدان کو تکلیف ہو رہی تھی لیکن اس لڑکی نے اپنی بحث ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی جاری رکھی تھی

مشارب جلدی سے "گارڈی نکالو" علیجہ کا وجود اپنی بانہوں میں اٹھائے اسے"

چلاتے ہوئے کہا جسے سن کر مشارب جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا

بس علیجہ کچھ نہیں ہوا ہے ہم ابھی ہا سپیٹل پہنچ جائیں گے "گارڈی میں اسے"

اپنے ساتھ بھا کر اسے علیجہ کا وجود اپنے سینے سے لگایا جس کے چہرے پر

تکلیف دہ تاثرات تھے

"ت-تماری وجہ سے ہو رہا ہے یہ سب"

"اچھا میری وجہ سے ہو رہا ہے"

"ہاں"

"مجھے اپنی ادائیں تم ہی دکھاتی ہو اور اب کہہ رہی ہو میری وجہ سے ہو رہا ہے"

"ہاں تماری وجہ سے ہو رہا ہے"

زبان دراز لڑکی تکلیف میں ہو تم کچھ تو خیال کرلو ابھی بھی بحث کیے جا رہی ہو"

"چپ ہو جاؤ

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"تم کر رہے ہو میری تکلیف کا خیال جو میں چپ ہو جاؤں"

ان دونوں کی بحث دیکھ کر گاڑی چلاتے مشارب نے چلا کر کہا

بس کرو تم دونوں وجدان تم ہی خاموش ہو جاؤ اسکی حالت نہیں دکھ رہی ہے " تمہیں " اسکی بات سن کر وجدان بھی خاموش ہو گیا کیونکہ پتہ تھا اس تکلیف میں بھی علیحہ میدم نے اپنی بحث جاری ہی رکھنی تھی

علیحہ کے ساتھ گزرا لمحہ وہ جب بھی یاد کرتا تھا تو لبوں پر مسکراہٹ چھو جاتی لیکن یہ وہ واحد لمحہ تھا جسے وہ جب بھی یاد کرتا تو سمجھ نہیں آتا اس لمحے کو سوچ کر غصہ کرے یا پھر ہنسے

○ ○ ○ ○ ○

ناشستہ لگتے ہی گھر کے سارے افراد ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھ گئے جب ناز بیگم نے نظریں اٹھا کر مشارب اور دعا کو دیکھا " ناراضگی ختم ہو گئی تم دونوں کی "

مشارب اس سے ناراض تھا اور یہ بات وہ کل سے نوٹ کر رہی تھیں

اماں جان ہماری کوئی ناراضگی نہیں چل رہی تھی" مشارب نے انکی غلط فہمی" دور کرنی چاہی

لیکن وہ جھوٹ کہہ رہا تھا اور یہ بات وہاں پیشہ دعا کے ساتھ ساتھ میکائیل بھی  
بخوبی جانتا تھا لیکن وہ اپنی ماں کی طرح اپنے باپ کے جھوٹ میں اسکا ساتھ ہرگز  
نہیں دینے والا تھا

نہیں دادو ڈیڈ ناراض تھے ماما سے لیکن ماما نے رات کو انہیں منا لیا" اسکی بات"  
سننے ہی دعا اور مشارب نے ایک ساتھ سر اٹھا کر اسے دیکھا

ڈیڈ نے کہا کہ میری ناراضگی دور کرو اور مجھے کس کرو پھر ماما نے انہیں کس " کر دیا" اسکی بات سننے ہی دعا اپنا ناشستہ ٹیبل پر چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ  
مشارب تو اس وقت اسے گھور بھی نہیں پا رہا تھا

"میرے خیال سے ماما کے کس کرنے سے ڈیڈ کی ناراضگی"

بس بہت کھالیا" اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے جلدی سے میکائیل کو اپنی گود میں " اٹھایا اور اسے لے کر وہاں سے چلا گیا جبکہ ٹیبل پر بیٹھے باقی افراد اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں لگے رہے

○ ○ ○ ○ ○

اسے کمرے میں لاکر مشارب بیڈ پر بیٹھ گیا اور اسے اپنے سامنے کھڑا کر لیا  
وہ دکھنے میں دعا کی طرح تھا جبکہ چہرے پر موجود معصومیت تو دعا سے بھی زیادہ  
تھی اسے اپنے باپ سے بس گھری سیاہ آنکھیں لی تھیں

visit for more novels:

لیکن انداز میں وہ کس پر گیا تھا یہ تو کوئی بھی نہیں جانتا تھا وہ ایک نمبر کا  
ڈھیٹ انسان تھا

ایک دفعہ اسے حیا کو تھپڑ مارا تھا جس کی وجہ سے مشارب نے اسے ڈانٹ دیا  
اسکے ڈانٹنے کر خفا ہو کر اسے دعا سے یہ کہا کہ اسکے لیے نئے ڈیڈی لائے جائیں  
پھر ہونا کیا تھا میکائیل شیرازی کا نرم گال تھا اور مشارب شیرازی کا بھاری ہاتھ

اسکے تھپڑ مارنے پر میکائیل رونا شروع ہو چکا تھا اور اپنے رونے سے وہ پورا گھر پر  
سر اٹھا چکا تھا

سب اسے چپ کروا کر تھی چکے تھے لیکن وہ تب تک چپ نہیں ہوا جب تک  
اسکا خود کا مود ٹھیک نہیں ہوا لیکن اس دن کے بعد سے ایک بات جو اسے اپنے  
چھوٹے سے دماغ میں بھٹالی تھی وہ یہ تھی کہ اسکے نئے ڈیڈی کبھی نہیں آئیں گے  
اسلیے اسے جو کام چلانا ہے انہی ڈیڈی سے چلانا ہو گا

میکائیل جو پوچھوں گا اسکا صاف صاف جواب دینا "اسکے کہنے پر میکائیل نے"

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) شرافت سے اپنا سر ہلايا

"رات کو جاگ رہے تھے تو بتایا کیوں نہیں"

اگر میں بتادیتا کہ میں جاگ رہا ہوں تو آپ مجھے کمرے سے نکال دیتے اور پھر"

"مجھے میرے کمرے میں بھیج دیتے

"رات کو کیا دیکھا تھا"

رات کو آپ کمرے میں آئے پھر ماما سے لڑنے لگے اور پھر ماما کو اپنے پاس "بھٹایا" وہ تفصیل سے اسے ایک ایک بات بتانے لگا

"پھر کیا دیکھا" اسے جلدی سے پوچھا اسے اس وقت بس یہ فکر ستارہ تھی کہ "میکائیل نے رات کو کیا دیکھا

"پھر آپ نے ماما سے کس کرنے کو کہا ماما نے آپ کو کس کیا"

"پھر"

اس سے زیادہ کچھ دیکھ ہی نہیں پایا آپ نے لائٹ جو بند کردی تھی اور لائٹ

visit for more novels:

بند ہوتے ہی میں بھی سوگیا تھا" اسکے کہنے پر مشارب نے سکون بھرا سانس لیا

دعا ٹھیک کرتی تھی اسکا بیٹا اب بڑا ہورہا تھا اسلیے اپنے بے لگام جذباتوں کو اسے تھوڑا لگام ڈالنے کی ضرورت تھی

○ ○ ○ ○ ○

مشارب کے کمرے سے نکلتے ہی وہ حیا کو ڈھونڈنے لگا جو اسے باہر لان میں  
بیٹھی نظر آگئی

لائٹ پپیل کلر کی فرآک پہنے وہ دو پونیاں بنائے گھاس توڑ کر اپنے منہ میں ڈال  
رہی تھی

وہ ساڑھے تین سال کی تھی اور دکھنے میں وہ بلکل اپنے باپ کی طرح تھی اپنی  
ماں سے اسے کچھ نہیں لیا تھا

اسکی گندمی رنگت تھی اور وجدان کی طرح بھورے رنگ کی بڑی بڑی آنکھیں

visit for more novels:

کہنے کو وہ علیجہ کی بیٹی تھی لیکن اس سے بلکل مختلف تھی وہ ہر چھوٹی چھوٹی  
بات پر گھبرا جاتی اور کسی تیز آواز پر وہ رونا شروع کر دیتی تھی

اسے ٹھیک سے ابھی بولنا نہیں آتا تھا اور وہ بولتی بھی بہت کم تھی اسیے اسے  
کیا کہنا ہوتا تھا اسکے کہنے سے پہلے ہی میکائیل کہہ دیتا تھا

یہ تم کیا کر رہی ہو جیا" اسکے قریب جا کر میکائیل نے صدمے سے کھا جس پر " وہ گھبرا کر اسکی طرف دیکھنے لگی جیسے اسے کتنی بڑی غلطی کر دی ہو لیکن غلطی کیا کی تھی یہ اسے نہیں پتہ تھا

"تم گھاس کیوں کھارہی ہو یہ کھانا اچھی بات نہیں ہوتی"

"کیوں"

یہ گندے لوگ کھاتے ہیں اور جو اسے کھاتے ہیں وہ بھی گندے ہو جاتے" ہیں" کمر کر ہاتھ رکھ کر وہ بڑے لوگوں کی طرح اسے سمجھانے لگا

جبکہ اسکے منہ سے اپنے لیے گندالفاظ سن کر اسکی بڑی بڑی آنکھیں پانی سے بھر چکی تھیں

اسکی بھیگی آنکھیں دیکھ کر اس سے پہلے میکائیل کچھ کہہ پاتا وہاں پر وجود ان آچکا تھا جس نے وہاں بیٹھی جیا کو اپنی گود میں اٹھایا لیکن اسکی بھیگی آنکھیں دیکھ کر وہ خود بھی چونک گیا

کیا ہوا حیا رو کیوں رہی ہو" اسکے پوچھنے پر حیا نے میکائیل کی طرف اشارہ کیا"

اسنے مجھے گندرا کما" وہ جملے تیزی سے نہیں بول پاتی تھی لیکن آسان لفظوں کی"

اردو اسے آسانی سے سمجھ آتی تھی

اسکے کہنے پر وجدان نے گھور کر میکائیل کو دیکھا

"تو نے رالیا ہے میری بیٹی کو"

نہیں نہیں نہیں" اسکے گھونے پر میکائیل نے جلدی سے اپنے دونوں ہاتھ "visit for more novels:

ہلاتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلاایا کہیں وجدان اسے غلط سمجھ کر مارنا ہی نہ

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

شروع کر دے

یہ گھاس کھارہی تھی بڑے بابا میں نے تو بس منع کیا تھا کہ یہ کھانا اچھی بات"

نہیں ہوتی" اسکی بات سن کر وجدان نے اپنی گود میں موجود حیا کو دیکھا

"حیا گھاس کیوں کھارہی تھیں بھوک لگی تھی تو ماما سے کہتیں"

مجھے اتنی (اچھی) لگتی ہے "اسکی بات سن کر وجدان اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ یہ"  
 حرکت اسے پہلی دفعہ نہیں کی تھی  
 "میکائیل ایک ذمیداری سونپ رہا ہوں تمہیں"

"اکیا"

"آج کے بعد حیا کبھی بھی یہ حرکت کرے تو تم اسے روکو گے"  
 "اوکے"

اسے جوش اور جذبے سے کہا یہ جوش اور جذبہ اسکے اندر اکثر جاگتا رہتا تھا کبھی  
 مشارب کو پولیس یونیفارم میں دیکھ کر تو کبھی وجدان کو بلیک گاؤن میں دیکھ کر

اسلیے وجدان اسکے لیے اسکے سائز کے مطابق ایک پولیس یونیفارم اور بلیک کوٹ  
 بھی لا کر دے چکا تھا تاکہ اپنا شوق وہ پورا کر سکے

"وجدان"

علیحہ کی آواز پر اسنے مر کر دیکھا

"مام کا فون آیا تھا ہاسپٹل جانا ہے"

○ ○ ○ ○

ہائے کتنی پیاری ہے یہ" علیحہ نے اپنی گود میں موجود اس بچی کو دیکھتے ہوئے"  
کہا جسے دنیا میں آئے ہوئے ابھی چند گھنٹے ہوئے تھے

فائلی وہ پھوپھو بن ہی گئی تھی

ازہار جانتا تھا آئیت کو پڑھائی کا کتنا شوق ہے اسلیے یہ عہد اسنے خود سے کیا تھا کہ  
جب تک آئیت کی پڑھائی مکمل نہیں ہو جاتی تب تک وہ اس پر بچوں کی کوئی  
ذمیداری نہیں ڈالنے والا تھا

شکریہ علیحہ تم نے بتادیا ہمیں تو پتہ ہی نہیں تھا یہ کتنی پیاری ہے" ازہار کی"  
بات پر اسنے منہ بنایا کر اسے دیکھا لیکن پھر اگنور کر کے دوبارہ اس بے بی کو دیکھنے  
میں مصروف ہو گئی

ماما نے مجھے تو اتنا تیار (پیار) نہیں کیا" مشارب کی گود میں چڑھی حیا نے خنگی" سے اس نئے وجود کو دیکھا جو مزے سے اسکی ماں سے پیار لے رہی تھی اس نے کہا تو آہستہ آواز میں ہی تھا لیکن علیجہ پھر بھی اسکی آواز سن چکی تھی ہائے میری جان ایسے مت بولو ادھر آؤ ماما پیار کریں تمہیں" اسے ازہار کی گود میں" دے کر اس نے حیا کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے جو مسکراتے ہوئے بنادیر کیے اسکی گود میں آگئی

انکل ہمیں بھی دکھا دیں" میکائل نے سر اٹھا کر ازہار کو دیکھتے ہوئے کہا جس"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"یہ بات نہیں کرتی"

"ابھی چھوٹی ہے نہ پہلے سیکھے گی"

"تو کھیلے گی بھی نہیں"

جب سو کر اٹھے گی تو پھر کھیلے گی" اسکے کہنے پر میکائیل نے اپنے لب دانتوں "میں دبائے اور اسکے گال پر تھپڑ مار کر اسے اٹھانے لگا اور اس کوشش میں کامیاب بھی ٹھرا کیونکہ اسکا تھپڑ کھاتے ہی وہ رونا شروع ہو چکی تھی اور اسے روتے دیکھ کر میکائیل گھبرا تے ہوئے بھاگ کر وہاں کھڑی دعا کے پیچھے چھپ گیا

ورنہ ازہار کچھ کرے نہ کرے مشارب نے اسکا کان ضرور کھینچنا تھا

○ ○ ○ ○ ○

ہاسپٹ سے واپس آتے ہوئے کافی رات ہو چکی تھی جبکہ حیا اور میکائیل گاڑی

visit for more novels:

میں ہی سوچکے تھے [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

اسلیے انہیں اپنی گود میں اٹھا کر مشارب اور وجدان خاموشی سے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تاکہ انکی نیند خراب نہ ہو

○ ○ ○ ○ ○

میکائیل کو اسکے کمرے میں لٹا کر وہ اپنے کمرے میں آگیا جہاں دعا واشروم سے نکل رہی تھی اسے نائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا اور یقیناً اب سونے کی تیاری تھی لیکن مشارب کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا

"دعا سونا مت"

"مشارب مجھے نیند آرہی ہے"

میں کہہ چکا ہوں بعد میں نیند خراب ہو تو مجھ سے شکایت مت کرنا" اپنی بات" کہہ کر اسے وارڈوب سے اپنا ٹراؤزر اور شرت نکالا اور واشروم میں چلا گیا  
visit for more novels:  
دعانے گھور کر واشروم کے دروازے کو دیکھا جیسے اسے نہیں مشارب کو دیکھ رہی ہو اور اسکی بات کو اگنور کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی

جب تھوڑی دیر بعد نیند میں اسے اپنے چہرے پر مشارب کا لمس محسوس ہوا ہو وہ نیند میں تھی لیکن اسکا لمس اپنے چہرے پر محسوس کر کے اسکی لبوں پر مسکراہٹ بکھر چکی تھی

جسے دیکھ کر مشاہب اسکے لبوں پر جھک گیا

مشاہب مجھے نیند آ رہی ہے "اسکے دور ہٹتے ہی دعا نے منہ بنایا"

ہر وقت تو تمہارا ڈل ساتھ رستا ہے ایسے موقع مجھے کم ہی میر آتے ہیں جب وہ"  
"ہمارے درمیان نہ ہو اور ایسے موقع میں ضائع نہیں کرنا چاہتا

"آپ میرے بیٹے کو ڈل کہہ رہے ہیں"

ہاں ڈل کہہ رہا ہوں پتہ نہیں کیا چیز ہے ایسا لگتا ہے اسے تمہارے اندر کوئی"

الارم فٹ کیا ہے جب بھی میں تمہارے قریب آتا ہوں الارم نج جاتا ہے اور وہ ڈل

"اڑ کر ہمارے درمیان آ جاتا ہے

اسکی بات سن کر وہ بے ساختہ ہنسی جس پر مشاہب نے اسکے ماتھے پر اپنے لب  
رکھے

جب اسکے کانوں میں دروازے ناک ہونے کی آواز آئی

دعا کیا یہ آواز تمیں بھی آرہی ہے یا میرے کان بچ رہے ہیں "اسنے تصدیق"  
کرنی چاہی جس پر دعائے اپنا سر ہلا دیا

اسکا سر ہاں میں ہلتا دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور جا کر دروازہ کھول دیا جماں  
اسکے اندازے کے عین مطابق وہ ڈڑا ہی کھڑا تھا

نیند میں ڈوبا ہوا جبکہ دونوں ہاتھوں میں اسنے اپنا چھوٹا سا تکیہ پکڑا ہوا تھا

آپ مجھے اس کمرے میں اکبیلا چھوڑ آئے ڈید" اسنے معصومیت کے سارے "visit for more novels:  
ریکارڈ توڑ دیے تھے لیکن وہ مشارب شیرازی کی ہی اولاد تھا جسکی وہ رگ رگ سے  
واقف تھا اسلیے اسکی معصومیت میں کم از کم وہ تو نہیں آنے والا تھا

"میرا بیٹا جب اکیلے کمرے میں سو گے تو ہی بہادر بنو گے"

تو پھر آپ کیوں ماما کے ساتھ سوتے ہو" اسکے کہنے پر دعائے اپنے منہ پر ہاتھ  
رکھ کر اپنی ہنسی دبائی جبکہ مشارب گھر اسنس لے کر رہ گیا

"کیونکہ تمہاری ماں اکیلے سونے سے ڈرتی ہے اسلیے مجھے اسکے ساتھ سونا پڑتا ہے"

میں بھی بچہ ہوں اور میں بھی اکیلے سونے سے ڈرتا ہوں" تکیہ سینے سے لگائے" وہ اندر کمرے میں داخل ہوا جب دروازہ بند کر کے مشارب نے اسے اپنی گود میں اٹھایا

بچہ حرکتیں ہیں نچوں والی" اسکا تکیہ بیڑ پر پھینک کر وہ اسکے پیٹ پر گردگری کرنے لگا جس کی وجہ سے کمرے میں میکائیل کی ہنسی گونجنے لگی  
وہ ہنسنے ہوئے اپنی ماں کو مدد کے لیے بلا رہا تھا اور ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ دعا کو پکارتا اور وہ نہ جاتی اسلیے وہ اپنے معصوم بیٹے کو اسکے ظالم باپ سے بچانے کی جدو جسد میں لگ گئی

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اب وہ بھی مشارب کے شکنخے میں آچکی تھی جس کی وجہ سے میکائیل کے ساتھ ساتھ کمرے میں دعا کی بھی ہنسی گونجنے لگی

○ ○ ○ ○ ○

اپنے کمرے میں داخل ہو کر وجدان نے نے آرام سے اسے بیڈ پر لٹایا اور اٹھ کر خود چنج کرنے کے لیے چلا گیا

چنج کر کے وہ باہر نکلا جب نظر بیڈ پر حیا کے پاس بیٹھی علیحہ پر گئی جو گھری نظروں سے سوتی حیا کو دیکھ رہی تھی

"میری بیٹی کو نظر لگاؤ گی"

میں سوچتی تھی کہ حیا کو بھی اپنے جیسا بناؤں گی مظبوط جو ہر طرح کے "معاملے کو فیس کرنا جانتی ہو لیکن لگتا نہیں ہے یہ ایسی بننے گی

visit for more novels:

مجھے اسے بنانا بھی نہیں ہے میرے لیے ایک ہی علیحہ کافی ہے میں یہ چاہتا" ہوں کہ میری حیا عام لڑکیوں کی طرح رہے" اسکے کہنے کر علیحہ آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھور کر دیکھنے لگی

"کیا مطلب ہے میں لڑکی نہیں ہوں"

"نہیں یار میں نے تو یہ کہا ہے کہ یہ عام لڑکیوں کی طرح بنے شرمنیلی سی"  
 "معصوم سی تمہاری طرح زبان دراز نہ ہو"

وجدان صاحب تم نے ہی کہا تھا کہ میری زبان درازی تمہیں ساری عمر خوشی"  
 "سے قبول ہے"

ارے یار نیا نیا محبت کا خمار چڑھا تھا جب اترا تو پتہ چلا کہ اس وقت کیا کہہ دیا  
 "تمہا"

اسکے کہنے پر علیجہ نے وہاں رکھا کشن اسکے اوپر پھینکا جو سیدھا اسکے منہ پر جا گا

visit for more novels:  
[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جبکہ وجدان کی گھورتی نظریں اب اس پر ٹکنی تھیں  
 پنج کر دکھاؤ تم مجھ سے" کشن سائیڈ پر پھینک کر وہ اپنی جگہ سے اٹھا جبکہ اسے"

اٹھتے دیکھ کر وہ جلدی سے کمرے سے باہر جانے لگی لیکن اس سے پہلے ہی اسکا

ہاتھ پکڑ کر وجدان اسے صوفی پر گمرا چکا تھا

"پہلے حساب تو چکاو"

"وجدان حیا اٹھ جائے گی"

"وہ اپنی نیند پوری کیے بنا نہیں اٹھتی ہے"

"میکائیل آجائے گا"

"وہ اس وقت مشارب کا دماغ کھارہا ہو گا"

"اماں جان نے بلایا تھا"

"رات کے اس وقت وہ تمہیں نہیں بلانے والی"

وہ خاموش ہو گئی اسکے ہر نے تکے سوال کا جواب وجدان کے پاس موجود تھا

"اکیا کرنا ہے مجھے"

تمہیں کچھ نہیں کرنا جو کرنا ہے مجھے کرنا ہے" اسکی بات سن کر علیحہ نے

مسکراتے ہوئے اپنی نظریں جھکالیں جب وجدان نے کارپٹ پر پھکا کشن اٹھایا

اور اس کے منہ پر مار دیا

اسکی اس حرکت کے باعث علیجہ کی مسکراہٹ غائب ہوئی اسے تو لگ رہا تھا

وجدان کوئی رومنٹک سی حرکت کرے گا لیکن یہ بندہ بھی نہ

صوفے سے اٹھ کر اسے کشن اٹھا کر دوبارہ وجدان کے اوپر پھینکا

پھر کیا تھا شروع ہو گئی علیجہ اور وجدان کی لڑائی

○ ○ ○ ○ ○

آیت میں کیا سوچ رہا ہوں "عادت کے مطابق وہ دھرام سے بید پر گرا جس پر"

آیت نے گھور کر اسے دیکھا

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

کیونکہ اسکی اس حرکت سے بے بی کی نیند خراب ہو سکتی تھی جسے اتنی مشکل سے  
مناہل سلا کر گئی تھی

"کیا سوچ رہے ہیں"

"ہم اسکا نام حرا کھ دیں"

"کوئی ضرورت نہیں ہے اپنی سوچ اپنے پاس رکھیں"

ارے یار اسے بھی تو اپنے بیٹے کا نام ازہار کھا ہے میں سوچ رہا تھا ہم بھی حرا"  
"رکھ لیتے ہیں

حرا کی شادی یونیورسٹی لاائف میں ہی ہو گئی تھی جس پر آیت نے شکر بھرا سانس  
لیا لیکن پھر حیرت کا شدید جھٹکا اسے تب لگا جب اسے اپنے بیٹے کا نام ازہار کھا  
تھا صرف اسلیے کیونکہ اسکی محبت کا نام ازہار تھا

جی نہیں میں اپنی بیٹی کا نام حرا نہیں کھنے والی اسکا تو میں کوئی پیارا سا نام"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"رکھوں گی

"جیسے"

جیسے " وہ سوچنے لگی "

"ایمان ازہار درانی"

اچھا جی ٹھیک ہے تو پھر اب سے آپ ایمان ازہار درانی ہیں "وہ کمبل میں لپٹے"  
اس نہنے وجود کو بتانے لگا جبکہ اسکا انداز دیکھ کر آیت بے اختیار ہسی

○ ○ ○ ○ ○

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے کمرہ خالی ملا  
مناہل کی غیر موجودگی دیکھ کر وہ واپس باہر اسے دیکھنے کے لیے جانے لگا جب وہ  
اسے بیلکونی میں کھڑی دکھائی دی وہ خود بھی وہیں چلا گیا

"مناہل یہاں کیا کر رہی ہو ٹھنڈ ہو رہی ہے"

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

"میں کچھ سوچ رہی تھی سکندر"

کیا سوچ رہی تھی "سکندر نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا"

"میں نے آج تک آپ کا شکریہ ادا نہیں کیا"

"تمہیں میرا شکریہ کس بات کے لیے ادا کرنا تھا مناہل"

ہر اس چیز کے لیے جو آپ نے میرے لیے کی تھی میں نے آپ کو برا بھلا کہا"  
آپ کی بات نہیں سنی آپ نے پھر بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا میرے ماں باپ  
"کے سامنے ہمیشہ میری عزت رکھی علیجہ کو قبول کیا مجھے عزت بھری زندگی دی  
بولتے بولتے اسکی آواز رنده گئی

مناہل شکریہ ادا کرنا ہو تو ہمیشہ اللہ کا کرنا چاہیے سچ کہوں تو میں نے بھی تو اپنا"  
ہی فaudہ دیکھا تھا محبت تھیں تم میری میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا تھا اسلیے تمہیں  
"اپنانے کے لیے یہ سب کیا

محبت میں بھی ہر کوئی ساتھ نہیں دیتا سکندر اور جہاں تک بات ہے اللہ کا شکر  
ادا کرنے کی تو یہ کام میں ہر نماز میں کرتی ہوں اور ساری زندگی بھی شکر ادا کرتی  
رہوں تو بھی ٹھیک سے شکر ادا نہیں کر پاؤں گی کہ خدا نے مجھے آپ جیسا تحفہ  
دیا

اسکے کہنے پر سکندر کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نمودار ہوئی آج پہلی بار وہ اس  
طرح کھلے لفظوں میں اپنے جذبات کا اظہار کر رہی تھی وہ کیسے خوش نہیں ہوتا

اسے اپنے قریب کر کے سکندر نے نرمی سے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھے اور  
اسے اپنے سینے سے لگالیا

○ ○ ○ ○ ○

نہم شد



visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

جوائیں ناول بینک فیس بک گروپ

[www.facebook.com/groups/NovelBank](https://www.facebook.com/groups/NovelBank)

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

<https://www.instagram.com/urdunovelbank1>

visit for more novels:

[www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)

بہترین اور اچھی اچھی اردو سٹوریز پڑھنے کے لئے یہ یوٹیوب چینل سکرائب کریں۔

<https://youtube.com/c/OnlineUrduNovel>

Vist For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com)